

الميزانُ الصَّرفُ
مفتي غلام محمد عتيق

نفل پاک ہونور کی فضیلت!

نفل صلیب یا کرکڑی چپاں رکھنے والے کو صدمہ پہلے برکات حاصل ہوتی ہیں۔

۱۔ اگر کاروبار میں نفل کی یادداشت ہوگی۔ ۲۔ اگر کاروبار میں نفل کے شر سے محفوظ ہوگی۔

۳۔ اگر کاروبار میں نفل کے شر سے محفوظ ہوگی۔ ۴۔ نفل کے شر سے محفوظ ہوگی۔

۵۔ اگر کاروبار میں نفل کے شر سے محفوظ ہوگی۔ ۶۔ اگر کاروبار میں نفل کے شر سے محفوظ ہوگی۔

۷۔ اگر کاروبار میں نفل کے شر سے محفوظ ہوگی۔ ۸۔ اگر کاروبار میں نفل کے شر سے محفوظ ہوگی۔

۹۔ اگر کاروبار میں نفل کے شر سے محفوظ ہوگی۔ ۱۰۔ اگر کاروبار میں نفل کے شر سے محفوظ ہوگی۔

۱۱۔ اگر کاروبار میں نفل کے شر سے محفوظ ہوگی۔ ۱۲۔ اگر کاروبار میں نفل کے شر سے محفوظ ہوگی۔

۱۳۔ اگر کاروبار میں نفل کے شر سے محفوظ ہوگی۔ ۱۴۔ اگر کاروبار میں نفل کے شر سے محفوظ ہوگی۔

۱۵۔ اگر کاروبار میں نفل کے شر سے محفوظ ہوگی۔ ۱۶۔ اگر کاروبار میں نفل کے شر سے محفوظ ہوگی۔

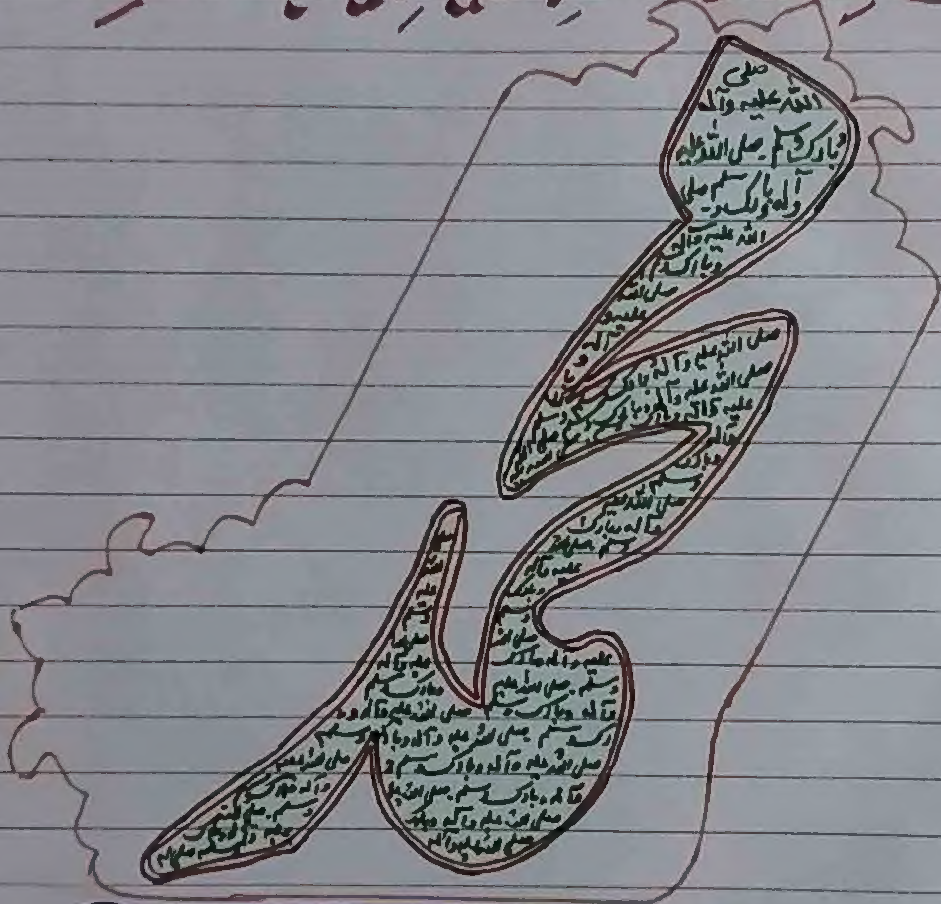
نفل نفلین ہمارے

مستطیل دوجہالی

نفل نفلین ہمارے



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَعَلَى آلِكَ وَاصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ



مفتی غلام محمد عتیق صاحب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نمبر شمار	مضامین	صفحہ	نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	میزان الصرف	۱	۱۱	شرح ملا جامی	۱۵۰
۲	صرف میر	۱۳	۱۲	شرح مائتہ عامل	۱۵۸
۳	زرادی	۵۵			
۴	نحو میر	۷۸			
۵	خلاصہ	۱۰۲			
۶	جبل	۱۰۵			
۷	تقریر	۱۰۶			
۸	علم النحرین	۱۰۹			
۹	جملہ وکلا	۱۱۲			
۱۵	شرح مائتہ عامل منظوم	۱۲۳			

مفتی غلام محمد عتیق صاحب
 ہیک ۱۶۵ / لاہور

میزان الصرف

مفتی غلام محمد عتیق صاحب
از تلمیذ محمد عباس نظامی غفرلہ

بنانا چاہئے۔ ماضی نفی اس کے شروع میں لا۔ تاکہ ماضی منفی ہو جائے۔ اور ماضی نفی جاضی کے لفظ میں کوئی عمل نہیں کرتا۔ جس طرح نفی اس طرح نہیں ہے۔ لیکن ماضی نفی جاضی میں عمل کرتا ہے یعنی مثبت کو منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔ بحث لفظی مثل ماضی معروض و محمول۔۔۔

1430-2-30 2-2-28

خوارق ناقصہ -

یہ جو تمام کہا گیا ہے۔ ماضی مطلق کی بحث میں۔ جب چاہے تو کر ماضی قریب یا ماضی بعید یا ماضی وغیرہ بنا دے۔ ماضی مطلق پر داخل کرے تو ماضی قریب ہو جائے گا۔ جیسے قد غریب اور اگر لفظ کان ماضی مطلق پر داخل کرے تو ماضی بعید ہو جائے گا۔ جیسے کان غریب۔ اور اگر اس کو فعل مضارع پر داخل کرے تو یہ ماضی استمراری ہو جائے گا۔ جیسے کان یفعل۔ اور اگر ماضی مطلق پر لفظ کفعل اللہ لائے تو ماضی افعال ہو جائے گا۔ جیسے کفعل فعل۔ اور اس طرح اگر کفعل اللہ کی جگہ لفظ لیثما داخل کرے تو ماضی تمنا ہو جائے گا۔ جیسے لیثما قریب۔ = جانا چاہئے کہ ان میں سے ہر ایک کے جوہر جوہر صیغے آتے ہیں۔ جس طرح کہ ماضی مطلق میں گزرا۔

نفسل یہ تا آج کہا گیا ہے فعل ماضی کی بحث میں۔ جب چاہے تو کر مضارع بنائے تو۔ کس ایک سے علامت مضارع کو اس کے شروع میں لا۔ اور اس کے آخر کو پیش کر دے۔ اور مضارع کی علامت میں چار صرف ہیں۔ الف اور تاء۔ اور یاء اور نون کہ ان کا مجموعہ اثنین ہوتا ہے۔ الف واحد متکلم کے لیے ہے۔ اور تاء آئدہ صغیر کے لیے ہے۔ ثنن ان میں سے خاص مذکر حاضر کے ہیں۔ اور ثنن ان میں سے خاص مؤنث حاضر کے ہیں۔ اور دو ان میں سے خاص مذکر غائب کے لیے ہیں۔ اور ایک خاص جمع مؤنث کے لیے ہے۔ اور ثنن ثننہ اور جمع متکلم مذکر اور مؤنث کے لیے ہے۔ اور سات جگہوں میں نون امرائی کو لا۔ چار متکلم کے لیے۔ امرائی ان میں سے دو جمع مذکر غائب اور ایک واحد مؤنث حاضر کہ نون امرائی ان میں مفتوح ہوتا ہے۔ اور جمع مؤنث کا نون جس طرح کہ ماضی میں آتا ہے اس طرح مضارع میں بھی آتا ہے۔ بحث مضارع مثبت مفرد کی گردان - کیفعل - یفعلون -

۹-۲-۳

۳۰-۱۳۰-۱۴۰

پورنگی

(فصل ۱) یہ جو کیا گیا ہے۔ یہ بحث فعل مضارع مثبت صرف تھی۔ جب چاہے تو کہ مضارع مجہول بنائے تو۔ علامت مضارع کو پیش دے۔ اور ملین لکھ کر زیر دو حالتوں میں۔ یعنی اگر ملین پر زیر ہے تو شبہ کی زیر دو۔ پیش ہے شب بھی زیر دو۔ زیر ہے تو بعد تو زیر یہی ہے (خاندہ)

اور لام لکھ کر اپنی حالت پر چھوڑ دو۔ تاکہ مضارع مجہول ہو جائے گردان بحث مثبت فعل مضارع مجہول۔ یَفْعَلُ۔ یَفْعَلَانِ۔ (فصل ۲) یہ تمام جو کیا گیا ہے۔ بحث فعل مضارع

مثبت مجہول تھی۔ جب چاہے تو کہ منفی مضارع بنانا چاہے۔ لائے نفی اس کا شروع میں لا۔ اور لائے نفی لفظ میں کوئی عمل نہیں کرتا۔ جس طرح نفی اسی طرح لیتے ہیں ہوتی ہے۔ لیکن لائے جو ہے۔ یہ معنی میں عمل کرتا ہے۔ یعنی مثبت کو منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔ بحث نفی فعل مضارع معروف لا یَفْعَلُ۔

(۲) بحث نفی فعل مضارع مجہول لا یَفْعَلُ لا یَفْعَلَانِ۔ (فصل ۳) یہ تمام جو کیا گیا ہے

بحث نفی فعل مضارع بلا تھی جب چاہے تو کہ نفی تاکید ملین بنائے تو۔ تو لفظ کن اُس کے شروع میں لا اور یہ نفی کو نفی تاکید ملین کہتے ہیں۔ اور وہ فعل مستقبل باجہ جگہوں میں زیر دیتا ہے۔ اور وہ باجہ جگہیں یہ ہیں۔ واحد مذکر غائب واحد مؤنث غائب واحد مذکر حاضر اور دو صیغوں متکلم اور ست جگہوں میں امر الی کو گرا دیتا ہے۔ چار تشبیہ اور دو جمع مذکر غائب اور حاضر اور ایک واحد مؤنث حاضر اور دو صیغوں یعنی جمع مؤنث غائب و حاضر لفظ میں کوئی عمل نہیں کرتا اور ان مضارع کو مستقبل تہی سے معنی میں کر دیتا ہے۔ بحث نفی تاکید ملین در فعل مستقبل معروف کن یَفْعَلُ + کن یَفْعَلَانِ = کن یَفْعَلُ کن یَفْعَلَانِ

فصل ۸ = یہ جو کیا گیا ہے یہ بحث نفی تاکید ملین در فعل مستقبل تھی۔ جب چاہے تو کہ نفی جہول ملین بنائے تو۔ لم فعل مضارع کے اول میں لا۔ اور اس کو نفی جہول ملین کہتے ہیں۔ اور لم فعل مضارع میں باجہ جگہوں میں جزم دیتا ہے۔ اگر اس کے آخر میں صرف علت نہ ہو۔ اور اگر صرف علت ہو گرا دیتا ہے۔ جیسے لم یَفْعَلْ و لم یَفْعَلْ و لم یَفْعَلْ یَفْعَلُوا سے واؤ گرا ہے۔ اور لم یَفْعَلْ سے یا گرا ہے اور لم یَفْعَلْ سے الف گرا ہے۔ اور صرفی علت ہیں۔ واؤ اور الف اور یا ذکر ان کا جھمٹ والے ہوتا ہے۔ اور وہ باجہ جگہیں ہیں۔ واحد مذکر غائب واحد مؤنث غائب واحد مذکر حاضر اور دو صیغوں متکلم۔ اور ست جگہوں میں نون امر الی کو گرا دیتا ہے۔ چار تشبیہ اور دو جمع مذکر

فعل ۱۵۔ یہ تمام جو کیا گئے ہیں فعل مستقبل بالون تقبلہ و غلبہ کی بحث میں جس کا امر بنانا چاہیے تو۔
 امر بنایا جاتا ہے۔ امر پکڑا جاتا ہے۔ فعل مضارع سے۔ غائب سے غائب حاضر سے حاضر مضارع سے
 مضارع مضارع سے معروف مجہول سے مجہول۔ جب چاہے تو کہ امر حاضر صرف بنائے تو علامت مضارع
 کو حذف کر دو۔ اس کے بعد دیکھ کہ متحرک رہتا ہے یا ساکن ہے۔ اگر متحرک رہتا ہے آخر کو ساکن کر دو۔ اگر
 صرف علت نہ ہو۔ جیسے تَقْرُءُ سے تَقْرَأُ ضَعُفٌ اور اگر صرف علت ہو تو گر جائے گا۔ جیسے تَقْرَأُ سے
 قِ (اچھا) اور اگر ساکن رہ جاتا ہے تو پہر دیکھ عین کلمہ میں اگر عین کلمہ مسکور ہو یا مفتوح تو پہر
 وصل اس کے شروع میں لا۔ اور آخر کو ساکن کر دو۔ اگر صرف علت آفریں نہ ہو۔ جیسے تَقْرَأُ سے
 اَتَقْرَأُ اور تَقْرَأُ سے اَعْرَأُ اور اگر صرف علت ہو تو وہ گر جائے گا۔ جیسے تَقْرَأُ سے اَتَقْرَأُ اور
 تَقْرَأُ سے اَعْرَأُ اور اگر عین کلمہ مضوم ہو پہر وصل اس کے شروع میں لاؤ۔ اور آخر کو ساکن
 کر دو۔ اگر صرف علت نہ ہو۔ جیسے تَقْرَأُ سے اَتَقْرَأُ اور اگر صرف علت ہو تو وہ گر جائے گا۔ جیسے تَقْرَأُ سے
 اَتَقْرَأُ۔ جب چاہے تو کہ امر حاضر مجہول اور امر غائب معروف یا مجہول بنائے تو۔ تو لام امر کو
 اس کے شروع میں لا۔ اور آخری حرف کو جزم کر دو۔ اگر صرف علت نہ ہو۔ اور اگر صرف علت ہو تو وہ گر
 جائے گا۔ جیسے لَيْزُ لَيْزٍ لَيْزٌ اور نون تالید کا صوفیہ مضارع میں آتا ہے۔ اس میں بھی
 آتا ہے۔ اور اس میں نون امر اب بھی ساڈو ہو جاتا ہے (جسٹ امر حاضر معروف) حال مرکب

فعل ۱۶۔ یہ جو کیا گئے ہیں امر کی بحث میں۔ جب چاہے تو کہ نہیں بنائے تو پس لا نہیں فعل مستقبل
 کے شروع میں لا۔ اور لا نہیں اس کے آفریں یا پنج جگہ جزم دیتا ہے۔ مثلاً لَمْ اگر اس کے آفریں
 صرف علت نہ ہو۔ اور اگر ہو تو گر دیتا ہے۔ جیسے لَا تَقْرَأُ وَلَا تَقْرَأُ وَلَا تَقْرَأُ اور سات جگہ
 سے نون امر اب کو بھی در کر دیتا ہے۔ اور دو جگہوں میں کوئی لفظی عمل نہیں کرتا۔ اور نون تالید
 اسی طرح مضارع میں آتا ہے۔ اسی طریق سے نہیں میں بھی آتا ہے۔ بحث نہیں حاضر معروف کی
 حُرْدَانُ لَا تَقْعَلُ لَا تَقْعَلُ لَا تَقْعَلُوا

2009-3-7

1430-3-9

فعل ۱۷۔ یہ تمام جو کیا گئے ہیں نہ کہ بحث میں۔ جب چاہے تو کہ اکم فاعل بنائے تو اکم فاعل بنایا
 جاتا ہے فعل مضارع معروف سے۔ پس مضارع کی علامت کو حذف کر دو۔ اس کے بعد دیکھ کہ

زیرِ کمر۔ خا اور عین کلمہ اور میان فاعل کا الف لامیہ اور عین کلمہ کو کسرۃ کا دو۔ اور لام کلمہ کیلئے
 مثنویں زیادہ کرو۔ تاکہ اسم فاعل ہو جائے، گرجان۔ فاعل۔ فاعلان۔

فصل ۱۳ :- یہ تمام جو کیا گیا ہے اسے حاصل کی بحث نہ ہو، جب چاہے تو اسے تو اس کے مفعول بنائے۔ اس کے مفعول بنایا جاتا ہے۔ فعل مشارک کے مفعول سے پس مشارک کی علامت کا حذف کر دو۔ اس کے بعد اس کے مفعول کا مسمیٰ مفتوح اس کے اول میں لا۔ اور عین کلمہ کو پیش کر دو۔ اور عین ابدال اسم کلمہ کے درجہ اس کے مفعول کا واؤ لاؤ۔ اور لام کلمہ کو پیش کر دو۔ تاکہ اس کے مفعول ہو جائے۔ مفعول آج

فصل ۱۴ - جب چاہے تو کہ اسم ظرف زمان اور مکان بناؤ تو ۔ - شمار کے کی علامت کو حذف کر اور میم مفتوح اس کے اول میں لا ۔ اور سن کے کلمہ کو فتح کا دو ۔ اگر مضبوط ہو ورنہ اس کی حالت پر فتح پڑے ۔ اور لام کلمہ کو تنوین دافع کر دو ۔ تاکہ اسم زمان و مکان نہ جائے
مَفْعَلٌ - مَفْعَلَانِ مَفَاعِلٌ -

فصل ۱۵ - یہ مقام جو کیا گیا ہے اسم ظرف کی جتنی صفات ہیں۔ جب چاہے تو کہ اسم آلہ بنا کر تو مفاد کی علامت کو حذف کر۔ اور ہم مکتوب اس کے اقل میں لا۔ اور عن کلمہ کو زبردست دو اگر مفعول نہ ہو۔ اور لام کلمہ کو تشریح کا مدخل کر۔ تاکہ اسم آلہ ہو جائے۔ اور اگر عن کلمہ کے بعد الف لائے تو اور یا لام کے بعد زیادہ کرے تو۔ تو اس سے اسم آلہ کلمہ کا صیغہ جو اکثر قیاس میں ہوتا ہے و ظاہر ہو جاتا ہے۔

فصل ۱۴ - تمام جو کیا گیا ہے۔ اسم الکرم بحث تھی جب تو جاپہ کہ اسم تفضل بڑا ہے تو سنو
کی علامت کو حذف کر۔ اور اسم تفضل کا پہلا اس کے اول میں لا اور عین الہ کو فتح
کا دو۔ اگر مفتوح نہ ہو۔ اور لام کو کلمہ تنوین مذکر۔ یہ لفظ اسم تفضل مذکر بڑا ہے
جب صیغہ مؤنث بنا جائے تو علامت سفارح کو حذف کر کے بعد فا کو ہمیشہ کا دو اور عین کو
سکن دو۔ لام کے بعد الف۔ مقصورہ کر دو اور لام الہ کو فتح کا دو۔ تاکہ اسم تفضل مؤنث
ہو جائے۔ فَعْلَانِ فَعْلَانِ فَعْلَانِ فَعْلَانِ

منتخب ملفوظات

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ تمام تفسیریں اللہ کے رسول پر
 ہونے والی ہیں تمام جانوں کا۔ اور اچھی آخرت ہے ہر سیرگزار کو کیلئے اور درود و سلام ہر اس کے رسول پر
 جن کا نام نامی محمد ہے۔ اور آپ کے آل اور سب صحابہ کرام پر۔ (جان) کہ اسے ثوابی نیکو بلکہ کرنا
 دونوں جانوروں میں کہ جملہ افعال تشریف اور اسماء شریفہ صرف اصل کی ترکیب کے لحاظ سے
 دو قسم ہوتے ہیں۔ مثلاً اور یا علی۔ مثلاً اس کو کہتے ہیں جس کے فعل ماضی میں تین حروف اصل
 ہوں۔ جیسے تَفَرَّجَ اور تَضَرَّبَ۔ اور رباعی وہ ہوتا ہے کہ جو فعل ماضی میں چار حروف اصل ہوں
 جیسے اِفْتَرَّجَ اور اِفْتَرَّبَ تو مثلاً کی دو قسمیں ہیں ایک مُجَرَّدٌ اس کی ماضی میں کوئی حرف
 زائد نہیں۔ اور کسرا مذکورہ کہ اس کی ماضی میں کوئی حرف زائد بھی ہوتا ہے۔ وہ کہ جس میں
 صرف زائد نہیں ہوتا۔ وہ بھی دو قسم پر ہے۔ ایک مُطَرِّدٌ جس کے وزن زیادہ آتا
 ہیں۔ اور کسری قسم ہے شاید کہ جس کے وزن ہشاکم آتے ہیں۔ پس مُطَرِّدٌ کا پنج باب
 ہیں۔ باب ۱۔ كَعَلُ يَفْعُلُ ماضی میں تین کلمہ مفتوح اور مضارع میں مفوم
 جَعَلْتُ وَالتَّخَرُّقُ يَأْكُلُ كَرْدَنِ مَدْرُكُنَا
 اَلطَّلَبُ دُھونَا اَلدُّخُولُ دَاخِلُ ہونا۔ اَلْقَتْلُ قَتَلَ كَرْنَا۔ اَلْقَتْلُ بَنَّا۔

باب ۲۔ كَعَلُ يَفْعُلُ کے وزن پر ماضی میں پانچ کے لیے کی طرح تین کلمہ مفتوح ہے۔ اور مضارع میں
 مکتوب ہے جیسے اَلْقَرْبُ وَالْقُرْبُ اس کے تین معنی ہیں۔ ۱۔ مارنا۔ ۲۔ زہر پہرہ لانا
 ۳۔ ظاہر کرنا۔ قَرَّبَ يَقْرِبُ۔ گردان
 اَلْعَمَلُ دُھونا اَلْعَلْبُ غلبہ کرنا اَلظُّلْمُ ظلم کرنا اَلْفَضْلُ جبار کرنا۔

اقبال مشق

۸

باب ۳۔ فَعْلٌ یَفْعَلُ صافنی میں عین کلمہ مکسور اور متعارف میں مفتوح۔ جیسے اَلشَّحُّ وَالشَّعَاعُ سُنْدَا اور کان کبیر کرنا۔ (گردان حرف صغیر)

باب ۴۔ فَعْلٌ یَفْعَلُ کے وزن پر۔ صافنی میں عین کلمہ مفتوح اور متعارف میں بھی مفتوح ہے اَلْفَتْحُ کشت دہ کرنا۔ جان کر ہر وہ فعل جو اس وزن پر آتا ہے تو اس کے عین یا لام کلمے کے کونے حرف حلق ہوتا ہے۔ اور حرف حلق چھ ہیں۔ ح خ ع غ ک ط کہ مجملہ وے اَلْحُ خَعَّ بیٹا ہے۔ اب سوال یہ ہوتا ہے کہ دیکھو جی تم کہتے ہو کہ جواب فتح یفتح سے ہوگا تو اس کا عین یا لام کلمہ ہر ذرہ حرف حلق میں سے ہوگا۔ ک ر ن ز ک ن ان کا کب کلمہ حرف حلق ہے۔ تو اس کے کب کلمے پر شاذ ہے۔

باب ۵۔ فَعْلٌ یَفْعَلُ صافنی اور متعارف میں عین کلمہ صمد ہوتا ہے۔ جان کر یہ باب لازم ہے اور اکثر اس وزن کا اسم فاعل فَعِلٌ بھی ہوتا ہے۔ جیسے اَلْکَرَمُ وَالْکَرَمَةُ۔ بزرگ ہونا۔

شاذ باب ہیں۔ کہ ان کے وزن بہت کم آتے ہیں۔ اور اس کے عین باب ہیں۔ اَلْاَمُ فَعْلٌ یَفْعَلُ دونوں میں عین کلمہ مکسور ہوتا ہے۔ جیسے اَلْاَمُ وَالْاَمَانُ کرنا یعنی صبح کے بابوں میں حرف دو مصدر آتے ہیں۔ اور کونے میں مصدر اس فعل ہوتا ہے۔ باب ۶۔ فَعْلٌ یَفْعَلُ صافنی میں عین کلمہ مکسور اور متعارف میں معنوم۔ جیسے فَعْلٌ یَفْعَلُ اس باب سے اور کونے مصدر نہیں آتا۔ اور بعض جہ میں یَحْفَرُ یَحْفَرُ۔ وَفَعْلٌ یَفْعَلُ تو اس باب پر مل جاتے ہیں۔

باب ۷۔ فَعْلٌ یَفْعَلُ جو صافنی میں عین کلمہ معنوم اور متعارف میں مفتوح۔ جان کر ہر وہ صافنی میں صافنی میں عین کلمہ معنوم ہو اس کا متعارف میں بھی عین کلمہ معنوم آتا ہے۔ اور صرف واد کے مختلف عین جو یہ اس سے مشتق ہوا ہے۔ جیسے کَرَّزْتُ وَکَرَّزْتُ

یہ اَلْكَوْذُ وَالْكَلْبُ وَدَّةٌ اگر زبان کا کاذب ہوگا۔ جاننا اور قریب ہونا
 جان کر گڑبگڑ جو ہے نام اصل میں گوڑا تھا۔ جسے واؤ پر مشتمل تھا نقل کیا گیا مائیل کی طرف دیا۔
 اب داء میں ساکن اور حال میں ساکن اجتماع سے کہن ہو گیا تو واؤ کی جعلی کرا دی۔ اور دال کو تائیں
 دیا۔ اور ت کو تائیں ادغام کر دیا۔ گڑبگڑ ہو گیا۔ اور کاذب اصل میں کَلْبُ ہو گیا۔ والو کی حرکت
 کو نقل کیا۔ اور مائیل کو دیا۔ پس مائیل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف ہو گیا۔ کاذب ہو گیا۔ اور
 اس زبان کو سنیع کہتے ہیں پڑھا جاتا ہے۔

اور ثلاثی مذیدہ وہ ہوتی ہے۔ جس میں کوئی حرف زائد نہیں ہو۔ وہ دو قسم پر ہے۔ ۱۱ ایک وہ جو تکی
 پر یا ہی ہوتی ہے۔ اس کا حرف بڑھا کر اس کو رباعی کیا ہوتا ہے۔ اور دوسری وہ ہوتی ہے جو محقق پر یا ہی نہیں
 ہوتی۔ اور وہ جو محقق پر یا ہی نہیں ہوتی۔ وہ دو قسم پر ہے۔ ایک وہ قسم جس میں الف وصل آتا ہے
 دوسری وہ جس میں الت وصل نہیں آتا۔ وہ جو جس میں الت وصل آتا ہے۔ اس کے نو باب ہیں۔

۱۵-۲-۲-۹

باب اول اَفْعَالُ کے وزن پر ہے اَلَا اَجْتَبَا بِہر مکرر کرنا۔ (۱) باب دوم اَلَا سِتْفَعَالُ ہے
 اَلَا سِتْفَعَالُ سے مختصراً۔ مکرر کرنا۔ (۲) باب سوم اَلَا فَعَالُ کے وزن پر ہے اَلَا نَفَعَالُ
 سے مختصراً۔ جان کر ہوتی فعل جو اس وزن پر آتا ہے۔ وہ لازم ہوتا ہے۔ (۳) باب چارم
 اَفْعَالُ کے وزن پر۔ جان کر یہ باب میں لازم ہے۔ جسے اَلَا شِعْرَارُ سے رخ ہوتا۔ (۴) باب پنجم
 اَفْعَالُ کے وزن پر ہے اَلَا ذَهَبْنَا سَخَتْ کالہوتا۔ (۵) باب ششم اَفْعَالُ کے
 وزن پر ہے اَلَا شَيْشَانُ سَخَتْ ہوتا۔ جان کر یہ باب میں لازم ہے۔ اور قرآن شریف میں
 نہیں آیا۔ (۶) باب ہفتم اَفْعَالُ کے وزن پر ہے اَلَا خَلَوْا اذْ اَنْتَ دَوْرَانِ جان کر
 یہ باب میں لازم ہے۔ اور قرآن شریف میں نہیں آیا۔ (۷) باب ہشتم اَفْعَالُ کے وزن پر ہے
 اَلَا تَخَلَّجَ (۸) باب نواں اَفْعَالُ کے وزن پر ہے اَلَا طَقَّرَ ہاگ ہونا۔ جان کر
 باب اَفْعَالُ وَاَفْعَالُ ہے۔ باب اَفْعَالُ وَاَفْعَالُ کی اصل میں ت کو ساکن کر دیا۔ فا کے ساتھ
 تبدیل کر دیا۔ اور فا کو تائیں ادغام کر دیا۔ ایک جنس ہونے کی وجہ سے مخرج میں یہ سہہ وصل اس
 کے شمر میں آئے۔ تاکہ ساکن کے ساتھ ابتداء لازم نہ آئے۔ اَفْعَالُ اور اَفْعَالُ ہو گئے۔

جان کہ وہ باب جن میں الف وصل نہیں آتا۔ وہ بائیں باب ہیں (۱) باب اول اَفْعَالُ کے وزن پر۔
جیسے اَلْاَكْرَامُ یہ بھی پہلے وصل کا باب ہے۔ جان کہ اس باب میں ہر میں پہلے آتا ہے اَلْاَكْرَامُ کے
وزن پر پہلے وصل نہیں ہے۔ بلکہ پہلے وصل ہے۔ جو کہ حذف کیا ہوا ہے۔ سفارح ہے۔
جیسے اَلْاَكْرَامُ جو اصل میں اَلْاَكْرَامُ ہوا ہے۔ اَلْاَكْرَامُ کے ساتھ مطابقت پیدا کرنے کے لیے جو اصل پر
اَلْاَكْرَامُ بنایا ہے۔ جس کے پہلے کو افتاء پہلے کی وجہ سے حذف کر دیا گیا تو اَلْاَكْرَامُ ہو گیا تو اس کی
سماست سے باقی سفارح کے صفوں سے بھی پہلے گرا دیا گیا۔

(۲) باب دوم - تَفْعِلُ کے وزن پر جسے اَلْقُرْآنُ بھی ہوتا۔ (۳) باب تَفْعِلُ کے
وزن پر جسے اَلتَّفَعُّلُ

(۴) باب چارم - مَفْعَلَةٌ کے وزن پر جسے اَلتَّامَلَةُ وَالْقِتَالُ - آہں میں لڑنا وغیرہ۔
(۵) باب پنجم - تَفَاعُلُ کے وزن پر جسے اَلتَّفَاعُلُ ایک دوسرے کے آفسہ سے ہونا۔

۱۵-۳-۲-۶

برابری بھی دو قسم پر ہے۔ ایک مجرد کہ جس میں کوئی حرف زائد نہیں ہوتا۔ دوسرا مزید یہ کہ
جس میں کوئی حرف زائد بھی ہوتا ہے۔ یہاں کہ جس میں حرف زائد نہیں ہوتا اس کا ایک باب ہے
اور یہ باب لازم اور مستقوی بھی آیا ہے۔ باب اول تَعْلَلَةٌ کے وزن پر جسے اَلْبَعَثَةُ
(اعلانہ) یہاں مزید یہ کہ جس میں حرف زائد ہوتا ہے۔ یہ بھی دو قسم پر ہے ایک یہ جس
میں پہلے وصل نہیں ہوتا۔ اور دوسرا کہ جس میں پہلے وصل ہوتا ہے۔ یہاں کہ جس میں پہلے وصل
نہیں ہوتا وہ بھی ایک باب ہے۔ اور یہ باب لازم ہے۔ اور قرآن شریف میں نہیں آیا۔ باب
اول تَفْعِلُ کے وزن پر جسے اَلتَّشْرِيفُ لباس پہننا۔ یہ بھی دو قسم میں
پہلے وصل آتا ہے۔ وہ دو باب ہیں۔ اور یہ دونوں باب لازم ہیں باب اول اَفْعِلَالُ
کے وزن پر جسے اَلْاَلْبَرُّ شاق۔ خوش ہونا۔ جان کہ یہ باب قرآن شریف میں نہیں آیا۔
باب دوم اَفْعِلَالُ کے وزن پر جسے اَلْاَلْبَرُّ شاق۔ خوش ہونا۔ جان کہ یہ باب قرآن شریف میں نہیں آیا۔
جس پر کھڑا ہونا۔ یہ باب قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

نیز مزید یہ کہ جس میں برابری ہے۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں ایک جو ملحق برابری
مجرد ہے۔ دوسرا جو ملحق برابری مجرد نہیں ہوتی۔ یہ بھی دو قسمیں ہیں برابری مجرد

ہوتے ہیں۔ اس کے سات باب ہیں۔ (۱) باب اول (یہاں سات باب کی تفصیل ہے)

وہ جو حلق پر یا کسی نزدیک میں ہے وہ بھی دو قسم پر ہے ایک وہ جو حلق پر تدریجاً ہوئی ہے دوسری وہ جو حلق پر آخری تکرار ہوئی ہے وہ جو حلق پر تدریجاً ہوئی ہے اس کے آٹھ باب ہیں۔ (۱) باب اول تَقْوِیُّی کے وزن پر۔ (آٹھوں بابوں کی تفصیل)

وہ جو آخری تکرار ہوئی ہے اس کے دو باب ہیں۔ اور یہ دونوں باب قرآن پاک میں نہیں آئے۔

جان کر اہل لغت اور محققین کے لئے کہ الحاق کالغوی معنی پہنچانا ہیچانا ہے۔ حلقہ لہر لانا ہے اور اہل حرفت کی اصطلاح میں یہ ہے کہ کسی لفظ میں کوئی حرف زیادہ کر دیں۔ تاکہ وہ لفظ جس کا کلمہ کے وزن پر چلا جائے۔ تاکہ وہ معاملہ جو حلق پر ہے اس کا حق کیا گیا۔ حلقہ کے ساتھ ہی کیا جا سکتا ہے، شرط یہ ہے کہ حلق کی جو مصدر لے۔ وہ حلق پر کے ساتھ موافقت رکھتے ہوئے کہ مخالف یعنی ایک مصدر کے ساتھ مصدر میں بھی مینجنگ رکھتے ہوں۔

۱۹-۲-۲۰۰۹ جمادی الثانی

۲۱-۲-۱۳۳۰

Abbas
۱۹-۲-۲۰۰۹
۲۱-۲-۱۳۳۰
جمادی الثانی

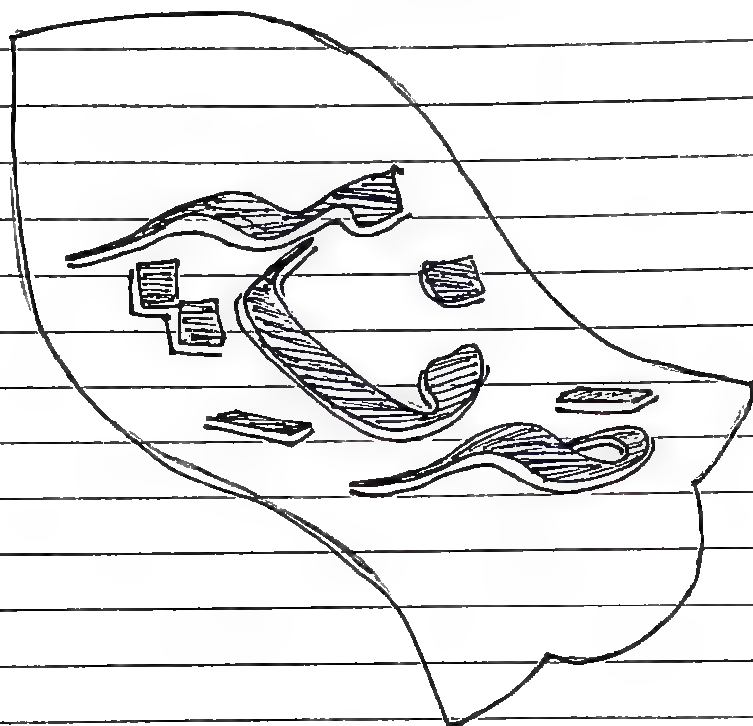
ترکیب الموزون والتسمیہ

سب سے پہلے الموزون بالذات اسم الکریم کی ترکیب - الموزون صیغہ واحد متکلم فعل
معنا رحم اس میں انا ضمیر اس کا فاعل ہے۔ کیونکہ فعل معنایں کے واحد متکلم اور جمع
متکلم میں ہمیشہ ضمیر فاعل ہوا کرتا ہے۔ جمع میں ہوئی ہوتی ہے۔ واحد متکلم میں انا اور جمع
نحن فعل معنایں کے بائچ صیغوں میں ہے۔ جن میں ضمیر ہوتی ہے۔ اور معانی کے
دو صیغے ہیں جن میں ضمیر ہوتی ہے۔ جمع ہوتی ہے۔ معانی کے دو صیغے کون سے ہیں
ضرب اند ضربت - ضربت میں مفعول اند ضربت میں ہے۔ جبکہ فاعل ظاہر نہ آیا ہو
اور فعل معنایں کے بائچ صیغے ہیں جن میں ضمیر مستتر ہوا کرتا ہے۔ ایک کفر ب
جس میں ہو۔ اند کفر ب میں ہے۔ اند کفر ب جس میں آت۔ اند کفر ب میں
انا۔ اند کفر ب جس میں نحن۔ اس لیے ہم یاں الموزون میں کیا جس کے کہ اس میں انا ضمیر
مستتر ہے۔ اس کا فاعل ہے۔ باء صرف جار۔ اند اسم جلالہ مجبور جار
مجبور سے مل کر متعلق ہوا۔ الموزون فعل کا یہ جار مجبور جو ہوتا ہے۔ یہ ہمیشہ کسی کا
متعلق ہوتا ہے۔ فعل کے یا یہ شبہ فعل کے من صرف جار اسمان موصوف الرہم
اس کی صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مجبور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجبور
سے مل کر متعلق ہوا۔ الموزون فعل کے الموزون فعل اپنے فاعل اند اپنے دونوں متعلقوں
سے مل کر جملہ فعلیہ صورتاً خبریہ اند معنی انشاء ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

با صرف جار اسم معنایں اند اللہ اسم جلالہ موصوف الرحان صفت اول الرہم
صفت ثانی۔ اسم اسم جلالہ۔ اپنی دونوں صفتوں سے مل کر موصوف ہوا موصوف
اپنی دونوں صفتوں سے مل کر کیا ہوا۔ معنایں الہیہ ہوا۔ اسم معنایں کا اسم معنایں
اپنے معنایں الہیہ سے مل کر مجبور ہوا جار کا جار اپنے مجبور سے مل کر متعلق ہوا فعل
اُتبت دعو موصوف کے۔ اُتبت دعو فعل اس میں انا ضمیر اس کا فاعل فعل اپنے فاعل
سے اند اس کے متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ صورتاً خبریہ معنایں انشاء ہے۔

اُتبت دعو۔ اُقراد۔ اُشرع۔ اُقلعو۔



مفتی غلام محمد عتیق مدظلہ العالی
 از قلم محمد عباس نظامی غفرلہ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا رحم کرنے والا اور مہربان ہے ۔

جان کر اللہ تعالیٰ شری نامیہ کے بعد دوسرے چنانچہ میں کہ عربی زبان کے کلمات تین قسم پر ہیں ۔ اسم فعل و صرف ۔ اسم جیسے رَجُلٌ وَ عَلِمَ اور فعل جیسے ضَرَبَ اور دُفِّرِح اور حرف جیسے مِّنْ اور اِلٰی ۔ تَصْرِیفِ کامقن لفظ میں ایک پیسہ کو پھیرنا ہے ایک حال سے دوسرے حال کی طرف اور علی کے حرف کے اصطلاح میں پھیرنا ہے ایک لفظ کا مختلف معنوں کی طرف ۔ تاکہ اس سے اللہ اللہ معنی ملیں ۔ اور اسم میں تبدیل ہوئے ۔ مَثَوْرٌ ہوتا ہے ۔ جیسے رَجُلٌ رَجُلَانِ رِجَالٌ رُجُلٌ اور فعل میں جو تبدیل ہے وہ زیادہ ہوتی ہے ۔ یعنی رَدُّ یَدٍ کا جو محل ہے اہم میں کم ہوتا ہے ۔ اور فعل میں زیادہ ہوتا ہے ۔ جیسے ضَرَبَ ضَرْبًا مَرُّوْا ۔ کَفِّرَ کَفْرًا مَرُّوْا ۔ اور حرف میں تبدیل نہیں ہوتی کیونکہ حرف میں تبدیل ہے الی نہیں ۔

فصل ۱۔ اسم کے تین وزن ہیں ۔ ثلاثی ۔ رباعی ۔ اور خماسی ۔ اور ہر ایک ان ساؤں سے دو قسم پر ہے ۔ ایک وہ جو بحر صریح ہوتا ہے زیادہ چیزوں سے یعنی اس کے تمام حرف اصلی ہوتے ہیں ۔ اور دوسرا مزید شے کہ جس میں کوئی حرف زیادہ ہوتا ہے ۔ اور فعل کے دو وزن ہیں ثلاثی اور رباعی ۔ (یعنی اسم جو ہے ثلاثی بھی ہوتا ہے اور رباعی بھی ہوتا ہے اور خماسی بھی ہوتا ہے ۔ اور فعل جو ہے وہ ثلاثی اور رباعی ہوتا ہے ۔ خماسی نہیں ہوتا ۔ اور ہر ایک ان میں سے مجرد بھی ہوتا ہے اور مزید شے بھی ہوتا ہے (اس پر) اس طریق پر حساب کہ معلوم ہوا ہے ۔

۰۹ - ۳ - ۲۴

فصل ۲۔ میزان ترازو صرف کے پہلے نئے ہیں ۔ صرف زیادہ سے ۔ فا ۔ ع ۔ لام ہیں ۔ (ترازو) فا ۔ اور عین ۔ اور لام ہے ۔ جب یہ پہلی نشان ہو کہ صرف اصل کون سا ہے ۔ اور صرف زائر کون سا ہے ۔ ترا میں نشان آہٹ کے ترازو رکھنا ہے ۔ فا عین اور لام کا ۔ پس ہر حرف جو ان میں سے کسی ایک کے مقابلہ میں ہو ۔ وہ صرف اصل ہوتا ہے ۔ جیسے رَجُلٌ جو فَعْلٌ کے وزن پر ہے ۔ تو فا کے مقابلہ میں جیم عین کے مقابلہ میں اور لام کے مقابلہ میں ۔ لہذا کوئی زیادہ یا کم نہیں ہوا ۔ معلوم ہوا کہ یہ سارے اصل حرف ہیں ۔ اور فَعْرٌ جو فَعْلٌ کے وزن پر ہے ۔ اور ہر حرف جو ان کے مقابلہ میں نہ ہو ۔ وہ زائر ہوتا ہے ۔ جیسے ضَارِبٌ وَ نَاصِرٌ جو فَاعِلٌ کے وزن پر ہے ۔ اور یَفْرُوْا یَطْلُبُ جو یَفْعَلُ

مُعْتَلٰی کہتے ہیں۔ پس اگر حرف علت فا کی جگہ ہو۔ تو اس کو معتل الفاء کہتے ہیں اور
مثال کہتے ہیں۔ جیسے فَعَلَ وَ عَمَرَ۔ اور اگر عین لکھ کر جگہ ہو۔ تو اس کو معتل العين
اور اجوف کہتے ہیں۔ جیسے قَوْلًا وَقَالَ۔ اور اگر لام لکھ کر جگہ حرف علت ہو تو اس کو
معتل اللام و ناقص کہتے ہیں۔ جیسے رُئِيَ فَرَسُهُ۔ اور اگر معتل میں دو حرف ہر حرف علت ہوں
تو اس کو لغیف کہتے ہیں۔ اگر حرف فا اور لام کی جگہ ہو۔ تو اس کو لغیف مفروق کہتے ہیں
جیسے وَحَايَةُ وَقَالَ اور اگر معتل سے اور لام کی جگہ ہو۔ تو ان کو لغیف مفروق کہتے ہیں جیسے
لُطَيْفٌ سے طَوْفِي۔ پس جمع طور پر جو اسماء و افعال ہیں۔ وہ سات قسموں پر مشتمل ہے۔
صیغہ است، مثال است و مضارع
لغیف و ناقص و پیوز و اجوف۔

اور ان میں سے ہر ایک کے احوال جو ہیں۔ اس کتاب میں روشن اور ظاہر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اور
اس کی اجازت تو فیوض سے۔۔۔ فعل جانا چاہیے کہ فعل ثلاثی مجرد کے تین
صیغے آتے ہیں۔ فَعْلُ، فَعِلٌ، فُعِلَ اور یہ شیوں فعل مادنی کے ہیں۔ اور فعل ماہی و حیوانی
کے ہے کہ جو گزرتا ہوئے زمانہ پر دلالت کرتا ہے اور ہر ایک کا مستقبل بھی ہے اور مستقبل مضارع
ہے۔ جو آئندہ زمانہ پر دلالت کرتا ہے۔ اور فَعِلٌ کے مستقبل جو ہیں وہ تین ہیں۔ یَفْعَلُ، یُفْعَلُ،
يُفْعَلُ وَيُقْرَبُ وَضَرْبُ كَقَرَّبَ. وَيَفْعَلُ جیسے كَتَبَ يَكْتُبُ اور فَعْلٌ کے مستقبل
میں دو ہیں (۱) يَفْعَلُ جیسے كَلَّمَ يَكَلِّمُ (۲) يُقْفَلُ جیسے صَبَّابٌ اور ماضی اگر مضارع
العین ہو تو اس کا مستقبل ایسا ہی ہے جیسے يَقْفَلُ جیسے شَمَّرَ فَارْتَشِمُهُ (شماره)
ماضی مفتوح العین ہو تو مضارع اس کا تین وزن پر آتا گا۔ مضروب بھی مجبور بھی اور مفتوح بھی
اور اگر ماضی مکسور العین ہے تو مضارع دو طرح آ سکتا ہے۔ مکسور العین بھی اور مفتوح العین بھی
اور اگر ماضی کے عین کا یہ پیش ہے تو اس کا صرف ایک ہی پیش والا آتا گا۔

یہ شدت کے بابوں کا مجموعہ جس کی معاصر شدت کی حمد سے ہو۔ یعنی خالی ہوں اور زائرہ سے وہ چھ ہیں۔
 ۱۔ فَعَلٌ یَفْعَلُ ۲۔ فَعَلٌ یَفْعَلُ ۳۔ فَعَلٌ یَفْعَلُ اور ان میں بابوں کو اصول کہتے ہیں۔ کہ
 معاصر میں معین کلمہ مختلف ہوتا ہے مضارع میں الگ ہوتا ہے۔ کہ یہ مستقبل کے معین کلمہ کی جو
 حرکت ہے وہ معاصر کے معین کلمہ کے مخالف ہے۔ وَفَعَلٌ یَفْعَلُ وَفَعَلٌ یَفْعَلُ وَفَعَلٌ یَفْعَلُ

اور ان میںوں بابوں کو فروغ دیتے ہیں۔ کہ ان کے متعلق کے عربی کلمے کی حرکات حاضری کے
عرب کلمے کے مطابق ہے۔

26-3-2009

فعل - فعل ثلاثی مزید فیہ کے دس باب مشہور ہیں۔ باب افعال ہے اَفْعَلُ اَفْعُلْ
اَفْعَلَالاً ہے اَرْمُ یَرْمُ اَرْمَا - باب تفعیل ہے تَفَعَّلَ تَفَعَّلُ ہے تَفَعَّلَ تَفَعَّلُ
تَفَعَّلَا ہے ضَارِبٌ ضَارِبٌ ضَارِبًا ہے ضَارِبٌ ضَارِبٌ ضَارِبًا ہے ضَارِبٌ ضَارِبٌ
ان بابوں میں سے ہر ایک کے حاضری میں ایک حرف زائد ہے۔ باب اَفْعَلَانِ اَفْعُلْ اَفْعَلَا ہے
اَفْعَلَانِ ہے اَلْتَسْبُکُ یَلْتَسِبُ اَلْتَسْبَا ہے اَلْتَسْبُکُ یَلْتَسِبُ اَلْتَسْبَا ہے اَلْتَسْبُکُ یَلْتَسِبُ
اَلْتَسْبَا ہے اَلْتَسْبُکُ یَلْتَسِبُ اَلْتَسْبَا ہے اَلْتَسْبُکُ یَلْتَسِبُ اَلْتَسْبَا ہے اَلْتَسْبُکُ یَلْتَسِبُ
اَلْتَسْبَا ہے اَلْتَسْبُکُ یَلْتَسِبُ اَلْتَسْبَا ہے اَلْتَسْبُکُ یَلْتَسِبُ اَلْتَسْبَا ہے اَلْتَسْبُکُ یَلْتَسِبُ
باب اَفْعَلَانِ اَفْعُلْ اَفْعَلَا ہے اَلْتَسْبُکُ یَلْتَسِبُ اَلْتَسْبَا ہے اَلْتَسْبُکُ یَلْتَسِبُ
میں سے ہر ایک کے فعل حاضری میں دو حرف زائد ہیں۔ باب اَفْعِلَالِ اَفْعُلْ اَفْعَلَالاً ہے
ہے اَحْمَرُ یَحْمَرُ اَحْمَرًا ہے اَحْمَرُ یَحْمَرُ اَحْمَرًا ہے اَحْمَرُ یَحْمَرُ اَحْمَرًا ہے اَحْمَرُ یَحْمَرُ
اَحْمَرًا ہے اَحْمَرُ یَحْمَرُ اَحْمَرًا ہے اَحْمَرُ یَحْمَرُ اَحْمَرًا ہے اَحْمَرُ یَحْمَرُ اَحْمَرًا ہے اَحْمَرُ یَحْمَرُ
اَحْمَرًا ہے اَحْمَرُ یَحْمَرُ اَحْمَرًا ہے اَحْمَرُ یَحْمَرُ اَحْمَرًا ہے اَحْمَرُ یَحْمَرُ اَحْمَرًا ہے اَحْمَرُ یَحْمَرُ
زائد ہیں۔

فعل رباعی مجرد کے فعل حاضری کا ایک وزن ہے۔ جس طرح کہ مذکور ہوا۔ اور اس کا متعلق ہے
ایک ہے۔ تَفَعَّلَ یَفْعُلُ تَفَعَّلَا ہے تَفَعَّلَ یَفْعُلُ تَفَعَّلَا ہے تَفَعَّلَ یَفْعُلُ تَفَعَّلَا ہے تَفَعَّلَ یَفْعُلُ
اس کی مزید فیہ بابوں میں سے تین باب ہیں۔ باب تَفَعَّلَ یَفْعُلُ تَفَعَّلَا ہے تَفَعَّلَ یَفْعُلُ
ہے تَفَعَّلَ یَفْعُلُ تَفَعَّلَا ہے تَفَعَّلَ یَفْعُلُ تَفَعَّلَا ہے تَفَعَّلَ یَفْعُلُ تَفَعَّلَا ہے تَفَعَّلَ یَفْعُلُ
اَفْعَلَالِ اَفْعُلْ اَفْعَلَالاً ہے اَحْمَرُ یَحْمَرُ اَحْمَرًا ہے اَحْمَرُ یَحْمَرُ اَحْمَرًا ہے اَحْمَرُ یَحْمَرُ
اَفْعَلَالِ اَفْعُلْ اَفْعَلَالاً ہے اَحْمَرُ یَحْمَرُ اَحْمَرًا ہے اَحْمَرُ یَحْمَرُ اَحْمَرًا ہے اَحْمَرُ یَحْمَرُ
حاضری میں دو حرف زائد ہیں۔

فعل - اسم دو قسم پر ہے۔ ۱۔ اسم معدی ۲۔ غیر معدی۔ معدی وہ ہوتا ہے کہ اس سے کوئی
چیز نکالے گی ہو۔ اور اس کے معنی معدی فلسفہ میں اس کے آفریں حال اور تون (یعنی تاد امر تون

ہوتے ہیں۔ جیسے اَلْقُرْبُ زِدْنِ مَارَنَا۔ وَالْقَتْلُ كُشْنُہ۔ فعل ماضی اور شائع اور امر اور ہی اور
جحد اور نفع اور اسم فاعل واسم مفعول۔ اور اسم زمان اور اسم مکان۔ اور اسم تفضیل یہ مصدر
سے مشتق ہیں۔

فعل۔ فَعَلَ یَفْعُلُ صلیح سے التثنیہ مدکرنا اس کی ماضی کے چوتھے صیغے ہیں۔ جو غائبہ کا
لئے ہیں۔ تین ان میں سے مذکر کے لئے ہے كَفَرَ كَفَرًا كَفَرُوا۔ اور تین ان میں سے مؤنث کے لئے ہیں
جیسے كَفَرَتْ كَفَرًا كَفَرْنَ اور جو غائبہ کے لئے ہیں۔ تین ان میں سے خاص مذکر کے لئے ہیں كَفَرْتُ
كَفَرْتُمَا كَفَرْتُمْ اور تین اس سے مؤنث کے ہیں۔ جیسے كَفَرْتُ كَفَرْتُمَا كَفَرْتُنَّ اور دو ان میں
سے متکلم کے ہیں۔ جیسے كَفَرْتُ كَفَرْنَا اور مستقبل کے ہیں جو وہ صیغے ہیں۔ بیکار ماضی میں
معلوم ہوا ہے۔ جیسے يَكْفُرُ يَكْفُرَانِ يَكْفُرُونَ تا آخر۔ اور مصدر یا تینوں باب اس طرح پڑیں
فَرَبَّ جَرَبًا فَرَبُوا تا آخر عَلِمَ عَلِمُوا تا آخر عَلِمُوا تا آخر عَلِمُوا تا آخر عَلِمُوا
حَسِبُوا تا آخر شَرَفَ شَرَفُوا تا آخر شَرَفُوا تا آخر شَرَفُوا تا آخر شَرَفُوا تا آخر شَرَفُوا
تا آخر عَلِمُوا عَلِمَانِ عَلِمُوا تا آخر حَسِبَ حَسِبَانِ حَسِبُوا تا آخر شَرَفَ شَرَفَانِ شَرَفُوا
تا آخر۔ (فصل) فعل مستقبل کو فعل ماضی سے پڑتے ہیں۔ یعنی کہ بناتے ہیں۔ ایک

صرف کئے زیادتی ہے۔ حرف اشن سے ایک کثرہ دے دیں اور ان حرف کا نام حرف زوائد اربعہ میں کہتے ہیں۔ اور یہ
صروف مفتوح ہوتے ہیں۔ اگر چار بابوں میں۔ اَفْعَلُ لَفْعَلُ وَفَعَلَ وَفَعَلُ وَفَعَلُ وَفَعَلُ
کہ اس میں چار باب مستعمل ہوتے ہیں۔ اور فعل مستقبل جو ہے۔ حال اور اسم مستقبل کا ماضی میں
ہوتا ہے۔ جیسے تو کئے اَفْعَرْتُمَا دُرْتَا میں اس میں مدکر دو لگا۔ اور جب اس کے شروع میں لام مفتوح آجائے
تو اس وقت ہر حال کے لئے ہوجاتا ہے جیسے لَفَعَرْتُمَا یعنی ماریا ہے۔ ایک نام۔ اِلَی لَفَعَرْتُمَا اور اگر
سین یا صوف آجائے جیسے سَفَعَرْتُمَا وَصَفَعَرْتُمَا مستقبل کے لئے ہوجاتا ہے۔ یعنی تو بیابے کردہ
کئے گا۔

فعل جان کر كَفَرَ اس الف، جو ہے اس کے دو کردار ہیں۔ تثنیہ مدکر کی علامت ہیں ہے۔ اور فاعل کی ضمیر
بھی ہے۔ اور كَفَرُوا میں جو واؤ ہے۔ یہ علامت جمع کے ہے۔ اور فاعل کی ضمیر بھی ہے۔ اور یہ جو كَفَرْتُمَا
میں تا ہے یہ علامت تانیث ہے۔ اور فاعل کی ضمیر نہیں ہے۔ اس کی ضمیر غائبہ ہو کر ہے اور كَفَرْتُمَا
میں ہیں الف علامت تثنیہ مؤنث کے ہے اور فاعل کی ضمیر بھی ہے۔ اور یہ جو كَفَرْتُمَا میں علامت تانیث

اور کُفَرْتَن میں لُزَن علامت جمع ہونٹ غائب ہے، اور ضمیر فاعل بھی ہے۔ اور کُفَرْتَن میں تا مذکور
 وادریغ طلب مذکر کی ضمیر بھی ہے اور فاعل کا فعل بھی ہے۔ اور کُفَرْتَن میں تا مذکور وادریغ
 ہونٹ کی ضمیر اور فاعل کا فعل ہے۔ اور کُفَرْتَن میں تا مذکور وادریغ طلب مذکر کی ضمیر بھی ہے۔ اور ہونٹ کی
 بھی ضمیر ہے۔ اور فاعل کا فعل ہے۔ اور کُفَرْتَن میں تا مذکور وادریغ طلب مذکر کی ضمیر بھی ہے۔ اور ہونٹ کی
 فاعل کا فعل ہے۔ اور کُفَرْتَن میں تا مذکور وادریغ طلب مذکر کی ضمیر بھی ہے۔ اور ہونٹ کی
 اور کُفَرْتَن میں تا مذکور وادریغ طلب مذکر اور ہونٹ کی ضمیر بھی ہے۔ اور فاعل کا فعل بھی ہے۔ اور
 کُفَرْتَن میں (تا) یہ متکلم با ضمیر ہے۔ اور بھی اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ تثنیہ یوں جمع یوں ہونے
 یوں ہونٹ یوں۔ اور فعل کی فاعل بھی ہے۔ اور کُفَرْتَن میں تا مذکور وادریغ طلب مذکر کی
 بھی تو ظاہر ہوتا ہے۔ ہے کُفَرْتَن میں تا مذکور وادریغ طلب مذکر کی ضمیر بھی ہے۔ اور ہونٹ کی
 ہے کُفَرْتَن میں تا مذکور وادریغ طلب مذکر کی ضمیر بھی ہے۔ اور ہونٹ کی

اور کُفَرْتَن میں یا یہ علامت متکلم بھی ہے۔ پر صرف استقبال بھی ہے۔ اور ضمیر کا
 بھی ہے۔ اور کُفَرْتَن میں یا یہ علامت غیب بھی ہے۔ اور صرف استقبال بھی ہے۔ اور اس کی
 جو الف ہے۔ یہ علامت تثنیہ بھی ہے۔ اور ضمیر فاعل بھی ہے۔ اور اس میں یہ جو لُزَن ہے اس کی
 ن اطرال کہتے ہیں کہ پیش کے بدلے میں ہے۔ کہ جو واحد میں تھا۔ یعنی بُقُورُہ = اور
 بُقُورُہ میں یا جو یہ علامت غیب بھی ہے۔ اور صرف استقبال بھی ہے۔ اور لُزَن جو ہے یہ
 جمع مذکر کی ضمیر ہے۔ اور فعل کا فاعل ہے۔ اور اس میں جو لُزَن ہے اس کی پیش کے بدلے میں ہے
 جو بُقُورُہ میں تھا۔ اور یہ جو پیش ہو چکا ہے۔ یہ علامت کے طور پر ہے۔ یہ راوی کی مثالیں
 سے ہے۔ اور تا مذکور وادریغ طلب مذکر کی ضمیر بھی ہے۔ اور صرف استقبال بھی ہے
 اور الف علامت تثنیہ اور فاعل کا ضمیر ہے۔ اور لُزَن یہ بدلہ ہے رفع کا۔ جو واحد میں تھا
 یعنی بُقُورُہ میں تھا۔ اور کُفَرْتَن میں یا علامت غیب اور صرف استقبال ہے۔ اور لُزَن
 جمع ہونٹ غائب کی ضمیر ہے۔ اور فعل کا فاعل ہے۔ اور کُفَرْتَن میں تا مذکور وادریغ طلب مذکر کی
 اور صرف استقبال ہے۔ اور اس میں اُنْثَا جمع ہوتا ہے ہمیشہ۔ جو فعل کا فاعل ہے۔ اور کُفَرْتَن میں
 میں تا مذکور وادریغ طلب مذکر کی ضمیر بھی ہے۔ اور اس میں الف تثنیہ مذکر کی علامت بھی ہے۔ اور ضمیر فاعل ہے۔ اور
 لُزَن بدلے میں ہے۔ جو بُقُورُہ میں تھا۔ کُفَرْتَن میں تا مذکور وادریغ طلب مذکر کی

جمع موند کے۔ یعنی ان میں سے کسی آتا باقی میں آتا ہے۔ جیسے اُطْلُبُ اُطْلُبُ اُطْلُبُ۔ اُطْلُبُ اُطْلُبُ
 لَا اُطْلُبُ لَا اُطْلُبُ۔ فصل ۱۷ اسم فاعل جو ہے کہ مطلق مجرد غالبہ طور پر فاعل
 کے وزن پر جوتا ہے۔ جیسے طَالِبٌ۔ طَالِبَانِ۔ طَالِبُونَ۔ طَالِبَةٌ۔ طَالِبَاتٌ۔ طَالِبَةٌ۔ طَالِبَاتٌ۔ طَالِبَانِ۔ طَالِبَاتَانِ۔
 طَالِبَانِ۔ طَالِبَاتَانِ۔ اور کہیں کہیں فَعِلٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے۔ جیسے شَرَفٌ۔ يَشْرَفُ۔
 شَرَفًا۔ وَشَرَفًا۔ وَشَرَفًا۔ وَشَرَفًا۔ اور کہیں کہیں ہن فَعِلٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے۔ جیسے حَسَنٌ۔ يَحْسَنُ۔
 حَسَنًا۔ وَحَسَنًا۔ وَحَسَنًا۔ وَحَسَنًا۔ اور کہیں فَعَالٌ وَفَعِلٌ۔ اور فَعْلٌ اور فَعُولٌ اور فَعَالٌ کے وزن پر بھی آجاتا
 ہے۔ جیسے كَبَانٌ۔ حَسِنٌ صَقَبٌ ذُلُولٌ۔ شِمَاخٌ اور فَعْلَانٌ کے وزن پر بھی آتا ہے
 جیسے رَحْنٌ۔ اور جو ان وزنوں پر آتا ہے۔ اس فاعل کو صفت مشبہ پڑھتے ہیں۔

فصل ۱۸ جان ر جو فَعَالٌ کا صیغہ ہے۔ مبالغہ کیلئے ہوتا ہے فاعل میں۔ جیسے رَجُلٌ ضَرَبَ اِثْرًا وَ اِثْرًا
 ضَرَبَ اِثْرًا۔ بیت مارنے والا مرد۔ بیت مارنے والی عورت۔ اسم مذکر اور مؤنث برابر ہیں۔ اور فَعُولٌ
 کا وزن بھی مبالغہ کیلئے ہوتا ہے۔ رَجُلٌ طَلُوْبٌ۔ اِثْرًا طَلُوْبٌ۔ بیت مطالبہ کرنے والا مرد۔ اور بیت مطالبہ
 کرنے والی عورت۔ اور کہیں کہیں تار زیادہ آجاتا ہے۔ مبالغہ کی زیادتی کیلئے۔ جیسے رَجُلٌ عَلَامَةٌ
 وَ اِثْرًا عَلَامَةٌ۔ وَ رَجُلٌ فَرُوْقَتٌ وَ اِثْرًا فَرُوْقَتٌ وَ مِثْقَالٌ وَ مِثْقَالٌ وَ مِثْقَالٌ
 تو علامت کے آخر میں جوتا ہے۔ موند کا نہیں ہے بلکہ مبالغہ کی ہے۔ (بیت فرق کرنے والا مرد)
 اور یہ وزن بھی مبالغہ کیلئے آتے ہیں۔ اسم مذکر اور مؤنث میں برابر ہوتے ہیں۔ رَجُلٌ مِثْقَالٌ
 وَ اِثْرًا مِثْقَالٌ وَ رَجُلٌ مِثْقَالٌ وَ اِثْرًا مِثْقَالٌ وَ رَجُلٌ شَرِيْرٌ وَ اِثْرًا شَرِيْرٌ
 شَرِيْرٌ وَ مِثْقَالٌ کا وزن بھی مبالغہ کیلئے ہوتا ہے۔ جیسے رَجُلٌ طَوَالٌ۔ وَ اِثْرًا طَوَالٌ

یعنی ۱۱-۳-۲-۶

فصل ۱۹ اسم مفعول ثَنَفٌ مجرد کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مَشْرُودٌ مَشْرُودَانِ مَشْرُودُونَ
 فصل ۲۰ اسم فاعل جو ہے۔ ثَنَفٌ مزید مضی ہو یا رہا بھی مجرد مزید مضی ہو ان سب سے مفعول
 ہے نہ اس کا مفعول کا لفظ اس کو مفعول کے صیغہ سے بنا نہیں گیا۔ صرف مضی مفعول جو ہے۔ یعنی فرق
 اتقان کی جگہ لگائی گئی۔ اور آخر کا مفعول جو ہو گا۔ دیکھ کر ہو جائے گا۔ اگرچہ دیکھ کر نہیں ہو گا۔
 جیسے مَشْرُودٌ مَشْرُودٌ وَ مَشْرُودٌ مَشْرُودٌ اور اسم مفعول جب فعل مضارع ہو گا۔ فعل مضارع

یہ سزاہ - فَعْلٌ یُفْعَلُ یُسْرَآہُ مثالِ واوی فعلِ یَفْعَلُ کے باب سے الٹوئے
 ڈرنا۔ وَجَلٌ یُوجَلُ وَجَلًا فَعُو وَجَلًا مَوْجُوْلٌ الایمہ منہ اِیْجَلُ
 مثالِ وافی فَعْلٌ یَفْعَلُ کے باب سے اَلْوَشْجُ - رَسَدًا - وَشَعٌ اِیْشَعٌ وَشَعًا
 اور فَعْلٌ اِفْعَلُ کے باب سے اَلْوَرْمُ - سَرَجًا - وَرَمٌ یُرَمُ فَرَمًا فَعُو وَرَمًا
 مَعْرُکَہ اِلَیْج - فَعْلٌ یَفْعَلُ کے باب سے اَلْوِشْمُ - شَمَانٌ لَکَانًا - وَشْمٌ یُشْمُ
 وَشْمًا شَمُوْا وَشْمٌ وَذَالِکَ مَوْشَرْمٌ

۱۱۷۳ - ۲۷۹ زوال

فعل ۲ - اجوف واوی کے بیان میں (تعریف) اجوف اس کلمہ کو کہا جاتا ہے۔ یعنی جس کے
 معنی کلمہ در بیان میں حرف علت ہو۔ حرف علت واؤ ہو تو اجوف واوی کہلاتا ہے یا یہ
 تو اجوف یا ئی کہلاتا ہے۔ باب فَعْلٌ یَفْعَلُ سے اَلْقَوْلُ کہنا - صافہ معروف
 قال قالوا - قال اصل میں قول تھا۔ واؤ متحرک ماقبل اس کا مفتوح - واؤ
 کو الف سے بدل دیا۔ کمال ہو گیا۔ اسی طرح قالتا تک - اور ثقلن اصل میں قولن
 تھا جب واؤ الف ہو گیا۔ تو ساکن اکٹھے ہوئے۔ اور ثقلن ہوا۔ قاف کے فتح کو ضمہ سے
 بدل دیا۔ تاکہ دلالہ کرے عین فعل کے حذف کرنے پر کہ یہ واؤ ہے، تاکہ (یا) مستقبل معلوم
 یَقُولُ یَقُوْلَانِ یَقُوْلُوْنَ - یَقُوْلُ اصل میں یَقُوْلُ تھا۔ ضمہ واؤ ہر ثقیل تھا
 نقل کر کے ماقبل کو دیا انہوں نے۔ یَقُوْلُ ہو گیا۔ اور یَقْلُنِ اور یَقْلُنِ میں واؤ التقاء
 ساکنین کی وجہ سے گر گئی ہے۔ امر صافہ معلوم۔ قُلْ قُوْلًا قُوْلُوْا اَقُوْلُنِ قُوْلًا ثَقْلُنِ
 قُلْ کا اصل اَقُوْلُ تھا۔ جو بنا ہوا ہے ثَقُوْلُ ہے ضمہ واؤ ہر ثقیل نقل کر کے
 ماقبل کو دیا انہوں نے اور وہ التقاء ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔ اَقْلُنِ شد ہوا جب
 قاف پر پیش آگیا تو اب اس ہمزہ وصل کی ضرورت ہی نہیں۔ ہمزہ بھی گر گیا۔ تو ثقلن
 ہو گیا۔ اور تھے پر میں حق پہنچتا ہے کہ تو کہے کہ قُلْ ثَقُوْلُ سے بنا ہے۔ جب تاگر
 کی اور لام جو ہے وہ وقف کی وجہ سے ساکن رہ گیا۔ واؤ التقاء ساکنین کی وجہ سے گر گئی
 تو ثقلن ہو گیا۔ امر غائب معلوم۔ لِمَقْلُ لِمَقُوْلًا - نہیں غائب۔ (گر و اسٹنٹ)
 بازنن ثقلہ۔ خفیفہ۔ فَعْلٌ اصل میں قول تھا۔

واؤ پر کسہ ثقیل تھا۔ تاف کو کدے دیا۔ تاف کی حرکت کو جمنے کے بعد۔ قَوْلَ ہوا۔ واؤ
 ساکن اس کا تیل مکور۔ پس واؤ تبدیل ہو گیا یا تَرَب تھا۔ ثَمَلْن سے تا آخر
 اسی اصل مثلاً تاف کا ضمہ والہس آ گیا۔ یعنی ہمارا ایک شکل پٹنی گرگ۔ ماضی مجہول
 بہر صلین آ رہے نا۔ تو یہ پانچ صیغوں میں تو ایسی چلتا ہے نا۔ مستقبل مجہول۔ يُقَالُ
 يُقَالُ لَنْ يُقَالُوا نَ تا آخر۔ يُقَالُ اصل میں يُقُولُ تھا۔ واؤ متحرک کا تیل اس کا ضم
 ہے۔ تو اس کی نقل کرے ماضی کو دی۔ واؤ اصل میں متحرک تھا۔ اب اس کا ماضی مفتوح
 ہو گیا۔ اس واؤ کو الف سے بدل دیا۔ يُقَالُ ہو گیا۔ اسی طرح ماضی الفاظ میں۔ اور ثَمَلْن
 ہمیں۔ الف الثقا تحت کائن کی وجہ سے گر گیا۔ اضر مجہول۔ لَيَقْلُ۔ لَيُقَالُ۔ لَيُقَالُ
 بنی غائب مجہول۔ اسم فاعل۔ مَائِلٌ مَائِلٌ مَائِلٌ مَائِلٌ۔ مَائِلٌ اصل میں
 تَائِلٌ تھا جب واؤ کو فعل ماضی میں الف کے ساتھ بدل دیا۔ اسم فاعل میں بہر
 اسی طرح انہوں نے کر دیا۔ اور الف کو حرکت کسہ کا دی۔ تَائِلٌ ہو گیا۔ اسم
 مفعول۔ مَقُولٌ مَقُولٌ مَقُولٌ مَقُولٌ۔ مَقُولٌ اصل میں مَقُولٌ تھا۔
 واؤ پر ضمہ ثقیل تھا۔ نقل کر کے ماضی کو کدے دیا۔ ایک واؤ گر گئی۔ تو مَقُولٌ ہوا
 بعض کے نزدیک واؤ اصل گر گئی ہے۔ تو مَقُولٌ کے وزن پر ہو گیا۔ اور بعض کا
 نزدیک واؤ زائدہ گر گئی ہے۔ مَقُولٌ کے وزن پر۔

۱۸-۳-۲۰۰۹

۲۱-۳-۱۳۳۰

یغہ

فصل ۲۳ اجوف یا ثی فَعْلٌ یَفْعَلُ کے لیے ہے۔ اَلْبَيْعُ فروخت کرنا۔ خریدنا۔ ماضی معلوم
 بَاعَ یا بَاعَا یا بَاعُوا اصل بَاعَ بیع تھا۔ یا متحرک ہے ماضی مفتوح ہے۔ یا کو الف سے
 بدل دیا انہوں نے بَاعَ ہو گیا۔ اور یَعْنُ سے لے کر آخر تک جب الف دو ساکن آئے ہر
 کی وجہ سے یا کا فتح کو کسہ کا ساتھ بدل دیا انہوں نے۔ تاکہ دلالت کرے۔ وہ جو عین کلمہ
 گرا ہوا ہے یا ہے نہ کرواؤ۔ مستقبل معلوم۔ يَبِيعُ يَبِيعَانِ يَبِيعُونَ تا آخر۔ اصل میں
 يَبِيعُ يَبِيعُ تھا۔ یا ہر کسہ ثقیل تھا تو ماضی کو کدے دیا انہوں نے تو يَبِيعُ ہو گیا
 اور يَبِيعُ يَبِيعُ میں دو ساکن آئے ہو غلہ سے یا گر گئی ہے۔ اضر طفریح۔ يَبِيعُ يَبِيعُوا

اور اس کی تعلیل اسی طرح ہے جو ثقل میں کہا گیا۔ بانون ثقیلہ۔ بانون خفیفہ۔
 اور غائب، لَبِثَ لَبِثًا۔ بالثقلہ و الخفیفہ۔ بانون ثقیلہ و خفیفہ اسی طرح
 جو ماضی مجہول میں گزر گیا۔ بَشِيعَ بَشِيعًا، بَشِيعُوا بَشِيعًا، بَشِيعَ اصل میں بَشِيعٌ تھا۔ یا پھر
 ثقل تھا۔ ما قبل کو دیا انہوں نے ما قبل کی حرکت اپنے کمال بعد سے بَشِيعَ ہو گیا۔ اور بَشِيعُ
 میں یعنی ہر ایک سے ہو جاتے ہیں۔ اصل میں مختلف ہیں۔ اصل میں
 بَشِيعُونَ اور اصل امر حاضر اَبْشِيعُونَ تھا۔ ماضی مجہول یُبْشِيعُ یُبْشِيعُونَ
 یعنی یُبْشِيعُ کے طریق پر۔

فعل ثانی فصل اجوف واوی فَعَلَ یَفْعَلُ کے باب سے اَلْجَوُفُ
 ڈرنا۔ ماضی معلوم خَافَ خَافًا خَافُوا۔ خَافَ اصل میں خَوْفٌ تھا۔ واؤ متحرک اس
 کو ما قبل مفتوح واؤ کو الف سے بدل دیا انہوں نے خَافَ ہو گیا۔ خَفُنَ اصل میں خَوْشٌ
 تھا۔ واؤ ہر کسرہ ثقل تھا۔ ما قبل کو دیا انہوں نے حرکت سلب کرنے کے بعد واؤ دو سکون
 ہوئے ہونے سے گر گیا۔ خَفُنَ ہو گیا۔ اس کے بعد ہر باب کی رعایت کی گئی ہے۔ باب جو ہے وہ فَعَلَ
 کے وزن پر ہے۔ کسی دلائل کی وجہ سے نہیں ہے۔ بلکہ باب کی رعایت کی وجہ سے ہے۔
 ماضی معلوم یَخَافُ یَخَافَانِ یَخَافُونَ تا آخر۔ ماضی مجہول خَفِيَ خَفِیْنَا خَفِیْتُمْ
 ماضی مجہول یَخَافُ ماضی ہے۔ امر حاضر۔ نعت ثقیلہ و خفیفہ یکہ طریق پر
 اور اجوف ان میں اصل بابوں سے آتا ہے۔ اسم فاعل از باب یَخَافُ اور اسم مفعول
 مَبْشِيعٌ جو اصل میں مَبْشِيعٌ تھا۔ یا ر ضمہ ثقل تھا۔ ثقل کے ما قبل کو دیا
 انہوں نے یعنی کے نزدیک یا گر گیا۔ مَبْشِيعٌ ہو گیا۔ اس کا بعد واؤ کو یا سے بدل
 دیا۔ یا کے ما قبل کھو کو مکتور کر دیا انہوں نے تاکہ اجوف واوی کے مشابہ نہ ہو جائے۔
 مَبْشِيعٌ ہو گیا۔ مَفْعَلٌ کے وزن پر۔ اسم فاعل کَافَ خَافَتْ سے تائیل کے مکان پر۔
 اسم مفعول تَخَوُّفٌ منہ جو اصل میں تَخَوُّفٌ تھا۔ دو واؤ ہیں سے ایک گر گیا جس طرح مَفْعُولٌ
 میں کہا گیا تھا۔

اتوار ۲۰۹-۵-۱۹
 ۱۵۳-۴-۲۳

فعل ۲۵۔ ناقص واوی فَعَلَ یَفْعَلُ کے باب سے۔ اَلْزَعَاوُ وَالزَّعْوَةُ۔ ہڑھانہ۔ دھارنا۔

ماضی دَعَا دَعَاوًا دَعَاوًا — (اصل میں دَعَاوًا دَعَاوًا تھا۔ واؤ الف کے ساتھ بدل دیا۔) اصل
دَعَا دَعَاوًا تھا۔ واؤ متحرک اور اس کا ماثل مفتوح تھا۔ واؤ الف کے بدل دیا۔ دَعَا ہو گیا۔
اور اصل میں دَعَاوًا دَعَاوًا تھا۔ واؤ الف کے ساتھ بدل گیا۔ اور الف المتعاقبہ کے ساتھ بدل گیا۔
سے گر گیا۔ تو دَعَاوًا ہو گیا۔ فَعَاوًا کوزن پر دَعَاوًا — اور اصل دَعَاوًا دَعَاوًا تھا۔ واؤ
الف کے ساتھ بدل دیا۔ الف المتعاقبہ کے ساتھ بدل گیا۔ دَعَاوًا ہو گیا۔ فَعَاوًا کے
وزن پر۔ اور دَعَاوًا میں الف المتعاقبہ کے ساتھ بدل گیا۔ کیونکہ یہاں جو حرکت تالی ہے اصل میں
ہے۔ کیونکہ یہ واحد میں ساکن تھی۔ دَعَاوًا یہاں اصل پر ہی ہے۔ فَعَاوًا کے وزن پر
اور اسی طرح باقی الفاظ آخر تک۔ اپنی اصل پر ہی ہیں۔ مستقبل معلوم یَدْعُو یَدْعُو
یَدْعُو تا آخر اصل یَدْعُو یَدْعُو تھا۔ واؤ پر ضمہ ثقیل تھا۔ تو گر گیا۔ یَدْعُو
ہو گیا۔ اور اسی طرح تَدْعُو اُدْعُو یَدْعُو اُدْعُو اُدْعُو اُدْعُو اُدْعُو اُدْعُو اُدْعُو اُدْعُو اُدْعُو
ہیں۔ و یَدْعُو جمع مذکر اس کی اصل یَدْعُو فَعَلٌ ہے۔ ضمہ واؤ پر ثقیل تھا۔ واؤ گر گیا۔
کیونکہ جو فعل لام تھا الف المتعاقبہ کے ساتھ بدل گیا۔ تو یَدْعُو ہو گیا۔ یَدْعُو یَدْعُو
یَدْعُو جمع مؤنث اپنی اصل پر ہے۔ فَعَلٌ یَدْعُو یَدْعُو یَدْعُو یَدْعُو یَدْعُو یَدْعُو یَدْعُو یَدْعُو
تھا۔ واؤ پر کسرہ ثقیل تھا۔ اس کے ماثل کو بدل دیا۔ ماثل کی حرکت کو لینے کے بعد اور
وہ واؤ جو تھی وہ الف المتعاقبہ کے ساتھ بدل گیا۔ تَدْعُو ہو گیا۔ تَدْعُو کے وزن پر
جب حرف نا صبیہ آتا ہے تو یوں کہہ گا۔ کُنْ یَدْعُو کُنْ یَدْعُو کُنْ یَدْعُو کُنْ یَدْعُو تا آخر
وہ نون جو پیش کا بدلے میں تھ۔ وہ سات صفوں سے گر جاتے ہیں۔ نصب کے ساتھ اور
نون ضمیر جو ہے۔ یعنی جمع و نون کا وزن جو ہے وہ اپنے حال پر رہتا ہے۔ اور اگر حرف جازم
آجائے تو یوں کہو گے۔ کُنْ یَدْعُو کُنْ یَدْعُو کُنْ یَدْعُو کُنْ یَدْعُو کُنْ یَدْعُو کُنْ یَدْعُو کُنْ یَدْعُو کُنْ یَدْعُو
ہے۔ اور وہ نون جو رفع کا بدلے میں آئی ہے۔ وہ بھی گر جاتے ہیں۔ اور ضمیر کا جو نون ہے اپنے
حالت پر رہتا ہے۔ اس حافر۔ اُدْعُو اُدْعُو اُدْعُو اُدْعُو اُدْعُو اُدْعُو اُدْعُو اُدْعُو اُدْعُو اُدْعُو
واؤ جو ہے نہ وقف سے گر گئی۔ اور جو بدلے کے نون تھے نہ بھی گر گئے۔ وقف کے ساتھ جوں طرح
کہ جزم میں ہوتی۔ بانوں ثقیلہ اُدْعُو بانوں خفیفہ — ماضی مجہول۔
حرف عینی حُیِّیَا حُیِّیَا تا آخر دُعِیْ اصل میں دَعَاوًا تھا۔ واؤ کسرہ کا بدلے

تھا۔ یا برکسو ثقل تھا۔ گر ادیا۔ یا جوام فعل ہے۔ اللہ نے سائنس کی وجہ سے کر گیا ہے۔ ترمین ہو گیا۔ تفعیل کے وزن پر۔ جب نامہ آئے تو کہے گا۔ کن ترمین اور ص جائزہ آتا تو کہے گا۔ کم ترمیم۔ یا جزم کہ دم سے گر گئے۔ جس طرح واؤ گر گئے تھے۔ کم یذغ۔ آخر حاضر ائیر ارضیا ارضوا۔ ارضی ارضیا ارضین باذن ثقلہ ارضین باذن خفینہ ارضین۔ مستقبل مہول۔ ترمی ترمیان ترمون تا آخر ترمی کے طریقے پر اسم فاعل رام رامان رامون رامیتہ رامیان رامیات اسم مفعول۔ ترمی ترمیان ترمیون تا آخر ترمی اصل میں ترمی ترمی تھا مفعول کے وزن پر واو ادیا ایک کلمہ میں جمع ہو گئے اور مہول ساکن تھا۔ واؤ کو یا سے بدل دیا یا کو یا میں ادغام نہیں کیا۔ مہم کو مناسب یا کی وجہ سے کیرہ دے دی۔ تو ترمی ہو گیا

ناقص واوی فعل کیفعل کے وزن سے ارضی والرضوا۔ خوش ہونا اور سنبھلنا۔ حاضر معلوم۔ رضی رضیا رضوا تا آخر اصل میں رضی رضوا تھا۔ واؤ ایک طرف میں واقع تھے۔ اس کا ماضی نکسور تھا۔ واؤ کو یا کے ساتھ بدل دیا۔ تو رضی ہو گیا۔ اور رضوا اصل میں رضوا تھا۔ واؤ ماضی کسرہ کی وجہ سے یا ہو گیا۔ تو رضوا ہو گیا۔ اس کا بعد ضہ یا بر ثقل تھا۔ ماضی کو ک۔ ماضی کو حرکت بننے کے بعد یا اللہ نے سائنس کی وجہ سے گر گئے رضوا ہو گیا۔ فَعَوَا کا وزن پر ماضی مہول۔ رضی رضیا رضوا۔ ترمی کی طرح۔ مستقبل معلوم۔ ترمی ترمیان۔ ترمیون تا آخر۔ واؤ کو یا میں کر دیا اور یا کو الف واد حاضر اور جمع حاضر ان کی صورت ایک جیسی ہے۔ اصل میں ترمی واد مونت ترمین تفعیل کے وزن پر تھا ترمین جمع مونت تفعیل پر اصل میں مستقبل مہول۔ ترمی تا آخر۔

ناقص یاں میں اسی باب سے الضیۃ۔ ترمین ڈرنا۔ ماضی معلوم حشیہ حشیہ۔ حشوا تا آخر مستقبل معلوم۔ حشیہ حشیان حشون ترمی کی طرح

عین کلمہ کہ جب اگر پہلے ہو تو اس کو مہوز العین کہتے ہیں۔ اگر لام کلمہ کی جب پہلے ہو تو اس کو مہوز اللام کہتے ہیں۔ مہوز الفاصیح - فَعَلَ یَفْعُلُ سے باب ہے۔ اَلَا تُشْرُ - صرنا ماضی اَمْرًا - اَمْرُوہ - مُشْبِلُ یَاْمُرُ یَاْمُرُ اِن یَاْمُرُکَ۔ تا آخر۔ صرنا امر صیغہ میں معلوم ہو چکا ہے۔ امر حاضر اَوْشُر اَوْشُر اَوْشُر اَوْشُر اَوْشُر اَوْشُر۔ تا آخر۔ اصل میں اَوْشُر اَوْشُر تھا۔ دو پہلے جمع ہو گئے۔ اول معلوم دس اسکن۔ دس کو دوا کے ساتھ بدل دیا۔ ضمد کے وجہ سے اگر ماقبل مکتور ہو۔ مکتور کو یا کسے ساتھ بدلا جاتا ہے۔ جس طرح کہ امر حاضر میں اَدْبَا یُدْبِی ہے تو اِثْرِب اند اگر مفتوح تھا تو دس اسکن کے ساتھ ہو جاتا۔ جس طرح کہ ہے تو اَمَلِ اصل میں اُثْمَن تھا۔ مکتور پہلے ماقبل کی حرکت کی وجہ سے الف ہو گیا۔ (۱) مہوز العین صیغہ اَلْیَاْمُرُ یعنی شہر کا آواز لانا نَزَّ اَرِیْزُرُ ہے ضَرْبُ یَضْرِبُ - (۳) مہوز اللام صیغہ اَلْقُرْ یَقْرُءُ۔ قَرَأَ یَقْرَأُ ہے نَحْ یَنْحُجُ مہوز اللام واجوف یا ئی اَلْیَحْجِی آعدن آنا۔ بجاؤ اَلْیَحْجِی مَحْجِیًا مَفْعُو جاید۔ مہوز الفاع ناقص۔ اَلَا تُثِی وَالْاِیَانِ آعدن آنا۔ اَتِی یَاْتِی ہے کُثُر یُزِیْثُ اور امر میں کہے گا تو۔ اِثِیٹ پہلے یا پہلے۔ مہوز العین و مثال اَلْوَاْدُ زندہ درگور کردن مبر میں زندہ دین کرنا۔ وَ اَدْبِیڈ ہے وَ عَدَّ یَعُدُّ مہوز العین و لفیف مفروق۔ اَلْوَاثِی وَعَدَّ کرنا۔ کو اِی یَحْجِی ہے وَ قَتَلُ یَقْتُلُ مہوز الفاع و لفیف مقرون اَللَّوِی جولوگ قتل اَوِی یا دہی ہے قَتَوِی یَقْتُلُوْی مہوز الفاع و مضاعف۔ اَلْاِمَامَةُ رہنمائی کرنا۔ اَمْرُ یُوْشُرُ ہے مَرَدَّ یَمْرُدُّ حکم مضاعف کہتا ہے۔ جس مہوز کا حکم ہو وہی ہوگا جو مہوز مضاعف کا ہوگا۔ اَلْمَرَدَّ کہیجنا۔ ماضی معلوم مَرَدَّ مَرَدَّ مَرَدَّ تا آخر مَرَدَّ اصل میں مَرَدَّ تھا۔ جب دو حرف اکٹھے ہو گئے ایک جنس سے ثقیل پڑا۔ اول کو سکھ کر دیا۔ دس اسکن ادغام کر مَرَدَّ ہو گیا۔ اور مَرَدَّ ذن میں تا آخر۔ چونکہ دس اسکن ہو جانے اس لیے ادغام ممکن نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے اپنی جگہ پر رہا ہے۔ مستقبل معلوم۔ یَمْرُدُّ یَمْرُدُّ اِن یَمْرُدُّکَ تا آخر یَمْرُدُّ اصل میں یَمْرُدُّ تھا۔ دال کی حرکت ثقیل کر دیا ماقبل کو دکا۔ اول کو دوم میں ضم کر دیا۔ یَمْرُدُّ ہو گیا۔ اور یَمْرُدُّ ذن میں ادغام ممکن نہیں تھا۔ جس طرح کہ مَرَدَّ ذن میں

کے وزن پر آئے گا۔ اور اگر مثال کا باب ہے تو یہ مفعول کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مؤنث۔ اور جو اس طرح نہیں ہوتا وہ شاذ ہوتا ہے۔ جان کہ یہ وزن مفعول اور مفعولہ و مفعول اسم آلہ کے ہیں۔ جیسے مثنیٰ - مفرقة - مقرر اضلہ فضلہ - ایک بار گ کے لیے ہے۔ جیسے قرینہ - اور مفعولہ کا وزن جو ہے کہ حالت بیان کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے جلسہ - اس کا معنی ہے کہ خاص قسم کی حالت پر بھٹنا - اور فضلہ پر مقدار سے آتا ہے۔ جیسے اکلہ - لغت پر وزن اور فعالہ - اس کا وزن کچھ آتا ہے جو فعل کرنے سے گرا کرتا ہے۔ جیسے کناستہ کو گرا کرتا ہے کہ گرا اور قلہ مہ - اور قرأۃ -

جان کہ شدائی نہ یزیدہ ہو یا رباس مجرد ضمیر بدینہ ہو۔ اس کا مصدر یہی۔ اور اسم مکان اور اسم زمان اسی باب کے اسم مفعول پر آتا ہے۔ جیسے مکرّم و مستخرج و مستخرج۔

(ایفہ) ۲۰۰۵-۲۰۰۹

فعل ۲۸۔ جان کہ فعل یفعل کے وزن ہے۔ اس کے لیے ششم باب ہے۔ اس کے معنی کلمہ کی جگہ یا لام کلمہ کی جگہ کوئی حرف یا خلق ہو۔ تو حروف حلق ہیں سے کوئی ایک۔ جا ہے معنی کلمہ کی جگہ آجائے یا لام کلمہ کی جگہ آجائے یہ عربی اس باب میں فرملا ہوتا ہے۔ اور وہ جو حروف ہیں۔ ہنو۔ ها۔ حا۔ خا۔ عین و عین اور مثال میں اس باب سے جیسے وضع یضع واد یستقبل میں گرجاتی ہے۔ جو اصل میں کو وضع ہوتا ہے جس طرح کریم میں ہے۔ مناد کے کہ کو وضع کے ساتھ بدل دیا اپنوں نے۔ موانعت کے وجہ سے۔ لیکن و جل یوجل میں ہاتھ رکھا گیا ہے۔ اپنے حال پر۔

باب افعال صحیح صافی اکرّم اکرّمیا اکرّموا تا آخر۔ مستقبل۔ مکرّم مکرّمیا مکرّموا تا آخر۔ اُن فعل میں مکرّم یا کرم تھا جیسے اکرّم جو اصل میں اکرّم تھا۔ دوسرے اگلے ہو گئے ابنا کو گرا دیا گیا ہے۔ باقی الفاظوں میں بھی اسی طرح ہے۔ اکرّم امر حاضر کو مستقبل حاضر کہتے ہیں کہ ہے۔ اکرّم اکرّمیا اکرّموا تا آخر۔ اور ہنہ فعل ہے۔ جب اپنے ماضی کے ساتھ ماضی ہوتا ہے تو گرتا نہیں ہے۔ جیسے خاکرّم ثم اکرّم۔ اور فون ثقیلہ اور غفیلہ اسی طرح ہیں کہ جب معلوم ہو چکا۔ اسم فاعل۔ مکرّم مکرّمیا مکرّموا تا آخر۔ اسم مفعول۔ مکرّم مکرّمیا مکرّموا تا آخر۔ اس باب میں غالب طور پر ایسا ہوتا ہے کہ فعل فاعل

کا باب جب باب افعال پر لاتے ہیں۔ تو باب لازم سے متعلق ہو جاتا ہے۔ جیسے اَذْهَبْتَ زَيْدًا
 اب ذہباً للزم ہے۔ تو اَذْهَبْتُ زَيْدًا وَاذْهَبْتُ بِزَيْدٍ پر باب افعال کا صیغہ ہے۔ اب جَلَسْتُ وَجَلَسْتُ بِمَنْ
 اور بِمَنْ لَمْ يَكُنْ ہے کہ اس میں دہشت کا دخول ہے۔ جیسے اَجْتَمَعَ زَيْدٌ وَاقْسَمَ۔ اَجْتَمَعَ کا معنی ہے
 کہ زید جمع کے وقت آیا۔ یا شام کے وقت آیا۔ اور کہیں ہر وقت ہوتا ہے۔ اِسْتَعَالَ ہوتا ہے
 ہے۔ جیسے اَسْتَعَالَ الزَّيْرُ كَيْفَ كَانَتْ كَيْفَ كَانَتْ كَيْفَ كَانَتْ اور شَرْتُ کا معنی میں کہ آئی ہے جیسے
 اَشْتَرْتُ الْبَيْتَ بِبَيْتٍ دیا۔ اور کہیں کہ ایک چیز کی قیمت کو دوسری قیمت دینے کے لیے
 استعمال ہوتا ہے۔ جیسے اَفْشَرْتُ زَيْدًا اَيَّ وَجْهٍ شَاءَ كَيْفَ كَانَتْ میں نے زید کو اس
 حالت میں پایا کہ وہ قابلِ توفیق تھا۔ اور کہیں کہ اس کا معنی سلب کرنے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے
 جیسے اَشْكَيْتُهُ میں نے اس کی شکایت کو زائل کر دیا۔

مثال داری اِلْيَا لِيَعْلَمَ دُرَانَا۔ اصل میں اَوْعَاذُ تَقَا۔ واو کے کہن کی وجہ سے اس کے بائیں
 کو کسرہ کر دیا اور یا کے ساتھ بدل دیا۔ اِلْيَا لِيَعْلَمَ۔ ماضی معلوم۔ اَوْعَاذُ اَوْعَاذُ۔ اَوْعَاذُ
 تَا آخِر۔ مستقبل معلوم۔ يُوْعِذُ يُوْعِذُ اِنْ يُوْعِذُ اِنْ تَا آخِر۔ امر صغر۔ اَوْعِذْ
 اَوْعِذْ اَوْعِذْ قَا۔ اسم فاعل۔ مَوْعِذٌ۔ اسم مفعول۔ مَوْعِذٌ۔ مَوْعِذٌ۔ مَوْعِذٌ۔ مَوْعِذٌ۔
 اِلْيَا لِيَسْأَرْ اَسْأَرْ اَسْأَرْ۔ ماضی معلوم۔ اَسْأَرْ اَسْأَرْ۔ اَسْأَرْ۔ تَا آخِر مستقبل
 معلوم۔ يُوَسِّرُ يُوَسِّرُ اِنْ يُوَسِّرُ اِنْ تَا آخِر۔ ماضی مجہول۔ اُوَسِّرُ۔ اُوَسِّرُ۔ اُوَسِّرُ۔
 اس کا اسم مفعول تَسْرٌ۔ ماضی

اجوف وادی۔ اَلْاَكْشَامَةُ۔ قائم بینا۔ ماضی معلوم۔ اَقَامَ۔ اَقَامَا۔ اَقَامُوا۔
 اَقَامَ اصل میں اَقْوَمَ تھا۔ واو متحرک اس کا بائیں حرف ساکن مفتوح۔ واو کو نقل کر
 فاعل کو دیا۔ واو کا خط حرکت میں۔ اس کا بائیں مفتوح۔ واو کو الف میں بدل دیا۔ تَوَقَّامٌ
 ہو گیا۔ اور اَقْمَمَنَ میں تَا آخِر۔ الف التقاء ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔ مستقبل معلوم۔
 يُقِيمُ بِقِيَامٍ۔ تَا آخِر۔ يُقِيمُ اصل میں يُقِيمُ تھا۔ واو کسرہ نقل تھا۔ ما
 قبل کو دیا۔ اور کسرہ واو پر آ کر۔ واو بائیں ساتھ بدل گئی۔ اور يُقِيمُ

اور تَقِیْمُنْ یا التَّقَامُ کے معنی کو اس سے گزر کر۔ ماضی معلول۔ اُقِیْمُوا۔ اُقِیْمُوا۔ اُقِیْمُوا۔
 اس طرح اسم فاعل تک۔ ۳۹ پر۔ اسم مفعول تَقِیْمُنْ۔ تَقِیْمُنْ تَقِیْمُنْ۔ اُقِیْمُوا۔
 طرح۔ واژہ کو الف کے ساتھ بدل دیا۔ اور تَقِیْمُنْ اور تَقِیْمُنْ میں الف گر جائے۔
 نہیں۔ لَا تَقِیْمُوا۔ اُقِیْمُوا۔ اُقِیْمُوا۔ یا دو کس کو کہنے ہوئے کی وجہ سے گزر کر۔ لفظ لَا تَقِیْمُوا
 اس مقام کُلُّ تَقِیْمُوا اِقَامَةُ اصل میں اِقَامُوا تھا۔ برد زن اِقَامُوا واؤ
 فتح کو مائل کو دیا۔ واژہ الف ہو گیا۔ اس کے آخر میں آئیں گے۔ اِقَامَةُ ہو گیا۔

اجوف یا اُ۔ اِلَّا کَارَةُ اُرْنَا اور اُرْنَا۔ اَطَارُ یَطِیْرُ اَطَارَةُ فَعُو یَطِیْرُ۔ اسم فاعل
 یَطِیْرُ اسم اَطِیْرُ نہیں لَیَطِیْرُ۔ ناقص واؤ۔ اِلَّا اُرْنَا۔ کسی کو خوش کرنا۔
 اَرْضُ یَرْضُ اَرْضًا اَرْضُضُ اَرْضُضُ اسم اَرْضُضُ نہیں لَیَرْضُضُ۔ یون
 ثقیلہ اَرْضُضُ تَا اَرْضُ۔ اصل میں اَرْضُضُ تھا۔ واؤ واقع ہوئی آخر میں
 الف زائدہ کا بعد تو اس کو سہزہ سے بدل دیا۔ اور اس طرح ہوتا ہے پر حال اورد واؤ یا
 جہ الف زائدہ کچھ بعد سے ہے۔ کِسَاؤُ۔ وِرْدَاؤُ جو اصل میں کِسَاؤُ اور وِرْدَاؤُ
 تھا۔ لَفِیْفُ مَفْرُوقُ اِلَّا یَجَاؤُ۔ اَوْجُ یُوجُ اِیْجَاؤُ۔ فَعُو
 مَوْجُ اَثَرُ اَوْجُ نہیں لَیَوْجُ۔ لَفِیْفُ مَوْجُ۔ اِلَّا فَعُو اَوْجُ دوست بنالیا
 اَوْجُ یُوجُ اَوْجًا فَعُو اَوْجًا اَوْجُ یُوجُ (مضارع)۔ اِلَّا اَوْجُ
 دوست کرنا۔ اَوْجُ۔ اَوْجُ اَوْجًا اَوْجُ۔ مہوڑ الفاء۔ اِلَّا اَوْجُ۔
 کسی کو مان لینا۔ اَوْجُ یُوجُ اَوْجًا۔ دو پہن پہن ہو گیا۔ پیر مسکور۔ کِسَاؤُ
 تو زبردی ہوا۔ کِسَاؤُ کو بدلنا۔ یا کِسَاؤُ۔ اور اَوْجُ میں الف سے بدلنا واجب ہے۔ اور
 دوسرے میں واؤ سے بدلنا واجب ہے۔ جس طرح کہ پہلے معلوم ہو گیا۔ اور یُوجُ اور اَوْجُ
 میں سہزہ واؤ کے ساتھ بدلنا جائز ہے نہ کہ واجب۔

الف ہو گیا۔ اور اسی طرح سُری اُری سُری میں ہیں۔ اور جمع مذکر اید حاضر الف ساکن اکتے ہونے کا وجہ
سے قوا ہو گیا۔ اور چار تینے میں الف اس لیے گرایا کہ الشباس نہ لازم آئے لفظی طور پر۔ اور کن
کے حامل ہونے کا وقت اید باتن صفوں میں کو حلیت نہ ہونے کی وجہ سے کو کن تعلیل نہ ہوئی۔
(۱۰) فعلن یلم معروف و مجهول۔ لَمْ یُرْ لَمْ یُرْ یا لَمْ یُرْ (آخر تک) یعنی را کو کسر و ک۔ اور
اس کو زبر کا تعجب ہوا ہے۔ یا مکتور مضمون سے اید الف مجهول سے بسبب لَمْ گرا دیا۔
اور سبب سے یہ تخفیف اید تعلیل میں تمام صفوں میں پچھلے خوان سے کسی طرح۔

② - حاضر معروف - آیر - آیر یا - آیر و آیر یعنی آیرین - آیر اسل ہیں آیرائی
آئر ٹم کے وزن پر تھا۔ پھر مذکورہ مثالوں کے ساتھ گرا جیا اور اس طرح تمام صنویوں ہیں۔
اور ان میں یا بسبب وقف ساتھ کر دیا۔ اور جمع مذکر غائب اور مخاطب اس کی حرکت نقل
کر کے حرکت سلب کرنے کے بعد۔ - اِجاء کا کہن مخدوم کر دیا۔ اور جمع مونث لفظی لغات
عدم علت کے ساتھ۔ اعلان یا سائل میں ہے۔

(۷) حاضر مجہول۔ لِقْرَ لِقْرًا لِقْرًا = لِقْرَ اَصْل میں لِقْرَ اُکے تقاسمہ منورہ و قائلان
 سے نہ گزر گئے۔ اور باجوے وقف کی دم سے گزر گئے۔ اور الف جمع۔ حاضر میں اجتماع کس
 کی دم سے گزر گئے۔ اس جمع موجب ہر کس گران والے کی نہ ہون کی دم سے مدت یہاں ہے۔

(۹)۔ اسم حاضر معروف بالون ثقیلہ۔ اَیْرِیَکَ اَیْرِیَانِ۔ اُرُنَّ اُرُنَّ اُرُنَّ اُرُنَّ اُرُنَّ اُرُنَّ
میں راسخہ کے ساتھ اصل میں اُرُنَّ تھا۔ جمع نہ کر کے بلکہ اُرُنَّ کو کسر سے ساتھ مخاطبہ کا لہجہ
اُرُنَّ سے بنا یا گیا ہے۔ جب نون ثقیلہ آیا۔ دو کُن اکٹھے ہو گئے۔ ضمہ رہنے کا وجہ۔ اس کا اثر
نہیں۔ اور یا کو کسرہ کن وجہ رہنے دیا۔ چونکہ اس میں دو کُن اکٹھے ہو گئے۔ اس کو بہ معروف
کر دیا۔ اور مشبہ اور جمع حاضر میں باسالم رہے۔

(بہر زلفیہ) ۹-۵-۲-۱
 (۱۰) بالفتح اسرار محمول بالوزن ثقیلہ۔ لَشْرُوتٌ - لَشْرُوتَانِ - لَشْرُوتٌ - لَشْرُوتَانِ
 مبین الف محذوفہ ایضاً ہے۔ چاہتا تھا کہ علت تراخی ہوئے کی وجہ سے واپس آئے۔ جب وہ سکن
 عقلاً جملہ لان ثقیلہ اپنے ماتیل کو متحرک چاہتا ہے۔ لمیزادہ یا جو اصل شعر الف کے ہیں وہ
 اصل یا کویعروالپس نے آیا۔ لَشْرُوتٌ کو دو اؤٹا ضمہ کا ساتھ جمع مذکر کو لَشْرُوتَا سے الیا گیا

اثر میں

کئے۔ اور صیغہ واحد موندت حاضر میں شری سے بنایا گیا ہے۔ جب وزن ثقلہ آیا۔ دو سکن آئے ہو گئے۔ تو در سکن کو اٹکانے کے لیے پہلے واؤ کو صنفہ دیا۔ اور صکر کو کرہ (قانون) جب یہ واؤ سکن علامت جمع مذکر یا یا سکن علامت موندت حاضر وزن ثقلہ ثقلہ کے ساتھ جمع ہو جائے۔ تو صنفہ بناتا ہے کہ جہاں سے واؤ حذف ہوئی ہے۔ تو اس کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ کہ واؤ اور یا کے سکن ہونے کی وجہ سے لغویں سے ساتھ کر دیا ہے۔ اگر صنفہ نہ ہو۔ اس کی ہر موندت حرکت ہوئی ہے یا کی۔ اس کو حرکت کا دیتے ہیں۔ جیسے اَخْشَوْا اللہ وَاِزْهٰی الشُّرُوءَ۔ واؤ کو صنفہ اور یا کو کرہ دیتے ہیں۔

اسر حاضر معروف بانون خفیفہ۔ اَرِیْئُ۔ اَرْنُ۔ اَرِنُ اور اَرِیَا۔ اَرُوَا اَرِیْ۔ واحد مذکر نون خفیفہ میں ماضی کو صکر کر دیا۔ اور جمع مذکر میں واؤ کے ساتھ حاضر کو یا کیا ساتھ بدل دیا۔ اس کے بعد اگر ضرورت پڑی تو واؤ یا یا حذف ہو چکے تھے کو واپس آگئے۔ نون کی وجہ سے۔ (تشریح)

اسم فاعل میر۔ مَرِیَانِ۔ مَرُوءُنْ مَرِیَّۃٌ مَرِیَّاتُنْ۔ مَرِیَّاتُ (میر) راکا مکسور ہونے کے ساتھ۔ اصل میں مَرِیَّاتُ۔ مَرِیَّاتُ کا وزن ہوتا تھا۔ جو قانون مذکور ہوا۔ اس کی وجہ سے ہنرہ گر گیا۔ اور جب صنفہ ثقلہ تھا یا کی وجہ سے تھوڑا سا ہونے میں سکن یا یہ سکن۔ تو یا ہو گیا میر رہ گیا۔ اور مَرُوءُنْ میں جمع مذکر جو اصل میں مَرِیَّاتُ مَرِیَّاتُ کے وزن پر تھا۔ جب ہنرہ قانون مذکور کے ساتھ گر گیا۔ تو یا کا صنفہ ثقلہ کر کے ماضی کو حیا حرکت حذف کرنے کا بعد۔ تو۔ میں المقائے سکن سے گر گئے۔ تو مَرُوءُنْ رہ گیا۔

(بروز اتوار) ۱۔۵۔۶۔۷۔۸۔۹۔۱۰۔

اسم مفعول میری مَرِیَانِ مَرُوءُنْ مَرِیَّۃٌ۔ مَرِیَّاتُنْ مَرِیَّاتُ ان نام ہیں ہنرہ قانون مذکورہ میں گر دیا۔ اور یا واحد مذکر و جمع الف ہو گئے ہیں۔ اور الف اجتماع سکن کے وص سے گر گئے ہیں۔ اور واحد موندت میں یا الف ہو گئے ہیں اسم الف جاتی رہا ہے۔ اور تشبہ مذکر اور جمع موندت میں ایک ہر کے ساتھ مشابہ ہونے کے ان میں یا جو ہے وہ ایک ہی رہ گئے ہیں۔ اور تشبہ موندت میں مَرِیَّاتُنْ کے اس کو محمول کرتے ہوئے تشبہ موندت مفارح کو الف نہیں کیا گیا۔ ہمزہ فا و لغویہ مفردون = اَلْجَوَالِیُّوۃُ بنا ہوا۔

تمام صیغوں سے واؤ سے بدلا ہوا ہے جو اڑی طور پر۔ اور یا کو واحد جمع مذکر اندسوث میں
 تاہل معمرک ہونے کی وجہ سے الف سے بدلا ہوا ہے۔ ابدال الف جو ہے۔ الف تاء اس کے
 کی وجہ سے گرا ہوا ہے۔ اور تشبہ مذکر میں اجمع موندت میں۔ اگر اس کو حذف کر دیں تو وہ
 کے بقا التماس لازم آتا ہے۔ اس لیے یا جو ہے۔ الف نہیں ہوا۔ اگر الف ہو جائے
 تو اجماع اس کے سن کی وجہ سے گرا جائے۔ یعنی اس تمام صورتوں میں مفرد میں تشبہ کی
 مذکر میں۔ امانت کے وقت لفظی طور پر لکھائی کے طور پر اس کے معنی التماس یعنی ان ہی
 التماس لازم آتا ہے۔ اس وجہ سے اس کو برقرار رکھا گیا ہے۔ اور تشبہ میں چونکہ اس کو محمول
 کیا گیا ہے۔ یعنی اس کے تشبہ طور پر اس وجہ سے الف نہیں ہوگا۔
 ثبوت واجب الحذف نام مشر بدھ ۹-۲۰-۵۰

باب تفعیل جو ہے بہ باب ثروت کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے طَفْتُ وَطَوْتُ وَنَحْتُ الْبَابُ
 فَتَحَ الْاَوَّلُ وَكَاتَ الْاَوَّلُ وَمَوْتُ الْاَوَّلُ۔ یہ ایک کام جو ثروت ہے ہو رہا ہے تاکہ کو بیان
 کرتا ہے۔ اور مبالغہ کے لیے بھی ہوتا ہے۔ جسے فَرَحَ ظاہر ہوا۔ اور فَرَحَ کا معنی ہے بہت ظاہر ہوا۔
 اور بہ متعده کرنے کے لیے بھی آتا ہے۔ جیسے فَرَحَ زَيْدٌ اس کا معنی ہے زید خوش ہوا۔ وَفَرَحْتُ میں نے
 اس کو خوش کیا۔ اور بہ نسبت کے لیے بھی ہوتا ہے۔ جیسے فَسَقْتُ اَيُّ نَسَبَةٍ اِلَى الْفِسْقِ
 میں نے اس کو نافرمانی کی طرف منسوب کیا۔ وَكَفَرْتُ اَيُّ نَسَبَةٍ اِلَى الْكُفْرِ۔ یعنی میں نے اس کو کافر
 ہونے کی نسبت دی ہے۔ اس باب کا مصدر جو ہے تَفَعَّلَ کے وزن پر آتا ہے ظاہر طور پر
 وَفَعَّلَا کے وزن پر بھی آتا ہے۔ جسے كَذَا اُور تَفَعَّلَ کے وزن پر بھی آتا ہے۔ جیسے كَيْفَ
 اور فَعَّلَا کے وزن پر بھی آتا ہے۔ جیسے كَذَا اُور كَلَامًا۔ بھی آتا ہے۔ صحیح حال
 اجرت اور مضاعف۔ یہ سب ایک ہی فرق سے آتے ہیں۔ جیسے كَرِهْتُ، وَحَدَّثْتُ
 كَتَبْتُ۔ اور ناقص یا تو جیسے كَتَبْتُ كَتَبْتُ كَتَبْتُ كَتَبْتُ كَتَبْتُ
 ناقص یا تو کا مصدر اس باب سے بھی تَفَعَّلَ کے وزن پر آتا ہے۔ اور بھی کہہ بہ
 تفعیل کے وزن پر آجاتا ہے۔ ضرورت شیری کی وجہ سے۔ جیسے

اجوف وادی - اَلَا شَيْعًا مَعَهُ مُسَكِّنًا - اِسْتَقَامَ يَسْتَقِيمُ اِسْتِقَامَةً
 اسی قیاس پر اَقَامَ يُقِيمُ اِقَامَةً - نامتین یا تھ - اَلَا شَيْعًا مَعَهُ مَزِينًا اِسْتَجَنَّا
 يَسْتَجِنُّ اِسْتَجْنَاءً اُسْتَجْنِي اِسْتَجْنِي - نہی لا شَتَّج -
 لغت مقرون - اَلَا شَيْعًا مَعَهُ - شتم کہنا - اِسْتَجَنَّا يَسْتَجِنُّ اِسْتَجْنَاءً نَعُو
 مُسْتَجِنٌّ وَذَلِكَ مُسْتَجْنٍ اِسْتَجْنِي اِسْتَجْنِي - نہی لا شَتَّج اور یہیں مکمل ہے کہ
 اس طرح بھی بڑھا جائے - اِسْتَجْنِي يَسْتَجِنُّ اِسْتَجْنَاءً نَعُو مُسْتَجِنٌّ اِسْتَجْنِي
 لا شَتَّج اور قیاس میں جائز ہے کہ اسمی نام کیا جائے - اِسْتَجْنِي يَسْتَجِنُّ اِسْتَجْنَاءً نَعُو
 لغت مقرون - اِسْتَجْنِي يَسْتَجِنُّ اِسْتَجْنَاءً نَعُو مُسْتَجِنٌّ اِسْتَجْنِي
 لا شَتَّج مضاف - اَلَا شَيْعًا مَعَهُ مَزِينًا - اِسْتَجْنِي يَسْتَجِنُّ اِسْتَجْنَاءً نَعُو
 اِسْتَجْنِي اِسْتَجْنِي اِسْتَجْنِي - اس اِسْتَجْنِي اِسْتَجْنِي اِسْتَجْنِي - نہی
 لا شَتَّج لا شَتَّج لا شَتَّج - اِسْتَجْنِي يَسْتَجِنُّ اِسْتَجْنَاءً نَعُو مُسْتَجِنٌّ اِسْتَجْنِي
 اِسْتَجْنِي يَسْتَجِنُّ اِسْتَجْنَاءً نَعُو مُسْتَجِنٌّ اِسْتَجْنِي - اِسْتَجْنِي يَسْتَجِنُّ اِسْتَجْنَاءً نَعُو مُسْتَجِنٌّ اِسْتَجْنِي

بہرہ التوار ۲۰۰۶ - ۲۰۰۷ - ۲۰۰۸

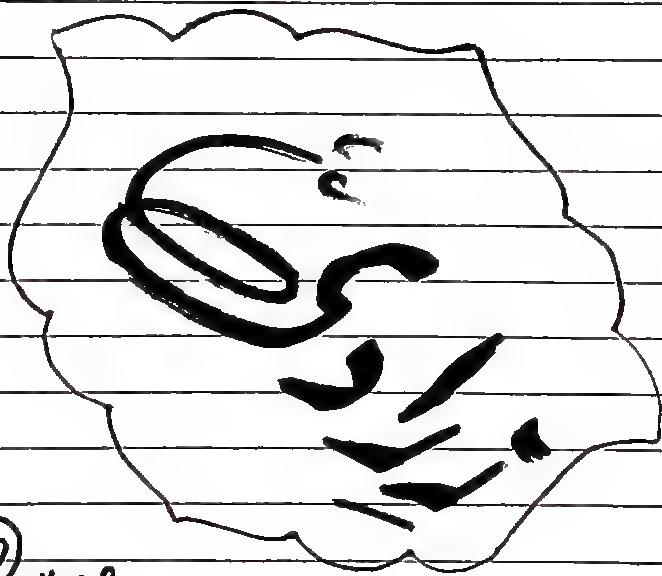
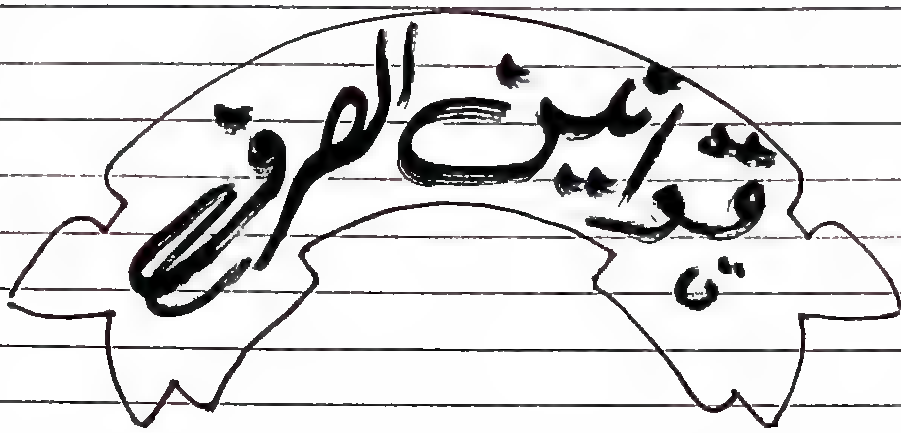
امجد میں -

باب اَلْفَعْلُ اور یہ باب اکثر فاعل کا - طلوی ہوتا ہے - جسے قَطَعْتُ فَنَقَطْعُ میں نے
 اسے کاٹا تو وہ کٹ گیا - اور تکلف اِسْتَجْنِي کے مضمر میں آتا ہے - جسے شَتَّج وہ
 مکلف ہو گئے - احکام مشرعت کے لائق ہو گئے - فَتَرَكْتُ اِسْتَجْنِي دینا ہے زائد ہو گیا اور
 مہلت کے معنی میں آتا ہے - جسے تَجَرَّدَ زَيْدٌ جب مستقبل میں باب اَلْفَعْلُ اور
 تَنَافَلَ دوتا کہہ رہا ہوں میں - تو جائز ہوتا ہے کہ ایک تو گرا دیں جسے
 تَنَافَلَ اِسْتَجْنِي تَرَكْتُ اور عَنْ كَهْفِهِمْ - اصل میں ہے تَنَزَّلَ اِسْتَجْنِي - اصل میں
 میں تَنَزَّلَ اور عَنْ كَهْفِهِمْ - ورنہ یہ ماننا چاہیے - اور اگر فرس بدست نہ آتا
 چاہیے - نامتین یا تھ - اَلَا شَيْعًا مَعَهُ مَزِينًا - اِسْتَجْنِي يَسْتَجِنُّ اِسْتَجْنَاءً نَعُو
 اصل معنی اِسْتَجْنِي مَعَهُ مَزِينًا - اِسْتَجْنِي يَسْتَجِنُّ اِسْتَجْنَاءً نَعُو مُسْتَجِنٌّ اِسْتَجْنِي
 مُسْتَجِنٌّ اِسْتَجْنِي مَعَهُ مَزِينًا - اِسْتَجْنِي يَسْتَجِنُّ اِسْتَجْنَاءً نَعُو مُسْتَجِنٌّ اِسْتَجْنِي
 حذف کر دیا گیا - مضاف - تَجَرَّدَ زَيْدٌ تَجَرَّدَ زَيْدٌ تَجَرَّدَ زَيْدٌ

الْمُتَكَبِّرُ كَتَبَ لَا تَكْتَبُ ہر صیغہ کی طرح ہے۔ باب تَفَاعُلٌ یہ اسلئے
 یہ زیادہ نوگوں کے درمیان آپس کے فعل کو بیان کرتا ہے۔ جس طرح کہ باب مفاعله۔ لیکن
 اسلئے ایک جگہ فاعل ہوتے ہیں۔ باب مفاعله میں ایک فاعل ہوتا ہے اور دوسرا مفعول ہوتا ہے۔
 لیکن اس میں دونوں فاعل ہوتے ہیں۔ ہر ایک کا کام کرتے ہیں۔ اظہار کے حساب سے۔ جسے تَعَدُّلٌ
 زائد و تَعَدُّلٌ اور باب مفاعله میں ایک صورت کے لحاظ سے فاعل ہوتا ہے اور دوسرا مفعول ہوتا
 ہے۔ جس طرح کہ اسلئے ہے۔ اور دوسری باب تَفَعُّلٌ جو ہے ہر کسی چیز کے اظہار کے لئے ہوتا ہے کہ وہ
 چیز ہوتی ہے جسے کو نظر کرنا جاتا ہے۔ جسے تَجَاوُلٌ یعنی ایک آدمی جاہل ہے تو یہ نہیں
 جان بوجھ کر اگر جاہلوں جیسی حرکت کرتا ہے تو اس کو تَجَوُّلٌ۔ اور اس نے جاہل کا اظہار کیا
 وَ تَسَارَعُ اور تَسَارَعُ آیا۔ اور تَسَارَعُ کن اَفْعُلُ کے ماضی میں آتا ہے۔ تَسَارَعُ۔ بمعنی اَشْتَقُ
 تَمَالَ اللَّهُ تَعَالَى تَسَارَعُ تَمَلُّكَ لُطْفًا جُنُبًا اَشْتَقُ۔ ناقص وادی۔
 التَّصَالُ عَدَّتْ بَارَكَ تَعَالَى تَعَالَى تَعَالَى صنف مصدر میں بکسرہ بدل گیا۔
 صنف طرح خبر باب تَفَعُّلٌ میں۔ اسم فاعل مُتَعَدِّلٌ اسم مفعول مُتَعَدِّلٌ اسم تَعَدُّلٌ
 نہیں۔ اَلتَّعَدُّلُ ایک تاکہ حذف کے ساتھ مضاف اَلتَّحَابُ ایک دیگر صفت
 رَفَعْنَا تَحَابًا نِيَّتًا تَحَابًا نَفَعُوا تَحَابًا اسر حاضر تَحَابًا تَحَابًا تَحَابًا تَحَابًا
 اَلتَّحَابُ لَا تَحَابًا لَا تَحَابًا

(جمعہ ۱۱-۶-۲۰۹)

جان کہ باب تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ کے بابوں کے فاکلہ میں اگر ان گیارہ حروف میں سے کوئی
 آتا ہے۔ ت۔ ث۔ د۔ ذ۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ جاز ہوتا ہے تاکہ
 ممکن کر دو۔ اور فاعل ماضی کو بدل کر دو۔ اور اذنیام کر دو۔ اور جاہل کہیں بیکر کن ہو
 ترمیزہ دسل اس میں آئے گا۔ تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ تَطَهَّرَ يَتَطَهَّرُ وَ تَطَهَّرَ
 بون بھی گئے گا۔ اَطَهَّرَ يَطَهِّرُ اَقْطَرُ اور تَدَارَكَ يَتَدَارَكُ تَدَارَكَ اَدَارَكَ
 يَتَدَارَكَ اَدَارَكَ قرآن مجید میں آیا ہے۔ المزمحل المذشر فاعل عظم اسی
 نعیم ہوتا۔ (۱۳-۲۰۹-۱۱)



المعلم

١-٧-٢-٩
٩-١-١٣٣٠

نقطة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین والءاقبة للمتقین والءملوءة السءلم
على رسوله محمد وآله واصحابه اءهمین بدان اسءءء الله تعالى
فی الدارین ءء تمام اءفال مقصره اور اساءء منءكنه ءار قسم ہر میں
صءیء اور مہموز اور معقل اور مضاعف لا صءیء وہ ہوتا ہے ءء کوئی اسءءءء
اصلی نہ ہنزه ہو۔ اور نہ حرف علت ہو۔ اور نہ میں اور لام کلمہ اسءءء ایک ہنسن کے ہوں
ءے ءءل اور ءءرب۔ (۲) اور مہموز وہ ہوتا ہے ءء ایک حرف اسءءء اصلی ہنزه
ہو۔ ءے اءء اور ءأل اور ءءرء (۳) اور معقل وہ ہے ءء ءں ءءءء اصل حرف
علء ہو۔ ءے ءءء ءءال ءءرء اور حرف علت ءن ہیں۔ واؤ۔ الف۔ یا۔
ءء ان ءءءءء ءاے ہوتا ہے۔ اور الف ءوے ءء ہنزه ساكن ہوتا ہے۔ بءر ءءءء کے
ءء اور لا۔ اور ءو کوئی معءرء ہوتا ہے۔ الف کے ءءل میں یا ہنزه کے ءءل میں۔ یعنی
ءءءء سے اءا ہوتا ہو۔ اسءء ہنزه ءءتے ہیں۔ ءے راءن اور ءوئس۔ اور الف ءا
ءا ءل ہنزه مفتوح ہوتا ہے۔ اگر الف کے ءا ءل کے ءرءء ءالف ہو۔ ءو اس الف ءو ءء بدل
ءءے ہیں۔ اسءءء کے ساءء ءو ءا ءل کے ءرءء کے موافق ہو۔ ءے ءوئل ءوئع اسءءءء
اءءء مضاعف وہ ہوتا ہے۔ ءں ءا ءءء اصلی اور بار بار ہو۔ ءے ءءء۔ ءءء۔ ءءء۔
ءءء اور صءیء کے ءرءن ہیں۔ بءاں ءءوڑ ءءا ءء ہیں۔ ءءنءءء مءزان الءرف میں ءءرءء ءس ہیں۔
اور مہموز کے ءو ءرءن ہیں۔ ءء صءیء کے ءرء ہیں برابر۔ مءرءء ءء ہر مضاعف ہیں
ءوءءء ءوئل ءء۔

(بءاں سے مہموز کے ءرءن) (بءءء) ۲۰-۲-۲۰-۶

ءالءن۔ ہر ہنزه ءو ساكن ہو۔ اور اس کے ءا ءل ءا مضوع ءءا ءرءء ءءا ءء اسءءء الف کے
ءءء بدل دیں۔ ءے۔ یا مءن۔ ءالءن۔ ہر ہنزه ءو ساكن ہو۔ یا مضوع
ہو۔ اور اس ءا ءل ءوے ءءءء ہو۔ یا واؤ مدہ ہو۔ ءو ءا ءرء ہو ءء اسءءء ءو ءء
ءا ءء بدل دیں۔ ءے ءوئس اور مقروء۔ یواءء۔ ءالءن۔ ہر ہنزه
ءو ساكن ہو۔ یا مضوع ہو۔ اور اس ءا ءل ءءءء ہو ءو ءا ءرء ہو ءء اسءءء ءو
یا ءءءءء بدل دیں۔ ءے ءءءء۔ مءسءر۔ اور ءءءءء۔ ءالءن۔

پہر پہرہ جو ساکن ہو۔ اس کا ماقبل پہرہ جو متحرک ہو۔ پہرہ کو ساکن کیا واجب ہے کہ بدل دیں۔ صرف علت کے ساتھ کہ اس کے پہرہ ماقبل کی حرکت کے موافق ہے۔
 آمَن اور اُذْجَر اور اِیْثَر — پہلے پہرہ ہر زبر ہے تو اس کو الف سے بدل لیں گے۔
 پہلے پہرہ ہر پیش ہے تو اس کو واؤ سے بدل لیں گے۔ پہلے پہرہ ہر زبر ہے تو اس کو باء سے بدل لیں گے۔
 قانُون — پہرہ پہرہ جو متحرک ہو۔ اور اس کا ماقبل حرف صبیح ہو اور ساکن ہو۔ تو جائز ہوگا۔ کہ پہرہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو بدل دیں۔ اور پہرہ کو حذف کر دو۔ جیسے یَسْلُ اور قَدْ قُلِح۔ اور اس باب کا لازم یونا یزری میں شاذ ہے۔ قانُون — جو دہیزہ ایک ہی کلمہ میں آئے ہو جائیں۔ اگر انکسار میں سے مکسور ہو۔ تو مکسور کو باء سے بدل دو۔ جیسے آجِی۔ و جایدِ یملِ اُفِی الحولین دو قولوں میں سے ایک ہو۔ اور اگر ایسی صورت حال نہ ہو۔ تو مکسور کو واؤ سے بدل دیں گے۔ جیسے اَوَادِیْمُ اَللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی مَا نُرِیْہِمْ نَحْوُ اَمَیَّة۔ اور اس کے غیر میں لازم ہوگا۔ اور تبدیل ہوئے کُلِّ اور خُذْ میں۔ اور اعلان میں جواز شاذ ہے۔ شاذ کا مطلب یہ ہے کہ آجائے مگر بیت کمر آجائے۔

(اتوار) ۲۰۰۹-۲۰۱۰-۲۱

حَرْفُ الْمُعْتَلِ - معتل کی گردائیں - جان کر معتل دو قسم پر ہے۔ معتل کا معتل ہو ہوگا۔ کہ حرف علت ہو۔ ایک حرف والا معتل۔ اور معتل دو حرف والا معتل۔ ایک کلمہ میں دو حرف علت ہوں۔ اور معتل جو ایک حرف والا ہے اس کی پہلی تہیں ہیں۔ معتل فا اس کو مثال کہتے ہیں اور معتل المعین اور اس کو اجوف کہتے ہیں اور اس کو ذو ثلثہ بھی کہتے ہیں۔ اور معتل اللام اس کو ناقص اور ذوالربعہ بھی کہتے ہیں۔ اور معتل بدو کی دو تہیں ہیں۔ ایک وہ جو جس میں دو حرف علت ایک کلمہ پر ہوں۔ جس طرح یوم و صی اب یا اور واؤ دونوں حرف علت ایک کلمہ پر آئے ہو گئے اور تہیں اصل ہیں جیسو تھا۔ اور اس کو لقیف موزون کہتے ہیں۔ اور جہاں تین حرف آئے کہتے ہیں۔ ایک کلمہ میں۔ جیسے یَسْتَبِیْثُ یا ؤُ وَوَقِیْتُ وَاَوْا قَلِیْسَیْہِ گردان مثال وادی کا۔ وَمَقْدُ یَعْرِدُ وَثَدًا وَیَسْرَعُ وَیَمِیْزُ اَفْعُو وَحِدَہُ وَوَلَدُہُ

يُؤْتِيهِمْ مِنْهُ قَوْلَهُمْ فَنُفِذُ بِهِمْ مَا فِيهِمْ مِمَّا كَانُوا يَكْفُرُونَ . مَوْثُوقُ الْأَمْرِ مِنْهُ عِنْدَ اللَّهِ نَبِيُّهُ لَمْ يَأْتِ الْفِتْنَةَ .
 مثال کے گردان صحیح کی طرح ہوئی ہے مگر چند جگہ اختلاف ہوا ہے۔ آگے ذکر آ جائے گا۔
 ۱۔ ہر وہ واؤ جو یا مفتوحہ اندر والا زہی کے درمیان واقع ہو۔ اور حرکت متقابل جو ہے وہ اس کے مخالف ہو۔ مگر جائز ہے۔ جیسے اَلْهَرَجُ جو اصل میں يُؤْتِيهِمْ تھا۔ واؤ کو گرا دیا
 تَرَكِيَةً ہو گیا۔ اور يُوَظَّلُ میں واؤ نہیں گری۔ کیونکہ واؤ جو ہے وہ یا اس سرہ لازمی کے درمیان
 نہیں ہے۔ جو يُوَظَّلُ جو اصل میں يُوَظَّلُ ہوا ہے۔ واؤ گر گئی۔ یُسَبُّ ہو گیا۔ اس کا
 بعد عربوں کا کلمہ کو فتح سے بدل دیا۔ صرف حلقہ ہونے کا وجہ ہے۔ تو يُسَبُّ ہو گیا۔ اور يُوَظَّلُ
 اصل میں عربی جمعہ دیا انہوں نے تاکہ اصل باب ہونے پر دلالت کرے۔ اور يُوَظَّلُ جو ہے
 تَبَيَّنَ سو کر لیا گیا ہے۔ کو يُوَظَّلُ پر۔ اور يُوَظَّلُ میں واؤ نہیں گری۔ کیونکہ جو حرکت ہے
 وہ وہ واؤ کے متضاد ہے۔ اور جب واؤ ضمیمہ واحد سے گر گئی ہے۔ اَلْهَرَجُ واؤ اندر
 اَلْهَرَجُ سے بھی گر گئی۔ کیونکہ باب کا حکم مختلف نہیں ہوا۔

(نہضہ) ۲۷-۶-۲۰۰۹

(قانون ۱) اب قانون میر ہے۔ ہر واؤ کہ جس کی فاعلہ کی جگہ مصدر میں یُفْعَلُ کے وزن پر آئی
 ہے۔ اور واؤ جو ہے اس کے فاعلہ کی جگہ پر ہے۔ اور اس کے فعل میں یُفْعَلُ ہو چکا ہے اس
 کو جائز ہے کہ واؤ کو گرا دیں۔ اس کے بدلے میں آخر میں گول تاء لے کر آئیں۔ جیسے عِدَّةُ
 وَسَفْعَةُ اور رِبَا وَصِيَّةُ جتنے ہیں کہ تبدیل ہے۔ (قانون ۲) — ہر وہ واؤ جو کن
 ہو۔ اور ظاہر موجود ہو۔ مشدّد نہ ہو۔ اور اس کا بیلا حرف سکور ہو۔ تو اس واؤ کو یا سے
 بدل دیے ہیں۔ جیسے مِيْعَادُ کی اصل مِيْعَادُ ہے۔ اور مِيْعَادُ کی اصل مِيْعَادُ ہے۔ اب ربا
 اِجْتِهَادُ از ربا واؤ کیوں نہیں بدل۔ ہر واؤ سلاست ہے۔ کیونکہ مدغم ہے ظاہر نہیں ہے۔
 (قانون ۳) ہر وہ واؤ جو کن ہے اور اس کا سابقہ معنوم ہو اس یا کو واؤ سے بدل دیتے
 ہیں۔ جیسے اَلْيَقْنُ يُوَقِّنُ اَلْيَقْنُ نَافِعُو مَوْقِنُ الْأَمْرِ مِنْهُ اَلْيَقْنُ وَالْيَقْنُ لَا يُؤَقِّنُ

(نہضہ) ۲۷-۶-۲۰۰۹

(قانون ۳) دیکھ کہ ہر وہ واؤ جو معنوم فاعلہ کی جگہ ہو۔ اور اس کے بعد دوسری واؤ معنوم
 ہو۔ جائز ہو گا۔ کہ اس کو سہزہ سے تبدیل دیں۔ جیسے اَلْيَقْنُ اصل میں کہا ہے وَاقِفٌ

اور اُڑائی اصل میں کہ ہے۔ وُؤرئی اور اگر مکسور یعنی اگر اچھی اس واؤ کے نیچے زیر ہوگئی۔ اور اس کے بعد اند کوئی واؤ بھی نہ ہو۔ یعنی کہتے ہیں جائز ہوگا۔ اور یعنی کہتے ہیں جائز نہیں ہوگا۔ مفتوح میں جائز نہیں ہے اتفاق کے ساتھ۔ اور ایک شاذ ہے۔ اور اگر درمیان ایک کلمہ میں آ جائیں۔ واجب ہے کہ پہلی واؤ کو پہلے کے ساتھ تبدیل دیں۔ اگر مفتوح ہو۔ جیسے اس کا اصل جو جمع تکسر واصلہ ہے۔ واؤ کعبہ ا جو تفسیر واحد ہے۔

بدھ ۹-۷-۱

قانون دوسری پر واؤ آیا جو باب انفصال میں خا کلمہ کی جگہ آئے وہ واؤ یا بدل دیتے ہیں۔ پہلے یہ ہو۔ اس کو تا کے ساتھ تبدیل دیتے ہیں۔ اس کو بعد تا کو تا میں ادغام کرتے ہیں۔ جیسے اَتَقَرَّ يَتَقَرُّ اَتَقَادًا اَضَعُو مُتَقَدِّ۔ اور یہ حکم یا کلمے جیسے اَتَكْسَرُ يَتَكْسَرُ اَتَسَاؤًا اور اَتَسْمَرُ اور اَتَشْكَلُ تا کے ساتھ نہیں بدلا ہوا۔ جیسا کہ یہ بدلا ہوا ہے۔ اور اَتَشْجِدُ شاذ ہے۔

(صرف احوفا)

قَالَ يَقُولُ قَوْلًا نَقُولُ قَائِلٌ وَيَقِيلُ يُقَالُ قَوْلًا فَعَارَكَ مَقُولٌ أَلَا تَمْنَهُ
يَقِيلُ وَالْيَقِيلُ عَنْهُ لَا تَقِيلُ صَرْفَ ماضٍ معلوم۔ قَالَ قَائِلٌ قَالُوا أَفَرَأَيْتَ
يَقِيلُ قِيلًا قِيلُوا أَفَرَأَيْتَ بِسْمَلٍ معدون۔ يَقُولُ لَقَوْلَانِ يَقُولُونَ أَفَرَأَيْتَ
اسم صاغر۔ مَلَّ قَوْلًا قَوْلُوا اِقُولُ أَفَرَأَيْتَ۔ اسم فاعل قَائِلٌ قَائِلَانِ قَائِلُونَ قَائِلَةٌ
قَائِلَتَانِ قَائِلَاتٍ۔ اسم مفعول مَقُولٌ مَقُولَانِ مَقُولَةٌ مَقُولَتَانِ
مَقُولَاتٍ الطرف منه مَقَالٌ وَلَا لَامَ مَقُولٌ مَقُولَةٌ مَقُولَاتٍ۔ قَالَ
اصل میں قَوْلٌ قَوْلًا۔ واؤ اللہ ہو گیا۔ تو حال ہو گیا۔

لغۃ ۹-۲۰-۶

(قانون) پر واؤ اور یا جو متحرک ہو۔ حرکت لازماً کا ساتھ اور اس کے بعد الف تہم اللہ الن
صنیر آتھ حرف سکون جو لازم ہو۔ اور اس کا ماضی جو ہے پہلا کلمہ اس کا مفتوح ہو۔
اور وہ واؤ اور یا جو کہ۔ وہ صیغہ فہم کی پر محمول بھی نہ ہو۔ اور اس کا مصدر فعلی اور

فعلدن کے وزن پر بھی نہیں۔ اور اس کے لام کلمہ میں بھی تبدیلی نہ آئی ہے۔ اس کو الف سے بدل دیں۔ ہر شے میں منفرد مثبت میں پائی جائے گی۔ ایسی واؤ اور یا کو الف سے بدل دینے ہیں۔ جیسے قال اور بانج۔ اصل میں قول ہے اور بانج اصل میں بیج ہے۔
 نوٹ۔ واؤ کا مابیل مفتوح ہو تو امدس کو الف سے بدل دیتے ہیں۔ یا محذوب اک کا مابیل مفتوح ہو تو اس کو الف سے بدل دیں۔ اور بانج اصل میں بونج ہے۔
 ثابت۔ عضا ترص۔ اور حیل میں اور کو اس قطعاً میں واؤ سہلست ہے ہے۔
 کیونکہ حیل اور کو اس قطعاً میں جو واؤ ہے اس کی جو حرکت ہے وہ عارضی ہے۔ اور نقو کن میں یا الف سے نہیں بدلے۔ کیونکہ اس لئے اس کا مابیل جو ہے وہ مفتوح نہیں ہے۔ اور طعنوا ان میں۔ اور رخیان میں اعلان نہیں کیا۔ کیونکہ اس کے بعد الف شہ کا آیا ہوا ہے۔ اور عو میں اور ید علیان تو اعلیٰ نہیں کیا انہوں نے کیونکہ اس کے بعد الف صغیر کا آیا ہوا ہے۔ اور اغشیہ میں محول ہے اخشیہ پر اس وجہ سے ان کو آپس میں شبہ ہے۔ اور ہر فتح کا واجب ہونا ہے۔ اس کے پیلے لاحق پر۔ اور سوا میں اور یافن میں یا اور واؤ نہیں بدلی۔ کیونکہ ان کے بعد صرف سکن ہے جو لازم الوقوع ہے۔
 بخلاف اور علت اور علت ہے کیونکہ جو تا لازمی نہیں ہے۔

۵-۶-۷-۸-۹

فضل جائز ہے غور کور۔ عین اور اختوار میں تبدیلی نہیں کی گئی کیونکہ ان کا تعلق ان الفاظ کے ساتھ ہے۔ اس بنیاد پر ان کی کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ کیونکہ ان کا معنی ان کے ساتھ ملتا ہے۔ اور حیوان اور مؤتات میں سہلست رہی ہے کیونکہ اس کی مصدر فعلدن کے وزن پر ہے۔ اور صی کے مصدر فعلدن کے وزن پر ہے۔ اس کی کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ اور حبسہ میں سہلست رہی ہے۔ کیونکہ اس کے لام کلمہ میں تبدیلی نہیں ہوئی۔ قوی اور طوی میں۔ قوہ اور حوہ میں اس کو کلمہ ہے کیونکہ ہر صبیح ہے۔ اور یا قبل میں جوایہ ہے۔ شاذ ہے۔ قتل جو اصل میں قو کن ہوا ہے۔ قتل کرنا قو کن سے ہر فتح قو کن سے آئے۔ واؤ حرف علت کمزور ملتی۔ اس کی ضمیر پر حرکت نہیں انہوں نے اس کا و مشکل جانا۔

اس کے مابقی کو حذف اور واؤ کو گرا دیا۔ تو ثلث ہو گیا۔

(برہ) ۶-۲-۷-۸

سوال کس بے نقل کرنا ہوگا؟ ثلث ہوتے ہیں۔ (جواب) سکون نہ۔ اگر اپنے اصل پر رہتا۔ تو واؤ جو ہے وہ الف ہو جاتا۔ اور گرجاتا۔ اور کوئی دلیل نہ رہ جاتی واؤ کے حذف ہو جانے پر۔ اور اس طرح یقین جو اصل میں یقین ہوا ہے۔ بیعت سے ہوتے یقین یا کہ حرکت نقل کرے مابقی کو حذف نہ ہو۔ مابقی کی حرکت اپنے باوجود دو کن اکٹھے ہو گئے۔ یہی کو حذف کر دیا یقین ہو گیا۔ یا ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ واؤ اور یا الف ہو گیا ہے۔ اور گرجا ہے۔ اور ثلث میں علت کا مابقی ہے وہ مفہوم ہے ہم یقین میں مشکور کر دیا۔ (تساوی) ہر واؤ اور یا جو ثلث کی حرکت کے نقل مابقی میں الف ہو کر گرجا جاتا ہے۔ اس کی مابقی کی حرکت کو اس کے موافق کر دیتے ہیں۔ اور ثلث میں واؤ کی حرکت مابقی کو حذف کر دیا۔ واؤ کو الف میں تبدیل دیا جگہ دے گا گرا دیا۔

سوال۔ واؤ کو کچھ حذف کر دیا انہوں نے۔ جواب۔ ہر جگہ کرنا چاہا دو سکون اکٹھے آ جائیں۔ علی غیر عدم۔ اور علامہ نہ ہو۔ یہ سکون گرا دیتے ہیں۔ جسے ثلث۔ یقین۔ ولم یقل۔ قل۔ دلیع۔ یقین۔ اور لم یسمع۔ اور دلت ام حرکت۔ اور یقین ہے میں اگر دو حرف علت اکٹھے آ جائیں۔ اس طرح ہر حرف ہم نے ذکر کیا۔ بعد حرف اصل ہو۔ اور دسرا حرف زائدہ ہو۔ تو اصل کو حذف کر دیا جائے کیونکہ زائدہ جو ہوتا ہے۔ نہ لایا ہوا کرتا ہے۔ اور علامت کو حذف نہیں کیا جاسکتا۔ اور یقین ہے میں کہ دیکھ کر کو حذف کر دو کیونکہ جو زائدہ ہوتا ہے۔ نہ زائدہ ہوتی دار ہے کہ اس کو حذف کر دیا جائے۔ پس اس اختلاف پر۔ جو متعین ہے واؤ حذف ہوئی ہے۔ سب کے مطابق اصل زائدہ ہوئی ہے۔ اور دیکھ کر مطابق زائدہ گرا لیا گیا ہے۔

جملات ۶-۲-۷-۸

جان کہ حرکت عارض سکون کے حکم میں ہے۔ اور حرکت عارضی نہ ہوتی ہے۔ جو حرف حرکت کا مستحق ہو۔ وہ سکون ہونے کا حق دار تھا۔ تو اس کو حرکت کا دیا۔ ضرورت کے واسطے متحرک کر دیا انہوں نے یہ اس کی مثال ثلثی انکس اب اس میں لام جو اس کی تھا۔ آگے بڑھانے

نہیں جاسکتا تھا۔ اس لیے حرکت کی دی۔ اور ربع الثوب۔ ع ساکن تھا۔ اور اسی طرح ضرب
جس سے نہ نون پر واقع ہوئی ہے۔ درسم لازم پر۔ اور اسی طرح قولاً اس لیے کہ مبنی جو ہے
مستقبل کے امر اب کے تابع ہے۔ اور قولین جو ہے۔ قولاً پر محمول ہے۔ جو اس کا بیان
پہلے کر رکھا۔ اور کہ عو اللہ اور قبل الحی میں حذف نہیں کیا گیا۔ آخر لکھ کر حرکت دی ہے۔ کیونکہ
ان کا پہلا حرف جو تھا۔ مدد نہیں تھا۔ اور عنقریب اس کا حکم آ جائیگا۔

فعلی اصل میں قول تھا۔ واؤ کی حرکت ثانیہ کو دے دی پس واؤ ساکن اس کا ماقبل
مکسور اس واؤ کو یا کے ساتھ بدل دیا اس لئے تو پیش ہو گیا۔ (قانونہ) پہلے
واؤ اور یا جو مفوم یا مکسور فعل متصرف ہیں یا با فعل متصرف کے ساتھ فعلی ہیں۔ یا متوسط ہیں
یا حکم میں توسط ہیں اور اصل میں سلاحت نہیں ہیں۔ اور اس کا ماقبل مفتوح مدیہ اس
لی حرکت کو اٹھا کر پہلے کو دے دیے ہیں۔ (جسے) قیل اور یقیل اور یقول۔ یقیل۔ یقول۔ یقول
تر میون۔ یقول۔ یقیل اور اذوثر اور ائین میں اصل میں نہیں کیا گیا کیونکہ نہ
تو یہ فعل ہیں۔ اور نہ ہی متعلق فعل ہیں۔ اور یثری اور یثری اور یثری اور یثری اور یثری اور یثری
واؤ ماقبل کو نہیں دی۔ کیونکہ یہ اس کی سادہ ہے۔ اور یثری اور یثری اور یثری اور یثری اور یثری اور یثری
اور یثری ان صروف میں حرکت یا اور واؤ ماقبل کو نہیں دی۔ کیونکہ اصل میں یہ سلاحت رہیں
گئے۔ اور قولی میں واؤ کی حرکت ماقبل کو حرکت نہیں دی۔ کیونکہ اس کا ماقبل مفتوح
ہے۔ مگر یہ کہ ماقبل محمول میں اگر صرفاعت مکسور اور اس کا ماقبل مفوم پر حرکت کو نقل
کرنا لازم نہیں ہے۔ بلکہ حرکت کو حذف کر دینا۔ یعنی بود کے پڑھنا۔ میں جائز ہے۔ یقول
میں تیل۔ قیل اور قول اور من یقیل اور یقول اور اس کے سوا لازم ہے۔
یقال اصل میں یقول تھا۔ واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی۔ واؤ کو الف لڑا
انہوں نے تو یقال ہو گیا۔

انوار ۱۲ - ۷ - ۲ - ۹

(قانونہ) ہرفہ واؤ یا یا تے جو مفتوح ہو۔ اور فعل تعجب کے غیر
میں واقع ہوئی ہو۔ اور عین کلمہ کی جگہ ہو۔ اور دو ساکنوں کے درمیان ہو۔ لازمی طور پر تھیں
طور پر۔ اور ان کے بعد ہر طور پر ہو۔ نہیں گزرتے۔ اور لازم کلمہ کو اعلالی نہ ہوا ہو۔ اور یا حاضر معلوم میں
درست نہ رہیں ہو۔ اور اس کا اسم کلمہ افعلی کے وزن پر نہ ہو۔ اور اس کا پہلا حرف ساکن ہو۔

(اِثْمَل میں تبدیلی کرنا)

یہ ہر ہوا بد حرکت کے قابل ہو۔ اس کی حرکت کو نقل کر کے مابقی کو دے دیتے ہیں۔ اور واؤ اور یا کو الف کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ: **يُقَالُ** اور **يُبَاعُ**۔ اور **اِيْلَان** اور **اِسْتِيْعَان** اور **مُعَان** اور **مُسْتَعَان** ان میں کسی واؤ الف سے بدل ہوئی۔ اور کسی سے یا بدل ہوئی ہے۔ اور **مَأْ تَوَلَّ** میں نقل نہیں کی انہوں نے۔ کیونکہ فعل تعجب ہے۔ اور **يَصْوَرُ** اور **حَلِيَّة** میں اِثْمَل نہیں کیا گیا۔ کیونکہ میں کلمہ کی جگہ بد نہیں ہے۔ اور **أَقْوَال**۔ **أَقْوَال** اور **تَقْوَال** اور **مَقْوَال** میں اِثْمَل نہیں کی انہوں نے۔ کیونکہ۔ دو کلموں کے درمیان لازمًا اور تحقیقًا طور پر واقع ہوا ہے۔ اور **مَقْوَال** میں اِثْمَل نہیں کیا انہوں نے۔ کیونکہ اصل میں **مَقْوَال** ہوا ہے۔ اور **لَقِين** اور **لَمْ يَكُنْ** میں تبدیلی نہیں کی انہوں نے۔ کیونکہ۔ میان سکون جو ہے مع عارضی ہے۔ اور اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور **اِنْمَا ثَمَّة** اور **اِسْتِفْاضَة** میں الف سے یا کو بدل ہوا ہے۔ فعل کی موافقت کی وجہ سے اور اگر مانع قائم تھی۔ اور **أَشْرَدُ** اور **أَشْفَقُ** میں سمدت رہی ہے۔ کیونکہ یہ اَفْعَل کے وزن پر ہے۔ اور **أَخِي** اور **اِسْتَحْيَا** اور **اِسْتَمْنَى** میں سمدت رہی ہے۔ کیونکہ لازم کلمہ کی تبدیلی ہوئی ہے۔ اور **اِجْلُوذ** میں سمدت رہی ہے۔ کیونکہ اس کا ماضی ادغام ہے۔ ظاہر نہیں ہے۔ اور **كَاوَل** اور **تَقَاوَل** میں تبدیلی نہیں ہوئی کیونکہ اس کا ماضی حرکت کے قابل نہیں ہے۔ اور **أَمْوَر** اور **اِسْتَقْوَر** میں سمدت رہی ہے۔ کیونکہ اصل میں سمدت رہی ہے۔ جس طرح: **تَقْوَالُ** **أَعَارَ** **عَلَّ سَوَّ** **تَقْوَالُ** **عَارَ** اور **أَمْوَر** **عَلَّ قَوْل** **مِنْ مَقْوَل** **عَمُور**۔ **قَائِلٌ** اصل میں **قَاوِلٌ** تھا۔ واؤ کو پہنہ کے سے تبدیل دیا۔ تو **قَائِلٌ** ہو گیا۔ (بدھ) ۲۰۹-۲۱۰-۱۵۰

(قائونہ) ہر واؤ اور یا جو الف کے بعد اسم فاعل واقع ہو اور اصل میں سمدت نہیں ہوئے۔ اس کو پہنہ کے سے تبدیل دیتے ہیں۔ جیسا کہ **قَائِلٌ** اور **بَائِعٌ** اور **مُتَاوَلٌ** اور **مُبَائِعٌ** میں سمدت رہی ہے۔ کیونکہ اصل میں سمدت ہے۔ اور اس طرح **تَقْوَالُ** **عَارِزٌ** اور **عَارِزٌ** بناؤ دو کے اضماعہ پر۔ اور اس طرح ہر واؤ اور یا جو مخملاً علی کے الف کے بعد واقع ہو۔ اور اس کے پہلے کی حرف علت ہو۔ اور اس کے بعد حرف ساکن نہ ہو۔ تو اس کو پہنہ کے سے تبدیل دیتے ہیں۔ جیسا کہ **أَوَائِلٌ** اور

اور بَوَائِیْع اور مَعَايِش اور مَعَادِن میں سلاست ہے۔ کیونکہ اس کا ماہل الن
صرف علت نہیں ہے۔ (جہالت) ۱۶-۷-۲-۹

جان کہ اس سے پہلے حرف علت کا ہونا اصل کے بارے میں شہر ہے۔ اگر رائے ہو تو اس کے بارے
میں شہر نہیں ہے۔ اسی طرح تو کہے گا اَشْوَد میں اَسْوَد اور مَعَايِش اور مَعَادِن
میں صَبِيحَةٌ وَ مَغْرُورَةٌ اور طَوَّافٌ میں سلاست رہی ہے۔ کیونکہ اس واؤ کے بعد
صرف ساکن کے۔ اَلْيَاثِي مِنْهُ (یعنی احوفا یاں) بَايَعُ مَسِيحٌ بَيْعًا مَعْقُودًا بَائِغٌ
وَبَيْعٌ يَبَايَعُ۔ بَيْعًا فَذَلِكَ مَسِيحٌ الْاَمْرُ مِنْ بَيْعٍ وَالشَّرُّ عَنْهُ لَا يَبْغُ مَسِيحٌ
اصل میں۔ مَسِيحٌ تھا۔ یا کہ حرکت نقل کے ماہل کو کسی جیسا کہ پہلے گزر چکا۔ اس
کے بعد یا کے ماہل کو کسرہ دیا۔ اس کی مخالفت کیلئے۔ تو مَسِيحٌ ہو گیا۔

اور اس طرح ہر جو یا ساکن پر اور میں لکھا کہ جگہ ہو۔ اس کا ماہل معلوم ہو۔ تو اس کے
ضمتہ کو کسرہ سے بدل دیتے ہیں۔ مخالفت کیلئے۔ جیسے بَيْعٌ اور مَسِيحٌ۔ حشری۔ اور
طَوَّافٌ جیسے میں ضمتہ کو کسرہ سے نہیں بدلا۔ تاکہ ہر حرف پر جائے اس کے درمیان اور فاعل کی
صفت میں۔ جس کے کن اکٹھے ہو گئے۔ تو یا کو حذف کر دیا۔ پس واؤ کے کن اور اس کا
ماہل یکسو رہا۔ تو واؤ کو یا کر دیا۔ تو مَسِيحٌ ہو گیا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ مدح کا کو حذف
لکھا۔ انہوں نے جس طرح کہ پہلے اختلاف گزرا کہ۔ اور اس کے سے رائے زیادہ حق دار ہے کہ
اس کو حذف کیا جائے۔ اور اس کی مثل مَغْرُورَةٌ اور مَسِيحٌ ہے۔

اور مہوز الفاس۔ آيَاؤُ اَوْ بَايَعُوْا اَيْبُ وَالنَّهْيُ مِنْ لَانَاث
اور مہوز لام سے جَاءُ يَجِيئُ جَيْئًا وَمَهْمَا مَعُوْ جَاءُ وَيَتِيْ جَاءُ وَ جَيْئًا
فَعَدَا اَيْ جَيْئًا اَلَا شَرُّ مِنْهُ جَيْئًا وَالشَّرُّ عَنْهُ لَا يَجِيئُ جَاءُ اصل میں جَاءُ تھا۔
اور اس میں دو قول ہیں۔ اول (۱) وہ جو یا کو ہنزہ کے سے تبدیل دیا۔ جب کہ پہلے گزرا
اس کے بعد دو ہنزہ آئے مگر ک۔ آگے ان میں سے ایک یکسو رہا۔ تو مدح کو پاس بدل دیا۔
جیسا کہ گزر گیا۔ جس طرح قاضی میں تبدیل ہوئی۔ تو جَاءُ ہو گیا۔ اور یہ مَسِيحٌ کا قول ہے
(۲) دوسرے یہ کہ عین لکھ کو تبدیل کیا۔ انہوں نے جَاءُ لام کے تبدیل کرنے کے۔ دو ہنزہ

کے اکٹھا ہونے کی پسندیدگی کے وجہ سے اور یہ قول خطی ہے۔ تو اس کے بعد پیر قاضی کی (ج) کردیا انہوں نے تو جلیل ہو گیا۔ ۱۳۳۰ھ - ۸ - ۲۳۰ = ۹ - ۲ - ۱۱ - ۱۵ (پیشہ)

اور اسی لمبے پر پے خطایا۔ جو اصل میں خطا ہی نہیں تھا۔ فَعَالِلُ کے وزن پر، جیسا کہ ۵۰
تباس میں فَعَالِلَ کے ہیں جمع رکے۔ یا کو پہنہ سے بدل دیا۔ جیسا کہ گزر گیا۔ تو خَطَاۃً
ہو گیا۔ پھر پہنہ دسڑا کو بدل دیا گیا۔ تو خَطَاۃً وُثْقِلَ ہو گیا۔ پھر پہنہ بکسورہ جو ہے اک کو
یا سے بدل دیا۔ جو یا مفتوحہ ہے۔ تو خَطَاۃً یُسْ ہو گیا۔ پھر دسڑی یا کو الف سے بدل
دیا۔ مگر کھوئے کن و ص سے۔ اور اس کا ما قبل مفتوح ہونے کے۔ تو خَطَاۃً یُسْ ہو گیا۔
جیسا کہ تباس چاہتا ہے۔ جیسے مَخَاۃً اور یہ قول سیموئیل کا ہے

فخیل کے قول کے سنیے کو بچانے کے لیے بد لجنے لگے۔ اور پاکر سینہ نہ لے جگہ لائے۔ تو اس کا
سے تدبیر کچھ کہا گیا یہ جو عطا یا کے ساتھ کیا تھا۔ اور تعلیمیں پوسر کا جو کچھ یاد کر لے
ہیں۔ اور گردنیں ان بالوں کے خوف و یخافت و یاب و یہار و اور کھال کے قول اس
تہا میں یہ ہیں۔ اور اس طرح ان کے ساتھ تدبیر بالوں پر۔

جس طرح کہ باب افعال اِنْفَعَتْ اِغْنَيْتُ غَوَّوْ سَفِهْتُ وَاغْنَيْتُ
اِغْنَيْتُ اِغْنَيْتُ فَمَا اَكْتَمَغَاتُ اَلَا تَرِيْنَهُ اِغْنَيْتُ وَالنِّسْ عَنَّا لَانْفَعْتَ رَا
اَحْيَيْتُ اور اَعْيَيْتُ اور شاذ ہیں ۔ اِغْنَيْتُ اصل میں اِمْنَوْاْنَا تھا
واؤ کی حرکت کو نقل کر کے ماہل کو کھڑکی ، واؤ کو الٹ کر دیا ، اس کے بعد دوکان
اکثر آگئے ۔ بدلے کو حذف کر دیا ، اور اس کے عوض اس کے آخر میں تالے آئے تو
اِغْنَيْتُ ہو گیا ۔ (قانون) ہر حرف جو مصدر میں سابق
ہو بجز التثانیۃ منون کے ، تو اس کے بدلے اس کے آخر میں تالے آتے ہیں۔ جیسا کہ
عَدَّةٌ مِسْعَةٌ اِغْنَيْتُ اور اِسْتَيْفَکْتُ

12-1-199 5

اور باب الاقتران سے اِتَمَارَ یَحْتَارُ اَنْضِیَارًا۔ فَعَوَ مَحْتَارًا اَلَا تُرْ
یَعُو اَلْاُتْرَ وَ اَلْبَیْ مِنْهُ اَلَا تُکْثِرُ اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں میں ایک 24 آیت

مگر جو اسم فاعل ہے وہ عین کا کسرہ سُفْتُعِلَ کے وزن پر ہے اور اس مفعول میں
 مفتوح سُفْتُعِلَ کا وزن پر ہے۔ (اور باب الانفعال سے) اِنْقَادُ
 يَنْقَادُ اِنْقِيَادًا فَعُوْ مُنْقَادًا اَلْاَثَرُ مِنْهُ اِنْقَادٌ وَالْمِنْهَى مِنْهُ لَا تَنْقِدُ اور باب
 الاستفعال سے۔ اِسْتَعَانَ يَسْتَعِيْنُ اِسْتِعَانَةً فَعُوْ مُسْتَعِيْنٌ اَلْاَثَرُ
 مِنْهُ اِسْتَعُوْ وَالْمِنْهَى مِنْهُ لَا تَسْتَعُوْ رِهَا اِسْتَعُوْذُ يَسْتَعُوْذُ بِهٖ شَادِ ہے
 اور کسر بابوں میں اجوف کے باب سے تبدیل نہیں آتی۔ جیسا کہ باب التفعیل سے
 كَوَّلَ يُكْوِلُ تَحْوِيلًا فَعُوْ مُكْوِلٌ اَلْاَثَرُ مِنْهُ كَوَّلٌ وَلِلْمِنْهَى عَنْهُ لَا تَكْوِلُ
 اور باب التفعیل سے۔ تَحَوَّلَ يَتَحَوَّلُ تَحَوُّلًا فَعُوْ مُتَحَوِّلٌ وَتَحَوَّلَ يَتَحَوَّلُ
 تَحَوُّلًا فَذَلِكَ مُتَحَوِّلٌ اَلْاَثَرُ مِنْهُ تَحَوَّلٌ وَالتَّحَوُّلُ عَنْهُ لَا تَتَحَوَّلُ اور باب
 اِسْمًا عَلَيْهِ سے۔ نَآوَلَ يُنَآوِلُ مُنَآوَلَةً فَعُوْ مُنَآوِلٌ وَتَوَوَّلَ يُتَوَوَّلُ
 فَذَلِكَ مُنَآوِلٌ اَلْاَثَرُ مِنْهُ تَوَوَّلَ وَالتَّوَوُّلُ عَنْهُ لَا تَتَوَوَّلُ اور باب التفاضل سے
 تَبَاوَلَا يُتَبَاوَلَانِ فَعُوْ مُتَبَاوِلَانِ اَلْاَثَرُ مِنْهُ تَبَاوَلَا وَالتَّبَاوُلُ عَنْهُ لَا تَتَبَاوَلَانِ
 اور اس مقام پر صرف الناقص دُعَاؤُكُمْ دُعَاءُكُمْ وَدُعُوَّةٌ وَدُعُوَّةٌ
 وَدُعُوَّةٌ فَعُوْ دُعَاؤُكُمْ دُعَاءُكُمْ فَذَلِكَ مَدْعُوُّ اَلْاَثَرُ مِنْهُ دُعَاؤُكُمْ
 وَالتَّحْوِيلُ عَنْهُ لَا تَتَحَوَّلُ دُعَاءُكُمْ اصل میں دُعَاوُكُمْ اور کو سہزہ کر دیا تو
 دُعَاؤُكُمْ ہو گیا۔ (تقابلوں) ہر وہ واؤ اور یا جو کہ
 الف کے بعد واقع ہو۔ اور یا طرف میں واقع ہو تو اس کو سہزہ کہے تو بدل دیتے ہیں
 جیسا کہ دُعَاءُكُمْ اور مَدْعَاؤُكُمْ اور سِقَاؤُكُمْ اور سَقَاؤُكُمْ اور مَدْعَاؤُكُمْ اور سَقَاؤُكُمْ
 میں تبدلت ہیں ہے۔ کیونکہ ہر وہ ایک طرف سے واقع ہے نہ طرف کے حکم میں ہے۔ اور
 دایہ جمع رائیۃ میں تبدلت ہیں ہے۔ کیونکہ اس کا مائل پہلے سے ہے الف سے
 بدل گیا ہے۔ زائدہ نہیں ہے۔ یَدْعُوْكُمْ اصل میں یَدْعُوْكُمْ تھا۔ واؤ کو ساکن
 کر دیا۔ تو یَدْعُوْكُمْ ہو گیا۔ (تقابلوں) ہر وہ واؤ اور یا جو ایک طرف سے مفعول یا
 مفعول پر اس کو ساکن کرتے ہیں۔ اور اس کی حرکت کو حذف کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ
 یَدْعُوْكُمْ اور یَدْعُوْكُمْ اور دَاعٍ اور دَاعٍ اور کُنْ یَدْعُوْكُمْ اور کُنْ یَدْعُوْكُمْ

اور اُجیو ادا میں اس کے لیے کیا کیونکہ نہ مفہوم ہے اور نہ مکسور ہے۔
 ح میں اصل میں ح یو تھا۔ واؤ کو یا کر دیا۔ تو ح میں ہو گیا۔
 قانون۔ ہر واؤ کہ اس کا ماثل مکسور ہو۔ اور پانچ جملوں
 پر واقع ہو۔ اس کو یا کا سہ بدل دیتے ہیں۔ (۱) اول وہ جو ہر واؤ جو ظاہر
 ہو۔ اس کا ماثل مکسور ہو جیسا کہ یشیران جیسا کہ کمر (۲) قدر ادا
 لام کلمہ کی جگہ ہو۔ اور اس کا ماثل مکسور ہو۔ جیسا کہ ح میں۔ اور ح یو
 رضیہ رضیہ اور ذالعیہ اور ذالعیہ (۳) وہ جو ہر واؤ مصدر میں
 ہو۔ اور اس کا ماثل مکسور ہو۔ تو اس واؤ کو الف کے سہ بدل دیتے ہیں۔ جیسا
 کہ قائم قیام اور قائم میں قوا میں سمدت میں ہے۔ کیونکہ اس کے
 فصل میں سمدت میں ہے۔ رہا حال کھولنا شاذ ہے۔ (۴) وہ جو جمع
 میں ہو۔ اور اس کے واحد میں سمدت نہ ہو۔ جیسا کہ ویاڑ اور شیرہ
 جمع کو اور ادا تارک اور ظوال جمع کھیل میں سمدت میں ہے۔ کیونکہ
 اس کے واحد میں سمدت میں ہے۔ (۵) وہ جو ہواو جو جمع میں ہو اور
 واحد میں ساکن ہو۔ اس کے بعد جمع الف ہو۔ جیسا کہ حیاض جمع صوفی رہا۔
 شیرہ جمع کو ہر شاذ ہے۔
 اذع اصل میں اذع تھا
 واؤ کو حذف کر دیا۔ تو اذع ہو گیا۔
 نسخہ ۱۸-۸-۲۰۰۹

قانون ہر واؤ اور یا جو طرف میں ہو۔ فصل منارم کے اگر جازم آئے تو اس
 کی وجہ سے گر جائے گا۔ جیسا کہ لم یذع لم یترم۔ لم یخشن۔ اور اذع
 ایشرافش گردان۔ ماضی معلوم۔ کما کلموا کلموا۔ دلت
 کلموا اصل میں دعووا تھا۔ واؤ کی حرکت نقل کر کے اس کے ماثل کو دیا۔
 اس کے بعد در ساکن جمع ہو گئے۔ پہلے کو حذف کر دیا اپنوں نے دعووا ہو گیا۔ واؤ کو
 یا کے ساتھ بدل دیا۔ کیونکہ وہ وسط کا حکم میں ہے۔ کیونکہ اس کے ضمیر مفعول
 متصل کلمہ کا حکم میں ہے۔ پس جو کچھ پہلے ہو گا۔ وہ وسط کا حکم ہو گیا۔ دلیل

اس پر کہ جو ضمیر مفعول متصل لکھے کے حصہ کا حکم میں ہے کہ جیسے مفعول کی ضمیر متصل
اس کے ساتھ ملے ہوئے ہے۔ تو ان دونوں کے درمیان فاصلہ جو ہے۔ وہ درست نہیں ہوتا۔
جیسے ضَرْبَتْکَ میں نہ تجھ مارا۔ مستقبل معلوم۔ یَزْعُمُو۔ یَزْعُمُوَانِ۔ یَزْعُمُونَ
اس میں جمع مذکر اور مؤنث ایک طریق سے آتے ہیں۔ مگر ہر واؤ جمع مذکر کی ضمیر ہوا کرتی ہے۔
اور لام کلمہ ہوا کرتی ہے۔ تمام مؤنث میں جو یے یَفْعُولُن کے وزن پر۔ اور مذکر یَفْعُولُن
پر۔ اور اس کا جمہول یَزْعُمُوَانِ۔ یَزْعُمُوَانِ۔ اصل میں یَزْعُمُوَانِ تھا۔ واؤ
کو یا کر دیا تو یہ بیان ہو گیا۔ (قالون)

میں ہے۔ جب وہ واؤ جمع لکھے میں آجائے یا اس کے زیادہ اور اس کی جیسے حرف کی حرکت
ہے وہ اس کے مخالف ہو۔ تو واؤ کو یا سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے کہ یَزْعُمُوَانِ۔ یَزْعُمُوَانِ
أَعْلَمْتُ۔ أَعْلَمْتُ اور أَعْلَمْتُ اور أَعْلَمْتُ۔ مُتَعَلِّمَانِ۔ اور مُتَعَلِّمَانِ
میں واؤ کو یا لکھے ساتھ نہیں بدلا گیا۔ کیونکہ اس کا ما قبل حرکت نہیں ہے۔ رہا شِکَايَتِهِ میں
واؤ جو ہے یا سے بدل ہوئی ہے۔ حکایت پر محمول ہے۔ اسی طرح مصدر میں اس کا
وزن پر ناظفوں کے ساتھ خاص ہے۔ مگر نادر طور پر۔ جسا کہ حَمَايَتِهِ۔ سِرِّ اِيْمَتِهِ
حَمَايَتِهِ۔ حَمَايَتِهِ۔ حَمَايَتِهِ اور حَمَايَتِهِ اگر دیکھو واؤ آگے نہیں اس وزن پر تو اس واؤ
کو بھی یا سے بدل دیتے ہیں۔ تاہم شکل میں مختلف نہیں ہو۔ اور یہ اس کی مثل ہے کہ بعض لوگوں نے کہا ہے۔
کَثِيرٌ نَتَّ اصل میں کَثِيرٌ نَتَّ تھا۔ واؤ کو یا کے ساتھ بدل دیا۔ کیونکہ یہ وزن اجوف کے
مصدر میں یا کے ساتھ غالب طور پر آتا ہے۔ چنانچہ یَمْلُكُوْنَ وَبَشَرُوْنَ اور اس کے سوا۔
پس جو واؤ کے ساتھ آئے گا۔ تو اس کو یا کے ساتھ بدل دیا جائے گا۔

مستقبل مفعول بالون ثقیلہ یَزْعُمُونَ اس کا جمہول یَزْعُمُونَ + یَزْعُمُونَ اصل
میں یَزْعُمُونَ تھا۔ واؤ الف ہو کر گئی۔ اور جب نون ناکبہ ثقیلہ اس کے ساتھ آگیا۔
لوزن امر میں گر گیا۔ دو سکرن جمع ہو گئے۔ واؤ اور نون مدغم اور واؤ کو صمد دے دیا تو
یَزْعُمُونَ ہو گیا۔ (قالون) ہر جگہ جہاں دو سکرن اکٹھے ہو جائیں۔ اپنی حد کے سوا
اور ان میں سے پہلی واؤ جمع کی واؤ ہو اس کے ساتھ ما قبل کی حرکت۔ اس کے مخالف ہو۔ تو اس کو
بدلیں جائے ہوتا ہے۔ جسا کہ دَعَاكَ اللّٰهُ فَلَا تَحْشَوْاْ النَّاسَ۔ تَزِدْ عَيْنَکَ اَصْل

میں تَدْعُوْنَ تَمَّا۔ وَاَوَّلُ الْفَسْطِکِ رُکْرُکْ۔ تَدْعُوْنَ تَمَّا۔ جب نون تکبیر تعلیم آئے ہو گئے
 نون الزاں کر گیا۔ اس کے بعد دو ساکن اکٹھے ہو گئے۔ یا اور نون مدغم اور ان سے تیر طرف
 مدہ نہ تھا۔ یا کو حرکت کروا دی جیسا کہ اصل ہے۔ اس طرح ہیں۔ اور اس کا ذکر غریب
 آئے گا ان شاء اللہ

پشتہ ۲۲ - ۸ - ۲ - ۹

فعل حیر مستقبل مرفوع۔ کَمُ یَزِجُ اس کا مجہول کَمُ یَزِجُ مستقبل مرفوع
 نون کے ساتھ کُنْ یَزِجُوا اس کا مجہول کُنْ یَزِجُوا اس کا مجہول معلوم یَزِجُ
 اس کا ظرف مرفوع اَدْعُ اس کا مجہول اَدْعُ اس کا مجہول یَزِجُ۔
 اس کا ظرف مجہول یَزِجُ اس کا مجہول یَزِجُ۔ لَدْعُ یَزِجُ اس کا مجہول یَزِجُ۔
 لَدْعُ یَزِجُ اس کا ظرف معلوم اَدْعُ اس کا مجہول یَزِجُ۔ لَدْعُ یَزِجُ اس کا
 فاعل دَاعِ اسم مفعول۔ یَزِجُ۔ مَدْعُوْا اس میں مَدْعُوْا تھا۔
 اول واؤ کو دیکھ کر واؤ میں ادغام کر دیا۔ مَدْعُوْا ہو گیا۔ یہ جگہ جہاں دو حرف
 ایک طرح کے آئے آجائیں۔ اول کو دوم میں ادغام کر دیتے ہیں۔ اور غریب اس کا حکم آجائے
 گا۔ معنایں ان گزراؤں میں ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ناقص بائی سے اور مہموز العین سے یہ ناقص بائی ہیں اور مہموز العین بھی
 لَمَّا یَزِیْ تَرُوْنَهُ فَعُوْا رَا یَزِیْ تَرُوْنَهُ فَعُوْا رَا یَزِیْ تَرُوْنَهُ فَعُوْا رَا
 رُوْا وَالنَّسْ مَنَ۔ لَمَّا تَرُوْنَهُ اس میں تَرُوْنَهُ تھا۔ واؤ کو یا کر دیا۔ اور یا کو
 یا میں ادغام کر دیا۔ اس کا ماقبل مکتور کر دیا۔ تَرُوْنَهُ ہو گیا۔ (نانون)
 یہ جگہ جہاں واؤ اور یا اکٹھے آجائیں ایک کلمہ میں۔ اور ان میں سے پہلا ساکن ہو جائے
 اور ان میں سے پہلے سے تبدیل شدہ نہ ہو۔ اور یہ کلمہ افعول کی تصغیر میں نہ ہو۔ اس واؤ کو
 یا کر دیتے ہیں۔ اور یا کو یا میں ادغام کر دیتے ہیں۔ اور اگر ان کا ماقبل ضمیمہ سمعہ ان
 کو کسرہ دیتے ہیں۔ جیسا کہ فَرَسٌ وَاسْتَدَّ وَاسْتَدَّ + اور بُولِغُ۔
 دِثْوَانٌ میں واؤ کو یا نہیں کہیں گے۔ کیونکہ واؤ بول ہے الف سے پہلے میں اور پاک
 بدلے ہوئے ہے۔ واؤ سے اور دوم میں + اور اُسٹوڈ میں ادغام ہوا

کیا گیا۔ کیونکہ اس وقت کی تصنیف ہے۔ جو افعال کے وزن پر ہے۔ رہا حیوۃ۔ صیوان
پیشاد میں۔ اواخر ۲۳-۸-۲۰۰۹

ماضی کی گردان سے۔ رآی۔ رآیا۔ زعمی زبیا مستقبل معروف میرای اس
کا مجہول میری مستقبل معروف بالزن تثنیه یرین مجہول یرین اس غائب
معلوم لیر۔ لیر یا لیر ذی۔ مجہول اس کا اسر حاضر معلوم کر۔ ریا۔ رُوا اسر فاعل
لا ر لیر اہ اسر حاضر بالزن تثنیه یرین مبنی غائب معلوم لا یرا اسر اسی تباہیں پر
مجہول اسم فاعل رآی اسم معلوم مَرَّیْن اور یہی جو تعلیل کی جا چکی ہیں۔ مفعول مذکور
جب ان جو اس کو سامنے رکھو۔ تو لفظ اسر مشعوب کے باب جو ہیں۔ پورے ہو جائیں گے
ظاہر صورت اختیار کر جائیں گے۔ باب افعال سے اُفْلَحْ لُفْلَحْ اِفْلَحُوا فَعُولُ

مُفْلِحٌ اَلَا تُرْمِئُ اُفْلِحْ وَاللّٰہِیْ عَلَیْہِ اَلَا تُفْلِحْ وَفِیْہِ اَلَا تُفْلِحْ اِلَیْہِ اَلَا تُفْلِحْ اِلَیْہِ
فَعُولٌ وَاَوْفَلِیْ یُفْلِحْ اِلَیْہِ اَلَا تُفْلِحْ اِلَیْہِ اَلَا تُفْلِحْ اِلَیْہِ اَلَا تُفْلِحْ اِلَیْہِ
میسوز العین اشی یضی اشاء فَعُولٌ وَاِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ
وَالِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ
حرفی اَلَا تُرْمِئُ اِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ اِیْہِ
سینہ تو حذف کرنا کے باب۔ باب التفعیل کے باب سے۔ یَجْعَلُ یَجْعَلُ یَجْعَلُ

اس کے مصدر باب ناقص اور میوز اللام سے تفعیل کے وزن پر لیا آئے ہے۔ ہے تَنْبِیْہُ
وَتَبْرِأۃً وَتَشْرِأۃً وَتَشْمِیۃً اور باب التفاعلیۃ سے۔ نَاطِلٌ یُنَاطِلُ نَاطِلٌ
اور باب افعال سے اَتَمَّوْا یُتَمَّوْنَ اِغْتَرَاوْا اِغْتَرَاوْا اور باب افعال سے اِنْقَضٰی
یَنْقَضِیْ اِنْقَضٰی اور باب لَفْعٌ سے تَنْبِیْہُ تَنْبِیْہُ تَنْبِیْہُ تَنْبِیْہُ تَنْبِیْہُ
تَنْبِیْہُ تَنْبِیْہُ تَنْبِیْہُ تَنْبِیْہُ تَنْبِیْہُ تَنْبِیْہُ تَنْبِیْہُ تَنْبِیْہُ تَنْبِیْہُ تَنْبِیْہُ

تَنْبِیْہُ تَنْبِیْہُ تَنْبِیْہُ تَنْبِیْہُ تَنْبِیْہُ تَنْبِیْہُ تَنْبِیْہُ تَنْبِیْہُ تَنْبِیْہُ تَنْبِیْہُ
(مقالوں) پر واؤ جو اسم ممکن ہیں ایک طرف واقع ہو۔ اور اس کا ماضی معلوم ہو اس
واؤ کو یا کے ساتھ تبدیل دینے ہیں۔ اس کے بعد اس کے ماضی کو کسرہ کے ساتھ تبدیل دینے ہیں۔ کیونکہ
میرا جو ایک طرف ہو۔ اس کا ماضی معلوم ہو۔ اس کو کسرہ کے ساتھ تبدیل دینے ہیں۔ چنانچہ

میں ادغام کر دیا۔ دوسری حالت میں ادغام کر دیا۔ مگر ہو گیا۔ (مقالوں) ہر جگہ نحو
 صرف متحرک ایک جنس کے جمع ہو جائیں۔ خواہ وہ لاسم لود ہر ہر یا وہ مخرج لود ہر
 متغارب ہوں۔ یا اول ان میں سے نہ کن ہوں۔ یا حکرا متحرک ہو۔ اور ایک ان
 میں سے زائد برائے الحاق کیلئے ہوں۔ اور ان کا قبل صرف مدغم ہوں۔ اور ایک ان
 میں بدل ہوا نہ ہوں۔ اور کلمہ مشابہت سے خالی ہو۔ تو اس وقت پہلے کو مگر نہیں
 ادغام کر دینا چاہیے۔ جیسا کہ کتباً رَبِّ سُبُّ وِشْت اور عُدَّت اور
 مَدَّد اور سَبُّ میں ادغام نہیں کیا گیا۔ کیونکہ ان کا کلمہ جو ہے اشتباہ ہونے سے خالی
 نہیں ہے۔ اور قَوْل میں ادغام نہیں کیا انہوں نے۔ کیونکہ اس کا پہلے سے ہی بدل ہوا
 ہے۔ اور مَدَّن اور فَرَزْن میں ادغام نہیں کیا گیا۔ کیونکہ دوسرا صرف وہ متحرک نہیں
 ہے۔ اور قَعْدَد اور شَمَلَل میں ادغام نہیں کیا گیا۔ کیونکہ دوسرا حرف زائد ہے۔ الحاق
 کے لئے۔ اور قَبَب میں بھی ادغام نہیں کیا انہوں نے۔ کیونکہ ان کا قبل پہلے ہی مشدّد
 ہے۔ اور تشنزل میں ادغام نہیں کیا انہوں نے۔ کیونکہ یہ دونوں حرف جمع ہیں۔ لازمی نہیں
 ہیں۔ اور کھیں میں ان میں سے جہاں متحرک ہوں دیکھا جاسکتا ہے۔ اور بدلہ جاسکتا
 ہے۔ ادغام بھی جائز ہے اور اظہار بھی جائز ہے۔ بخلاف اس کے جو مگر میں بدلہ اس کا سکون
 ہے۔ ادغام واجب ہو گیا۔ جان کہ ہر جگہ دو حرف ایک جنس
 سے اکٹھے آجائیں۔ تو ان میں سے ایک ہر لے سے تخفیف کرتے ہیں۔ ادغام کے ساتھ۔ جیسا کہ کہا
 گیا ہے۔ اور حذف کے ساتھ اور ہم دو قسم کا ہے۔ سماعتی۔ جیسا کہ ظلمات جوامل
 میں ظلمات تھا۔ اور قیاسی تشنزل تھا۔ جوامل میں تشنزل تھا۔ اور بدلہ
 کے ساتھ۔ اور ہم بھی دو قسم پر ہے۔ سماعتی۔ جیسا کہ وَقْدُ خَابَ مِنْ دَشْمَا
 کہ جو اول میں دَشْمَا تھا۔ اور قیاسی۔ جیسا کہ شِئْرَازْ کہ طرح ہے جوامل
 میں شِئْرَازْ تھا۔ اور دیشمائی جوامل میں دِشْمَاشْ تھا۔ اور
 دیوان جوامل میں دیوان تھا۔ تقویٰ کا کہ مانند تھا۔ جوامل میں تقویٰ تھا
 ادغام نہیں کیا ہے۔ کیونکہ بدلہ دینا مقدم ہے ادغام پر۔ ایک حرف جو اس پر دو حروف
 لگاؤ آسکتے ہیں۔ اور یکے جوامل میں یکدھ تھا۔ وال کے حرکت نقل کر کے

ما قبل کو دے دی۔ پھر دال کو دوسری دال میں ادغام کر دیا تو میثہ ہو گیا۔

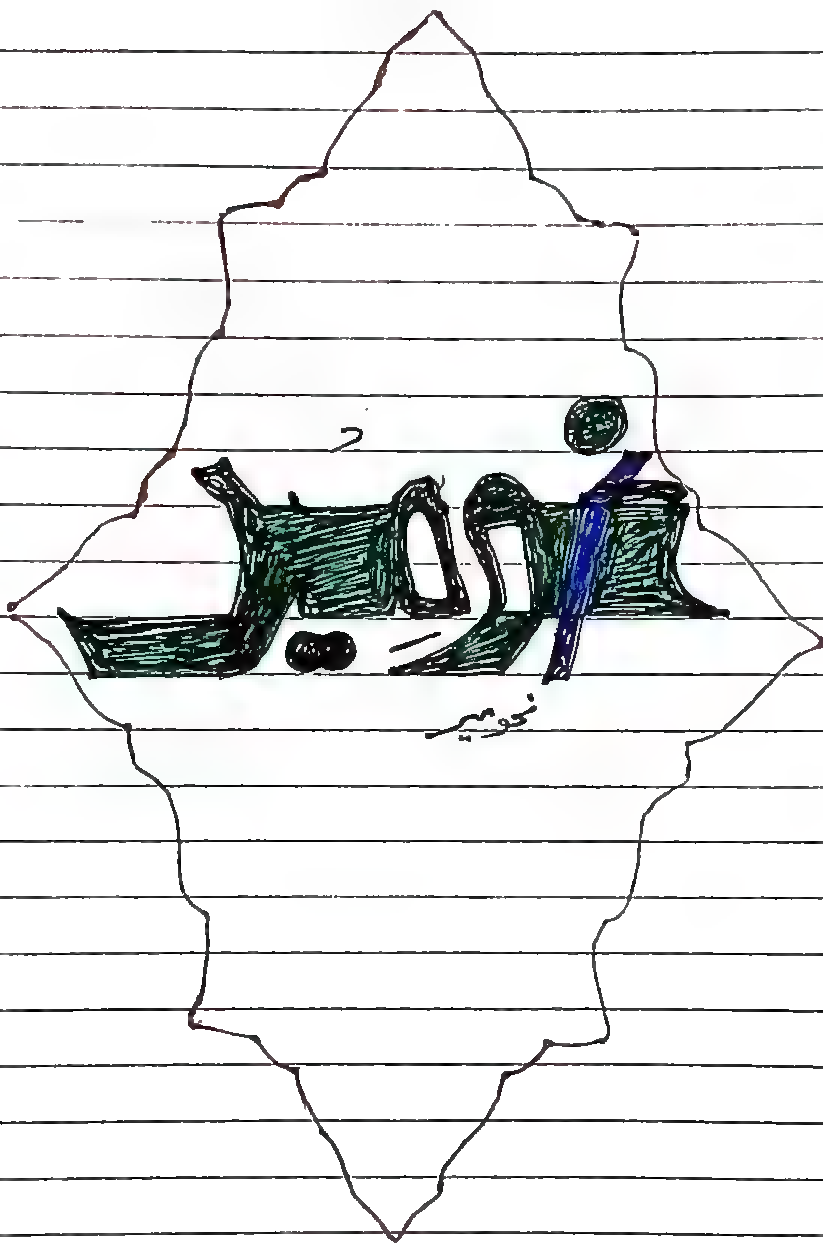
منگل ۹-۲-۸-۳۵

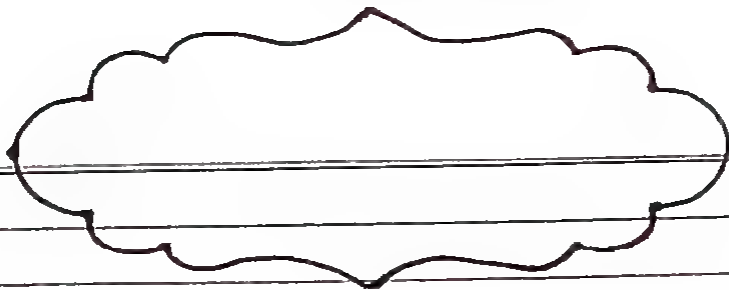
(قانون) ہر جگہ دوسری حرف سے اکٹھے آجائیں۔ ان کا ما قبل ساکن ہو۔
 بیسے حرف کی حرکت اس کے ما قبل کو دینا چاہیے۔ میثہ اور یقلل کر اصل میں میثہ اور
 اور یقلل تھا۔ بیسے حرف کی حرکت کو ما قبل کو دے دی اور عین کلمہ کو اول لام کلمہ کو
 ادغام کر دیا۔ میثہ اور یقلل ہو گیا۔ مگر اصل میں اُشد تھا۔ میں دال
 کی حرکت ما قبل کو دے دی۔ نیزہ کو حذف کر دیا۔ ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے اور لام
 کلمہ کو حرکت نہ دے دی۔ اس کے بعد ادغام کر دیا تو مژ ہو گیا۔ (قانون)

ہر جگہ جو دوسری ساکن جمع آجائیں۔ اپنی غیر حد پر۔ اور ان کے سلا حرف مڑے نہ
 ہو۔ تو حرف کی آخری حرف کو حرکت کدیتے ہیں۔ اور اصل اس میں کسرہ ہے۔ مگر
 کس عارض کی وجہ سے۔ واد جمع کو صنف دیا جاتا ہے۔ سے یفتر و ن اور فتح
 دیا جاتا ہے الم الله اور مشوں و جس جائز ہو جاتی ہیں۔ کسرہ تبدیل ہے میں کسوف
 و اصل ہے۔ اور فتح اس لئے دیا جاتا ہے کیونکہ اس میں آسان ہے۔ اور صنف دیا جاتا
 ہے اتباع کے لئے۔ مگر یہ کہ جب اس کو صنف غائب دے ہے غائب کی۔ تو اس صورت میں
 صنف پہلے دیا جاتا ہے۔ سے مژہ اور فتح مکرر صورت میں دے جاتا ہے۔ سے
 مژہ دے اکثریت کے قانون کے مطابق۔ اور یہ نہیں ہونا مگر ایک ہی طریقہ کا مطابق۔

اور مژہ کسرہ کے ساتھ ہیں آتا ہے تلیل طور پر۔ جان کر ادغام کے بہت بار
 احکام ہیں۔ اگر تفصیل سے بیان کیے جائیں تو یہ باب اس کا احوال نہیں رکھتے۔ اس
 وجہ سے ان کو جمع دیا گیا ہے۔ اور جان تو کہ اللہ تعالیٰ تعجب پر استہ کو بارہ
 اندعال کی تا مختص احکام کے ساتھ۔ جن کو نہیں لیا جاسکتا۔ جس طبع سے
 ذکر دیا۔ اور ثابت جو یہ وہاں طور پر بیان کرتے ہیں۔ لہذا ہم نے ان کو ذکر کرنا
 شروع کر دیا ہے۔ جان کر اسے تعالیٰ تعجب تک بحث کرے۔

کہ جب خا کلمہ کی جگہ۔ باب افتعال میں۔ حروف مطبقہ میں سے کوئی
 آجائے۔ وہ یہ ہیں۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ت۔ کو ظار سے بدل دیتے ہیں۔





صفحہ	تفصیل	صفحہ	تفصیل	نمبر شمار
۱۰۲	فلاصہ	۲۰	لفظ کی اقسام	۱
۱۰۵	جملہ کی اقسام (جمل)	۲۱	جملہ کی اقسام	۲
۱۰۶	تسمیہ	۲۲	اسم فعل صرفہ کی علامات	۳
۱۰۹	علم النجوم منظوم	۲۳	معرب و منبئی کا بیان	۴
۱۱۲	بحث جملہ و کلام	۲۴	اسم غیر متکثر	۵
۱۲۳	شرح مائتہ عامل منظوم	۲۵	اسم معرفہ و نکرہ	۶
۱۵۰	شرح مائتہ عامل ملا جلی رح	۲۶	اسم مذکر و مؤنث	۷
		۲۷	واحد تشبہ - جمع	۸
		۲۸	اسم کے المرباب	۹
		۲۹	فعل مضارع کے المرباب	۱۰
		۳۰	عوامل المرباب کی اقسام	۱۱
		۳۱	صرفہ عاملہ کا بیان	۱۲
		۳۲	افعال کا عمل	۱۳
		۳۳	اسماء عاملہ کا بیان	۱۴
		۳۴	عوامل معنوی کا بیان	۱۵
		۳۵	توابع کا بیان	۱۶
		۳۶	منصرف و غیر منصرف	۱۷
		۳۷	صرفہ غیر عاملہ کا بیان	۱۸
		۳۸	فائدہ ظاہر	۱۹

Amir

۱۵-۷-۲۰۱۰
۲-۸-۱۳۳۱
am: ۹:۳۱
(ایروز جمعرات)

(نحو میر)

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلاة والسلام على خير خلقه محمد وآله أجمعين ۞

حدوثنا کے بعد بڑاں جاں کر راہنائی کرے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کہ یہ مختصر ہے معنیوں علم نحو میں تاکہ ابتدائے طالب علم کو لغت کے مفردات کو حفظ کرنے کے بعد اور اشتقاق کی معرفت علم صرف کی جو ٹیپٹات ہیں ان کو محفوظ کرنے کے بعد آسانی کے ساتھ عربی کی ترکیب کی کیفیت کی طرف راستہ دکھاتی ہے۔ اور جلدی مقرب اور مبینہ کے پہنچانے میں اور پڑھنے کے مثل کے میں طاقت دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ اور اس کی مدد کے ساتھ

فصل ہفتم لفظ جان کہ عربی زبان میں استعمال کیا جانے والا لفظ دو قسم پر ہے۔ (۱) مفرد (۲) مرکب۔ مفرد ایسا لفظ ہوتا ہے۔ جو تنہا دلالت کرتا ہے ایک معنی پر۔ یہ لفظ مفرد کی تفسیر یہ ہے۔ اور اس کو کلمہ کہہ جاتا ہے۔ اور کلمہ تین قسم پر ہے۔ (۱) اسم جیسے رَجُلٌ۔ (۲) فعل جیسے ضَرَبَ (۳) حرف جیسے ضَلَّ جس طرح کہ علم لفظ میں معلوم ہو چکا ہے۔

رہا مرکب وہ ایسا لفظ ہوتا ہے جو دو یا دو سے زیادہ کلموں سے حاصل ہوا ہو۔ اور مرکب دو قسم پر ہے۔ (۱) مفید اور (۲) غیر مفید۔ مرکب مفید وہ ہے جسکے والا۔ خاموشی اختیار کرے۔ سننے والے کو کوئی خبر یا کوئی طلب معلوم ہو۔ اور اس کو جملہ کہتے ہیں اور اس کا تیسرا نام کلام ہے۔ پس جملہ دو قسم پر ہے۔ (۱) خبریہ (۲) انشائیہ۔

یقتہ ۱۳۳۰-۹-۲۱ = ۲۰۰۹-۹-۱۲

فصل ۲ جملہ خبریہ۔ جملہ خبریہ وہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جاسکے۔ اور دو قسم پر ہے۔ (۱) اول وہ جو میں کا پیدل حصہ اسم ہو۔ اور اس کو جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔ جیسے زَيْتٌ مَائِمٌ زیر عالم ہے۔ جملہ اسمیہ کے پہلے جز کا نام مُسْتَدَالِم ہے۔ اور اس کو مُسْتَدَالِم کہتے ہیں۔ اور دوسرا حصہ مُسْتَدَل ہے۔ اُس کو خبر کہتے ہیں۔ (۲) دوسرا وہ جو جس کا جز اول ہے فعل ہوتا ہے۔ اور اس کو جملہ فعلیہ کہتے ہیں۔ جیسے ضَرَبَ زَيْتٌ زَيْدٌ مارا اس کا پیدل حصہ مُسْتَدَل ہے۔ اور اس کو فعل کہتے ہیں۔ اور دوسرا جز مُسْتَدَالِم ہے۔ اور اس کو فاعل کہتے ہیں۔ جان کہ مُسْتَدَل حکم ہے۔ اور مُسْتَدَلِیہ ہوتا ہے جس پر حکم لگایا جائے اسم مُسْتَدَلِیہ

ایہ دروں طرح میں کہتا ہے۔ اور فعل جو ہے۔ سند ہوتا ہے۔ سند الیہ نہیں ہو سکتا۔
 اور صرف نہ سند ہوتا ہے نہ سند الیہ۔ (۲) جان کہ جملہ انشاء الیہ وہ ہے کہ
 کہنے والے کو سچایا جھوٹا نہ کہا جاسکے۔ اور نہ چند قسم پر ہے۔ (۱۱) امر جیسے اِثْرًا
 (۲) نہ جیسے لَا تُفْرِثَا (۳) استفہام جیسے کَلَّا فَرَبَّ زَيْدٌ (۴) تمنیٰ جیسے
 لَیْتَ زَيْدًا أَحَاطَ بِ (۵) ترجیٰ جیسے کَلَّا عَمْرًا غَائِبٌ (۶) مقود جیسے بَعَثْ
 وَاسْتَخْرِیْتَ (۷) ندا جیسے یَا اللہ (۸) عرض جیسے اَلَا تُشِیرُ لَنَا فُتُوبًا
 خَیْرًا (۹) قسم جیسے وَاللّٰہِ لَا تُفْرِیْتُ زَيْدًا (۱۰) تعجب جیسے مَا أَكْفَنَهُ وَافَقَتْ
 یہ۔ (۳۶-۳۵، ۳۱ PM) اتوار ۱۳۳۰-۹-۲۲ - ۲۰۰۶-۹-۱۳

فصل - غیر مفید مرکب۔ جان کہ مرکب غیر مفید وہ ہے کہ جب کہنے والا خاموشی اختیار کرے
 سننے والے کو کوئی خبر یا کوئی طلب حاصل نہ ہو۔ اور وہ تین قسم پر ہے۔ (۱) ادل مرکب افغان
 جیسے قَلَامٌ زَيْدٌ۔ پہلے جز کو معنایں کہتے ہیں۔ اور دوسرے جز کو معنایں الیہ اور معنایں الیہ
 ہمیشہ مجرد ہوتا ہے۔ (۲) مرکب بنائی وہ ہے کہ دو اسموں کو ایک کر دیا جائے
 اور اس میں دو معنی ہوں۔ جیسے أَخَذَ عَشْرًا تَائِسَةً مَشْكُورًا اس میں أَخَذَ
 وَعَشْرًا اور تَائِسَةً وَعَشْرًا ہوا ہے۔ والی کو حذف کر دیا اور دو اسموں کو ایک
 کر دیا۔ اور یہ دو جز مبنی پر منتج ہو۔ اِلَّا اِثْنًا مَشْكُورًا جو جز وادل معرب ہے۔
 (۳) مرکب منتج صرف وہ ہے دو اسم کو ایک کر دیا جائے اور اس میں دو معنی صرف
 نہ ہو۔ جیسے اَبْعَدْتُكَ وَتَهْمُ مَوْتٌ کہ جز وادل مبنی ہوگا اگر علماء کا ضرب
 پر۔ اور جز وادل معرب جان کہ مرکب غیر مفید ہمیشہ جز وادل کا حصہ ہوتا ہے جیسے
 قَلَامٌ زَيْدٌ حَامِلٌ اور عِیْدٌ أَخَذَ عَشْرًا وَجَاءَ بِقَلْبِكَ

یہ۔ ۱۳۳۰-۹-۲۲ - ۲۰۰۶-۹-۱۳

فصل نوٹ نوٹ ہیں جب ہر دو کلموں کے کم نہیں ہوتا۔ لفظاً جیسے فَرَبَّ زَيْدٌ اور زَيْدٌ حَامِلٌ
 یا تقدیراً۔ اِصْرًا جو اَنْتَ اس میں مُشْتَرِک ہے۔ اور اس سے پہلے ہوتے ہیں اور بدھ کے
 کوئی حد نہیں جان کہ جب جملہ کلمات زیادہ ہو جائیں۔ تو اس جملے میں کہنا چاہیے

اسم - فعل - حرف کون ہے۔ اور دیکھیں کہ عرب ہے یا سببی ہے۔ اور عامل ہے یا معکول اور پردیکھا جائے کہ کلمات کا ایک دوسرے کے ساتھ تعلق کیا ہے۔ تاکہ مسند الیہ مسند الیہ ظاہر ہو جائیں۔ اور جملہ کا معنی تحقیق کے ساتھ معلوم ہو جائے۔

AM ۱۰-۵۵ شگل ۱۵۳۰-۹-۲۳-۲۰۰۹-۱۵-۹

فصل - اسم کی علامات - جان کہ اسم کی علامات وہ ہیں کہ جس کے شروع میں الف و لام یا صرف جر ہو۔ جیسے اُنْتُ زَيْدٌ وَ زَيْدٌ یا اُس کے آخر میں تنوین ہو جیسے زَيْدٌ یا مسند الیہ ہو جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ یا معانف ہو جیسے غُلَامٌ زَيْدٌ یا مصغر ہو جیسے قُرَيْشٌ یا منصوب ہو جیسے بَيْتٌ اِدْرِيٍّ یا مثنی ہو جیسے رَجُلَانِ یا مجموع ہو جیسے رَجَالٌ یا موصوف ہو جیسے جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ یا تائے مکرر اس کے ساتھ ہو جیسے ضَارِبٌ۔ فعل کی علامات - فعل کی علامات وہ ہیں کہ جس کے شروع میں تقدیر ہو جیسے قَدْ طَرِبَ یا سہن ہو جیسے كَيْفَرْتُ یا سوف ہو۔ جیسے سَوْفَ يَفْرُبُ یا صرف جزم ہو۔ جیسے لَمْ يَفْرُبْ یا ضمیر مرفوع متصل اس کے ساتھ ہو۔ جیسے طَرِبْتُ یا تائے مکمل ہو جیسے طَرِبْتُ یا امر ہو۔ جیسے اَفْرِطْ یا نہی ہو۔ جیسے لَا تَفْرِطْ اور علامت حرف وہ ہیں کہ ایک علامت علامات اسم و فعل اس میں نہ ہو

جمولات ۱۵۳۰-۹-۲۴-۲۰۰۹-۱۵-۹

فصل - عرب و سببی - جان کہ تمام کلمات عرب دو قسم پر ہیں۔ عرب اور سببی عرب وہ ہے کہ جس کا آخر عوامل کے اشتداد کے ساتھ مختلف ہو جیسے زَيْدٌ جَاءَ زَيْدٌ زَيْدٌ وَ زَيْدٌ زَيْدٌ وَ كَيْفَرْتُ زَيْدٌ جَاءَ زَيْدٌ جَاءَ زَيْدٌ جَاءَ زَيْدٌ اور زَيْدٌ مصرع اور ضلوع اب ہے۔ اور دال المربک کہ - اور سببی وہ ہوتا ہے کہ جس کے آخر عوامل کے بدلنے سے نہ ہو جیسے طُفُو لَأَرْجُو رَجْعَ لَيْبٍ اور فوری حالت میں برابر ہے۔ (فصل) جان کہ تمام حروف سببی ہیں۔ اور فعلوں میں سے فعل ماضی سببی ہے۔ (ام حاکم) اور فعل ماضی عرب ہے۔ اور جب اس کے ساتھ نون ناکیہ جمع و نشت اند بھی سببی ہے۔ جان کہ اسم متکثر سببی ہے۔ اور دال اسم متکثر عرب ہے۔ شرط یہ ہے کہ جو ترکیب میں آ رہا ہو۔

جیسے بجاؤنی دُؤَظَرِلْکَ جان کر اُیْ اُیْ اُیْ
 عرب ہیں، چھ اسمائے افعال۔ اور وہ دو قسم پر ہیں۔ اور امر حافز کے معنی میں
 جیسے رُوَوِیْزُ اور بَلْکُ وَحَیْجَلُ اور عَلَمُ اور کسما فعل ماضی کے معنی میں جیسے
 صَحَّحَاتُ اور شَتَانُ۔ پنجم اسمائے اہوائِ جیسے اُحْ اُحْ اُفْ
 کُحْ اور مَاقُ بنیۃ ۱۵۳۰-۱۰-۶-۲۰۰۹-۹-۲۶

ششم اسمائے ظروف۔ اسم ظرف وہ ہے کہ جو کام جس وقت میں یا جگہ میں ہوا ہے جگہ پر تو
 وہ ظرف مکان کہلاتا ہے اور جہاں وقت کا ذکر ہوا ہے ظرف زمان ہوتا ہے۔ جیسے اِذَا
 سَتِیْ۔ کَیْفَ اَیَّانُ۔ اُسِّسَ۔ مَحْدُ مَسْنَدُ قَطْلُ مَوْضِعُ قَبْلُ۔ بَلَدُ ہر اس وقت سے جہاں
 مضاف ہو۔ اور مضاف الیہ محذوف معنی ہو۔ اور ظرف مکان۔ جیسے حَیْثُ۔ قَدَامُ۔ تَحْتَ
 خَوْقُ۔ یہ اس وقت سنی جوں گے جب مضاف ہو۔ اور مضاف الیہ محذوف معنی ہو۔
 ہفتم اسمائے کنایات: جیسے کَمَ۔ کَذَا۔ عَدَدُ کے کنایت۔ دَمَ کَثِیْرُ دُثِیْرُ بَاتِ چِیْثِ
 کے کنایت۔ ہشتم ہر کتب بنائی جیسے اَحَدُ عَشَرَ اَوَّلُ ۱۵۳۰-۱۰-۶-۲۰۰۹-۹-۲۶

فصل اسم معرفہ و نکرہ۔ جان کر اسم کی تقسیم دو قسم پر ہے ① معرفہ (۱) نکرہ۔ معرفہ
 وہ ہے جو اضافہ ہو۔ یعنی وہ چیز کہلے بنا یا گیا ہو۔ اور وہ سات قسم پر ہے۔ ۱۔ معرفات
 (۲) نام جیسے نَبِیْرُ دَمْتَرُ۔ (۳) اسمائے اشارت (۴) چھ اسمائے موصولہ اور یہ دو اقسام
 کو سمیٹاتے کہتے ہیں (۵) معرفہ بڑے ساتھ جیسے یَا رَجُلُ (۶) الف لام کے ساتھ جیسے اَلرَّجُلُ
 (۷) مضاف۔ جو ان میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو جائے جیسے۔ طَلَمَۃُ۔ غَلَامُ زَبْرِیْ۔ عَلَمُ
 وَذَا۔ غَلَامُ اَلْزَبْرِیِّ۔ بَشِیْرُیْ۔ غَلَامُ الرُّجُلِ۔ (۸) نکرہ وہ ہے جو کسی غیر معینہ چیز سے بنا یا گیا ہو
 جیسے رَجُلُ۔ فَرَسُ۔ (منقول) ۱۵۳۰-۱۰-۶-۲۰۰۹-۹-۲۶

اسم مذکر و مؤنث۔ جان کر اسم دو قسم پر ہے۔ مذکر اور مؤنث۔ مذکر وہ ہے جس میں تائید
 کی علامت نہ ہو جیسے رَجُلُ۔ اور مؤنث وہ ہے کہ اس میں علامت مؤنث ہو جیسے اِمْرَاۃُ
 اور علامات تائید تار ہیں۔ ۱۔ طَلَمَۃُ۔ ۲۔ الف مقصورہ جُحِلُ۔ ۳۔ الف المددۃ
 حَمْرَاۃُ۔ ۴۔ اُنْ مَقْدَرُہُ اَرْضُ جو اصل میں اَرْضَۃُ ہوتی ہے۔ اَرْضَۃُ کی زمرہ اسماء

زیادہ ہر اطلاقی کر۔ اور ۷ وزن ان چھ اشعار کے علاوہ ہیں۔

منقول

۱۳۳۰-۱۰-۲۳ - ۹-۲۰-۱۰-۱۳

اسم کے اعراب جان کر اسم کے اعراب تین ہیں۔ پہلے۔ زبر۔ زیر۔
اسم ممکن کی وجہ اعراب کے اعتبار سے (۱۶) سوا تقسیم ہیں۔ اول۔ مفرد منفرد صیغہ
جیسے زید۔ دوم۔ مفرد منفرد جاری مجرای صیغہ جیسے دُلُو سوم۔ جمع مکرر منفرد صیغہ
ریحان ان کی حالت رفعی ضمہ کے ساتھ۔ حالت لفظی نفع کے ساتھ۔ حالت جر کر کے ساتھ
یعنی بدیتی دینے والا آئے گا تو بدیتی دے گا۔ زبردینے والا آئے گا تو زبردے گا۔
جیسے۔ جَاؤنِی زُیْدُ وَ دُلُو۔ وَ رِحَالٌ اور رَأَيْتُ زَيْدًا وَ دُلُوًا وَ رِحَالًا وَ سُرْتُ زَيْدًا
وَ دُلُوًا وَ رِحَالًا۔ چھام جمع ماضی اس کی حالت رفعی ضمہ کے ساتھ اور حالت لفظی جر کر کے
کے ساتھ جیسے هُنَّ شَيْمَاتٌ وَ رَأَيْتُ شَيْمَاتٍ وَ سُرْتُ شَيْمَاتٍ

بدیہ

۱۳۳۰-۱۰-۲۵ - ۹-۲۰-۱۰-۱۵

پانچم۔ غیر منفرد وہ اسم ہے کہ جس میں منع حرف کے دو سبب ہوں۔ منع حرف کا مطلب یہ ہے
کہ وہ اس کو پھرتے سے رکھتا ہے۔ اس پر تنوین بھی نہیں آتی اور کثرہ بھی نہیں آتی۔ اور اسباب منع
صرف انہوں (۹) ہیں۔ الہ مدد۔ (۲) وصف۔ (۳) تانیث۔ (۴) معرفہ۔ (۵) عجمہ۔ (۶) جمع۔ (۷) ترکیب
۱۔ فعل کا وزن (۹) الف۔ اور وزن زائد۔ جیسے عُمرُ۔ اَحْمَرُ۔ طَلْحَةُ۔ زَيْبُ۔ اَبْرَاهِمُ۔
مَسَاحِدُ۔ مُقْبِرُکَرُوبَا۔ اَحْمَدُ۔ علم ان کے اس کی حالت رفعی ضمہ کے ساتھ اور حالت لفظی جر
نفع کے ساتھ جیسے جَاؤ عُمرُ وَ رَأَيْتُ عُمرَ۔ وَ سُرْتُ عُمرَ

بحر ایت

۱۳۳۰-۱۰-۲۵ - ۹-۲۰-۱۰-۱۵

ششم۔ اسماؤ مستہ تکبرہ اس وزن میں جب متکلم یا لے کے بغیر ہوگا۔ جیسے اَبَا۔ اَخُو دُحْمُ
هُنَّ قَمٌ ذَوَالِ حالت رفعی فاو کے ساتھ اور حالت لفظی الف کے ساتھ حالت جر کر کے ساتھ
ساتھ جیسے جَاؤ اَلْبَا وَ رَأَيْتُ اَلْبَا وَ سُرْتُ اَلْبَا۔ لَفْتَم مَشْنِ جیسے رَحْلَانِ
ہفتم۔ طَا وَ کَلَامُ فیر کے ساتھ مضارع فہم۔ اَشَانُ وَ اَشْدَانِ حالت رفعی الف کے ساتھ
حالت لفظی جر کر کے ساتھ یا ماقبل مفتوح ہوگی۔ جیسے جَاؤ رَحْلَانِ وَ کَلَامُ اَرَشَانِ وَ رَأَيْتُ رَحْلَانِ
وَ کَلَامُ اَرَشَانِ وَ سُرْتُ رَحْلَانِ وَ کَلَامُ اَرَشَانِ۔ دہم۔ جمع مذکر سالم جیسے شَمُونِ

یا نردیم - اَوَّلُو - دوازدہم - شَرْوَن تَا تَشْعُون حالت رفقی واو یا تیل
 مفہوم اور حالت لفظی و جری یا مائل مکسور کے ساتھ ہوگا۔ جیسے جَاءَ مُشَلِّمُونَ وَ
 اَوَّلُو مَالٍ وَ شَرْوَن رَجُلًا وَ رَأَيْتُ مُشَلِّمِينَ وَ اَوَّلُو مَالٍ وَ شَرْوَن رَجُلًا وَ
 مَرَرْتُ بِمُشَلِّمِينَ وَ اَوَّلُو مَالٍ رَجُلًا رَجُلًا سیزدہم - اِسْم مَقْصُورِہِ اسْم
 ہے کہ اس کے آخر میں الف مقصورہ ہوگا۔ جیسے مُوسَى جمع مذکر سالم
 مضاف یا متکلم کی طرف ہے غَلَامِیْنِ حالت رفقی صفہ تقدیری کے ساتھ اور حالت
 لفظی تقدیری فتح کے ساتھ اور حالت جری تقدیری کسرہ کے ساتھ اور لفظی جمع براہ
 ہوتے ہیں۔ جیسے جَاءَ مُوسَى وَ غَلَامِیْنِ وَ رَأَيْتُ مُوسَى وَ غَلَامِیْنِ وَ مَرَرْتُ بِمُوسَى
 وَ غَلَامِیْنِ یا نردیم - اِسْم مَقْصُورِہِ وہ اسم ہے کہ اس کے آخری میں یا مائل مکسور ہوگا
 جیسے قَاضِی اس کے حالت رفقی تقدیری صفہ کے ساتھ اور حالت لفظی تقدیری فتح کے ساتھ
 اور اس کے حالت جری تقدیری کسرہ کے ساتھ ہوگا۔ جیسے جَاءَ الْقَاضِی وَ رَأَيْتُ الْقَاضِی
 وَ مَرَرْتُ بِالْقَاضِی شائز دہم جمع مذکر سالم یا متکلم کی طرف مضاف ہے مُشَلِّمِیْنِ
 اس کے حالت رفقی تقدیری واؤ کے ساتھ ہوگا۔ اور حالت لفظی و جری یا مائل مکسور کے ساتھ
 ہوگا۔ جیسے هُوَ لَا يَدْرِي مُشَلِّمِیْنِ جو اصل میں مُشَلِّمُونَ ہوا ہے۔ نون اضافت کے ساتھ رُكُنًا
 وَ اَوَّلُو مَالٍ جمع ہوئے ہے۔ بے واؤ کو یا کے ساتھ بدل دیا۔ اور نیا کو یا میں ادغام کر دیا۔ تو مُشَلِّمِیْنِ
 ہوگا۔ بیچم کے صفہ کو کسرہ کے ساتھ بدل دیا۔ وَ رَأَيْتُ مُشَلِّمِیْنِ وَ مَرَرْتُ بِمُشَلِّمِیْنِ

لفظہ ۱ - ۳ - ۱۱ - ۵ - ۲۰۹ - ۱ - ۲۳

فصل مضارع کے اعراب

جان کہ فعل مضارع کے اعراب تین ہیں ماضی - (۱) نصب (۲) جریم فعل مضارع کی لغویۃ
 اعتبار سے چار قسمیں ہیں ۱۔ صیغہ مجرد ماضی سے صیغہ باریک تشبیہ و جمع مذکر اور
 واحد مؤنث حاضر اس کے حالت رفقی صفہ کے ساتھ ہوگا۔ اور حالت لفظی فتح کے ساتھ۔ اور جریم
 سکون کے ساتھ۔ جیسے هُوَ يَفْرُبُ وَ لَنْ يَفْرُبَ وَ لَمْ يَفْرُبْ دہم مفرد ماضی وادی -
 جیسے يَفْرُبُ وَ اَدْيَاثُ جیسے یفری اس کے حالت رفع تقدیری صفہ کے ساتھ اور حالت لفظی
 لفظی فتح کے ساتھ اور جریم لام حذف کے ساتھ ہے۔ هُوَ يَفْرُبُ وَ يَفْرُبُ وَ لَنْ يَفْرُبُ وَ لَنْ

بیرضی و لم یفر و لم یترحم سوم مفرد مقل الغیر - جسے یرضی اس حالت
رفع تقدیری لفظ کے ساتھ ہوگا۔ حالت لفظی تقدیری فقرہ کے ساتھ اور حالت خبری لام
کے حذف کے ساتھ ہے ہو یرضی و کن یرضی و لم یترض

۲۸-۱۰-۲۰۹ - ۹-۱۱-۱۵۳۰

ان ہائے صغولہ لفظی

باتیہ جو صغولہ آئے۔ اس کی حالت رفعی اثباتی وزن

کے ساتھ جیسا کہ تشبہ میں کہے گا تو۔ صغولہ لفظی

و یفر و ان و یتر میان و یتر میان - اور جمع

مذکر میں کہے گا تو یفر یفر و ان و یتر و ان و

یرض و ان و یترض و ان اور واحد مؤنث حاضر میں

تو کہے گا۔ انث یفر یفر و انث یفر یفر و انث یفر

یرض یفر و انث یفر یفر اور حالت لفظی اور خبری وزن کے

حذف کے ساتھ جیسا کہ نو کہے گا۔ تشبہ میں

کن یفر یا و کن یفر و ان و کن یتر یا و کن یتر یا

و لم یفر یا - و لم یفر و ان - و لم یتر یا - و لم یتر یا

ضیا اور جمع مذکر میں تو کہے گا۔ کن یفر و ان

و کن یفر و ان - و کن یتر و ان - و کن یتر و ان - و کن

یفر و ان - و لم یفر و ان - و لم یتر و ان - و کن

یرض و ان اور واحد مؤنث حاضر میں تو کہے گا

کن یفر یا و کن یفر یا - و کن یتر یا - و کن یتر یا

و لم یفر یا - و لم یفر و ان - و لم یتر یا - و لم یتر یا

۲۸-۱۰-۲۰۹ - ۹-۱۱-۱۵۳۰

۱۱-۱۱-۱۵۳۰

فصل عوائل المراتب

جان کہ عوائل المراتب دو قسم ہیں ثلاثی

(۱) معنوی - لفظی بھی قسم پر ہے -

۱- صرفہ (۲) افعال - (۳) اسماء -

اور ان کے تین باب ہم ذکر کریں گے

باب اول - عمل کرنے والے صرفہ کے

بیان میں - اور اس میں دو تفصیل ہیں۔

فصل اول - اسم میں عمل کرنے والے صرفہ

کے بیان میں - اور اس کے ہائے تشبہ میں -

اول - صرفہ جو اور وہ سترہ ہیں - با

من الی - حق - منی - لام - رب - واؤثم

ثامس - من - علی - کاف - تشبہ - من - من

حاشا - و خلا - و خلا - یہ صرفہ اسم میں

آتے ہیں اس کے آخر کو زیر دیتے ہیں -

الحال لیرید - دوم - صرفہ مشبہ

فصل کے ساتھ اور وہ چھ ہیں - ان

ان - کان - لیکن - لیکن - فعل - یہ صرفہ

اسم کو نصیب دیتے ہیں اور خبر کو مرفوع ہے

کئی جیسے اَسْكَتُ کئی اَدْخُلُ الْحَيَّةُ جارم۔ اِذَنْ جیسے اِذَنْ اُكْرِمَكَ اس قسم
کے جواب میں کہا جائے گا۔ جو کہے گا۔ اَنَا اَشِيْتُ غَدًا اور جان کہ اَنْ جو حرف کے بعد
مقدّر ہوتا ہے۔ اور فعل منارح کو لغب کرتا ہے۔ حتیٰ کہ بعد جیسے کُرْتُ حَتَّى اَدْخُلُ الْبَلَدَ
اور لام عبد جیسے مَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ اس میں لام کے بعد اَنْ مقدّر ہے۔ وہ
واو جو اِلَى اَنْ یا اِلَّا اَنْ کے بعد ہو۔ جیسے لَا تَزِمَنَّكَ اَوْ تُعْطِيَنَّكَ حَقٌّ۔ واو اَنْ
کے بعد اور کئی کے بعد اور فاعل کے بعد جو ان جو چیزوں کے بعد ہے۔ امر۔ نہیں۔ نفی۔ استفہام
تہنی۔ ترجیٰ عزم ان جو چیزوں کے بعد جو فاعل آئے گا۔ اس میں ہیں فاعل مقدّر ہو گا۔ اور اس
کی مثالیں مشہور ہیں۔ (لغۃ) ۳۰-۱۱-۱۸ = ۲۰۰۹-۱۱-۷

قسم دوم۔ وہ حرف جو فعل منارح کو جزم میں کر دیتے ہیں۔ وہ پانچ ہیں۔ لَمْ
لَمَّْا۔ لام امر۔ لَمَّْا نہیں۔ اور ان شرطیہ۔ جیسے لَمْ يَنْقُضْ لَمَّْا يَنْقُضْ لِيَنْقُضْ
لَا يَنْقُضْ اِنْ تَنْقُضْ اَنْقُضْ۔ جان کہ ان دو جملوں میں آتا ہے جیسے اِنْ تَنْقُضْ
اَضْرِبْ پہلے جملہ کو شرط کہتے ہیں۔ اور دوسرے جملہ کو جزا کہتے ہیں۔ اور ان مستقبل کہتے ہیں
اگر جو فعل ماضی میں آجائے۔ جیسے اِنْ طَرَبْتَ طَرَبْتُ اور یہاں جزم تقدیر ہو گا۔
کیونکہ ماضی میں ہے۔ اور جان کہ جب شرط کی جزا جب جملہ اس میں ہو۔ امر ہو۔ ہنی ہو۔ دعا
سج۔ ان پانچ چیزوں میں سے کوئی بھی ہو۔ تو جزا میں فاعل لا اھما لام ہوتا ہے۔ جہاں کہے
تو۔ اِنْ تَأْتِنِي فَاتُّ مُكْرَمًا وَاِنْ رَأَيْتَ رَيْدًا فَارْتَمِ وَاِنْ اَتَاكَ عَمْرٌ فَلَا
تُيْهِنْهُ وَاِنْ اُكْرِمْتَنِي فَجَزَاكَ اللهُ خَيْرًا۔

(شکل) ۱۵۳۰-۱۱-۲۱ = ۲۰۰۹-۱۱-۱۰

باب دوم فعلوں کے محل میں۔ جان کہ کوئی فعل غیر عامل نہیں ہے۔ اور
افعال عمل کرنے میں دو قسم پر ہے۔ قسم اول۔ فعل معروف جان کہ فعل معروف چاہے
لازم ہو یا متقدمی فاعل کو پیش دیتا ہے۔ جیسے قَامَ زَيْدٌ۔ ضَرَبَ عَمْرٌ۔ اور جو
اسم کو زبر دیتا ہے۔ اول۔ مفعول مطلق کو جیسے قَامَ زَيْدٌ قِيَامًا وَضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا
اس میں قَامَ فعل ہے زَيْدٌ فاعل ہے اور قِيَامًا مفعول مطلق ہے۔ دوم۔ مفعول فیہ کو

جیسے **صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ - وَحَلَسْتُ فَوْقَكَ**۔ جس وقت میں کوئی کام پورا ہو۔ وہ دستیابی
مفعول فیہ بنا کرتا ہے۔ اور جس جگہ میں کوئی کام پورا ہو وہ جگہ بھی مفعول فیہ ہوتی ہے۔
اب **يَوْمَ يَرْتَدُّ** کے اس میں روزہ واقع ہوا۔ اور **جُمُعَةٍ** پر مفعول فیہ ہے۔ **سَمِعَ** مفعول مج
کو۔ جیسے **جَاءَ الْبَرُّ وَالْجَبَّاتِ اِي مَعَ الْجَبَّاتِ - صَادِمٌ**۔ مفعول لہ کو جیسے **صُمْتُ**
اَزْ اَمَّا لَزِيدٌ وَضُرْتُ **تَادِيًا** مفعول لہ ہوا کرتا ہے جو فعل مذکور کا سبب ہوتا ہے میں
کھڑا ہوا زید کی عزت کیلئے۔ یا **نَحْمٌ**۔ حال کو جیسے **جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا** زید اس حال میں
آیا کہ وہ سوار تھا۔ **ششم**۔ تیسرے کو فعل کی فاعل کے ساتھ نسبت کے ایہام سے اس وقت
جیسے **طَابَ زَيْدٌ لَفْسًا**۔ زید خود بخود خوش ہوتا۔
اور اگر فعل متعدی ہو۔ تو مفعول بہ کو بھی زید کا لگا جیسے **ضَرَبَ زَيْدٌ عَصَا** اور یہ فعل
فعل لازم کیلئے نہیں ہے۔
جملات ۱۳۲۰ - ۱۱۲۳ - ۲۳۰۹ - ۱۱ - ۱۲

فصل - جان کہ اسم فاعل وہ اسم ہے جو اس سے پہلے ایک فعل ہو۔ اس اسم کی طرف مستند بطور
قیام۔ اس صلا اسم کے ساتھ ہوتا ہے جیسے **زَيْدٌ** میں **ضَرَبَ زَيْدٌ** اور مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو
واقع ہو فعل کے بعد اور وہ مصدر اس فعل کے ہم معنی ہو۔ جیسے **ضَرَبًا** **ضَرَبْتُ** **ضَرَبًا** میں۔ اور
تَبَايَا قُمْتُ قِيَامًا میں۔ (۱۲) اور مفعول فیہ وہ فعل ہے جو فعل مذکور واقع ہو۔ اس میں۔ اور
اس کو ظرف کہتے ہیں۔ اور ظرف دو قسم پر ہے۔ **ظرف زمان**۔ جیسے **يَوْمَ صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ**۔
اور **ظرف مکان** جیسے **عِنْدَ جَلَسْتُ عِنْدَ لَفْسًا**۔ (۱۳) اور مفعول معہ وہ اسم ہے جو مذکور
سے واو بمعنی مع کے بعد ہے **وَالْجَبَّاتِ**۔ **جَاءَ الْبَرُّ وَالْجَبَّاتِ** ای **مَعَ الْجَبَّاتِ** میں
(۱۴) مفعول لہ وہ اسم ہے جو دلالت کرے۔ ایسی چیز پر جو فعل مذکور کا سبب ہو۔ جیسے **اَزْ اَمَّا**
قُمْتُ اَزْ اَمَّا لَزِيدٌ (۱۵) اور حال وہ اسم نکرہ ہے جو کوئی دلالت فاعل کی حالت پر ہے۔
رَاكِبًا میں **جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا**۔ یا مفعول کی حالت پر۔ جیسے **مَشَتْ وَدًّا** میں۔ **ضُرْتُ زَيْدًا**
مَشَتْ وَدًّا یا دونوں کی حالت پر **رَاكِبًا** میں **لَقِيتُ زَيْدًا رَاكِبًا**۔ اور فاعل اور
مفعول کو ذوالحال کہتے ہیں۔ اور وہ اکثر معرفہ ہوتے ہیں۔ اور اگر نکرہ ہوں۔ تو حال کو مقدم
کرتے ہیں۔ جیسے **جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا رَجُلًا** اور حال جمع میں ہوتا ہے۔ جیسے **رَأَيْتُ الْاَشْيَافَ وَهُوَ رَاكِبٌ**

اور تمیز و اسم ہے جو اس نام کو دور کرتا ہے۔ عدد سے ہے عُنْدِي اَوْ كُنْتُ عِنْدِي اَوْ رَهْنًا
وزن سے۔ ہے عُنْدِي رُكْلًا زَيْدًا یا مَیْنِی سے۔ ہے عُنْدِي قَعِیْرًا اِنْ بَرًّا۔ یا
اندازہ سے۔ ہے مَا مَنِ السَّمَاءُ قَدْ رُزِقَتْ سَحَابًا (۷۱) اور مفعول یہ وہ اسم ہے کہ
جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ ہے حَرْبًا زَيْدًا عَمْرًا۔ جان کہ یہ تمام منصوبات جو اس
جملہ مکمل ہونے کے بعد ہوتے ہیں۔ اور جملہ فعل اور فاعل کے ساتھ مکمل ہو جاتا ہے۔

(ایضاً) ۳۰ - ۱۱ - ۲۵ = ۲۰۰۹ - ۱۱ - ۱۳
فعل۔ جان کہ فاعل دو قسم ہر کے۔ منظر ہے حَرْبًا زَيْدًا۔ (۷۲) مُقَمَّرًا بَارِزًا ہے حَرْبًا
مستتر یعنی پوشیدہ۔ ہے زَيْدًا حَرْبًا جو حَرْبًا کا فاعل ہوئے۔ حَرْبًا میں منقشر
جان کہ جب فاعل مؤنث حقیقی ہو۔ یا ضمیر مؤنث علامت فعل میں لازم ہو۔ ہے کَمَا مَنِ
مَنْ وَهْنًا عَامَةً اِثْنًا هُوَ اور مؤنث غیر حقیقی میں منظر اور جمع کسر میں منظر تو اس
کو دو طرح پڑھنا جائز ہے۔ ہے طَلَعَ الشَّمْسُ وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ الرَّجُلُ
وَقَالَتِ الرَّجُلُ اَنْزَار

قسم دوم۔ مجہول۔ جان کہ فعل مجہول فاعل کی بجائے مفعول بہ کو پیش کرتا ہے اور ماضی
کو نصب دیتا ہے۔ ہے حَرْبًا زَيْدًا یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَمَّا مَرَّ الْاَمِيرُ حَرْبًا مَشْرِئًا فِی دَارِهِ تَادِیًا
وَالْخَشِیَّةُ اس میں زَيْد مفعول بہ تھا تو نائب فاعل بن گیا۔ یَوْمَ الْجُمُعَةِ مفعول فیہ آگیا۔
اَمَّا مَرَّ الْاَمِيرُ یہ بھی مفعول فیہ ہے۔ حَرْبًا مَشْرِئًا یہ مفعول مطلق آگیا۔ فِی دَارِهِ اس کے متعلق
آگیا۔ تَادِیًا مفعول لہ آگیا۔ وَالْخَشِیَّةُ مفعول مع آگیا۔ یعنی مارا گیا زید جب کہ وہ
اسیر کے ہونے مارا جانا اپنے گھر کا انداز ادب سے گزرتا ہے۔ اور فعل مجہول کو ماضی
مالم یستتم فاعل کہتے ہیں۔ اور اس کے مفعول کو مفعول مالم یستتم فاعل کہتے ہیں۔

بر ۳۰ - ۱۱ - ۲۹ = ۲۰۰۹ - ۱۱ - ۱۸
فصل۔ جان کہ فعل متعدی چار قسم ہر کے۔ اول متعدی جو ایک مفعول کو چاہتا ہے۔ ہے
حَرْبًا زَيْدًا عَمْرًا۔ مرنے پر کو مارا۔ دوم۔ وہ متعدی جو دو مفعولوں کو چاہتا ہے۔ لیکن ایک
پر بعد گزارہ کر لیتا ہے۔ ہے اَطْلَعَ بِهٖ اَسْلَہَ کہ ہم معنی ہیں۔ ہے اَطْلَعْتُ زَيْدًا اِدْرَهْمًا یہ بھی

جائز ہے کہ اَعْطِیْتُ زُرَّیْدًا مَسُوْمٌ۔ مقدّمی وہ جو دو مفعولوں کو جانتا ہے۔ لیکن ایک مفعول ہرگز نہ نہیں کرتا۔ اور یہ افعال تلوّب میں ہوتا ہے۔ جیسے عَلِمْتُ۔ كُنْتُ وَ حَبِیْتُ۔ فَحِیْتُ۔ رَعِیْتُ۔ رَأَيْتُ وَ حَرِیْتُ۔ جیسے عَلِمْتُ زُرَّیْدًا فَا مَنِیْلًا۔ وَ كُنْتُ زُرَّیْدًا فَا مَنِیْلًا۔ جہاں۔ مقدّمی وہ جو تین مفعولوں کو جانتا ہے۔ جیسے اَعْلَمُ اُرَى اَنْبَارَ۔ اَحْبَبُ كَثِیْرُ نَبَا وَ حَرِیْتُ۔ جیسے اَعْلَمُ اللّٰهُ زُرَّیْدًا كَثِیْرًا فَا مَنِیْلًا۔ اور نہ بتایا زید کو کہ عمر فاضل ہے۔ جان نہ یہ تمام مفعول ہیں۔ اور دوسرا مفعول عَلِمْتُ کے باب میں۔ اور تیسرا مفعول اَعْلَمْتُ کے باب میں۔ اور مفعول لہ اند اور مفعول معہ پر نائب فاعل نہیں بن سکتے۔ اور دوسرا لائق ہیں۔ اور اَعْطِیْتُ کا مفعول اول مفعول عالم یسم کے ساتھ لائق تر ہوتا ہے۔ کہ اس مفعول سے۔

(پہلے) ۱۵۳۱ - ۱ - ۴ - ۲۰۰۹ - ۱۲ - ۱۹

فصل۔ جان کہ افعال ناقصہ سترہ ہیں۔ کَانَ۔ مَبَارَ۔ ظَلَّ۔ بَاتَ۔ اُصْبَحَ۔ اَقْبَحَ۔ اَشْیَیْ۔ مَادَ۔ اَضَرَ۔ غَدَا۔ رَاحَ۔ مَا زَالَ۔ مَا اَفْلَحَ۔ مَا بَرِحَ۔ مَا فَنَى۔ مَا وَاثَمَ۔ کَیْسَر۔ یہ افعال ایک فاعل کے ساتھ مکمل نہیں ہوتے۔ اور کس ضمیر کے ضرورت مند ہوتے ہیں۔ اس سبب سے ان کو ناقصہ کہتے ہیں۔ جہاں اسمیہ میں جاتے ہیں۔ مسند اللہ کو پہنچ دیتے ہیں۔ اور مسند کو زبر دیتے ہیں۔ جیسے کَانَ زُرَّیْدًا فَا مَنِیْلًا۔ اور مخرج کو کان کا اسم ہے ہیں۔ اور منصوب کو کان کہ خبر کہتے ہیں۔ اور باقی کو اس پر قبض کرنا چاہیے۔ جان کہ کہ فعل جو میں ان میں بعض صلتوں میں آلیے بھی پورا ہو جاتے ہیں۔ جیسے کَانَ مَشْطَر (بارش پون) اِسْجَالًا کَانَ فَحْلُ کے معنی میں ہے۔ اور اس کو کَانَ شامہ کہتے ہیں۔ اور کَانَ زُرَّیْدًا بھی ہے۔

اتوار ۱۵۳۱ - ۱ - ۲ - ۲۰۰۹ - ۱۲ - ۲۰

فصل۔ جان کہ افعال مقارہ چار ہیں۔ عَلِیْ۔ کَادَ۔ كَرَبَ۔ اَوْشَكَ اور یہ افعال جہاں اسمیہ میں آتے ہیں کَانَ کی طرح۔ اسم کو رفع اور ضمیر کو نصب دیتے ہیں۔ افعال ناقصہ ان میں فرق ہے۔ ان کے خبر کہیں فعل مقارہ ہوتے ہیں۔ اُن کے ساتھ جیسے عَلِیْ زُرَّیْدًا اَنْ یَخْرُجَ یا یَلْکَھُ کَھْصَقَ۔ اُن کے بغیر۔ عَلِیْ زُرَّیْدًا یَخْرُجُ۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ فعل مقارہ عَلِیْ کا فاعل بن جائے۔ اور خبر کی ضرورت پہنچ نہ پڑے۔ جیسے عَلِیْ اَنْ یَخْرُجَ زُرَّیْدًا رَفَعُیْ جہاں مصدر کے معنی ہیں۔

مفعول ۱۵۳۱ - ۱ - ۴ - ۲۰۰۹ - ۱۲ - ۱۲

کَيْثُمَا تَقْعُدُ أَقْعُدُ - مَهْمَا تَقْعُدُ أَقْعُدُ - دَوْمًا - اسمائے افعال - ماضی کے
معنی ہیں - جیسے هَيَّيْمَاتٍ شَيْتَانِ سَرَّحَانِ اسم کو فاعل کی بنا پر پیش دیتے
ہیں - جیسے هَيَّيْمَاتٍ كَوْمُ الْعِدَدِ اِيْ لَقْدُ سَيَوْمٍ - افعال افعال - امر طاف
کے معنی ہیں - جیسے رُوَيْدٌ بَلَدٌ كَتَقَصَلَ - عَلَدٌ كُوَيْدٌ هَا - اسم کو
زبردیتے ہیں مفعول کی بنا پر - جیسے تَرُوَيْدٌ لَرَّا اِيْ اَعْمَلُ -

۱۸۳۱ - ۲ - ۲ - ۲۰۰ - ۱ - ۱۸۳۱

چهارم اسم فاعل - بمعنی حال یا استقبال - اور مدد کر رہے ہے اس کا تعلق چیز
میں سے کسی ایک پر اعتماد ہو - یعنی یہ فعل معروف والا حمل کرتا ہے - اس لفظ پر جو
اس سے ملے ہوتا ہے - اور وہ لفظ جو مسبب ہوتا ہے - اسم فاعل کے لازم سے بنا دیا گیا
جیسے رُوَيْدٌ قَائِمٌ اَبُوهُ ۲ متغدی میں جیسے رُوَيْدٌ صَارِبٌ اَبُوهُ لَمَرًا ۱ یا موصوف
جیسے مَرْتَرَتْ بِرَجُلٍ صَارِبٌ اَبُوهُ بَكْرًا یا موصول ہو جیسے جَاءَنِي الْقَائِمُ
اَبُوهُ وَجَاءَنِي الصَّارِبُ اَبُوهُ لَمَرًا یا ذوالحال جیسے جَاءَنِي رُوَيْدٌ رَاكِبًا
عَلَامَةً فَرَسًا یا سبزه ۱ تقصام جیسے اَصَارِبُ رُوَيْدٌ لَمَرًا یا حرف مانع
جیسے مَا قَائِمٌ رُوَيْدٌ دِہی عمل جو قائم اور ضرر بنا کرتے ہیں - دی عمل قائم اور صاریب
کرتے ہیں - پنجم اسم مفعول - حال ادا استقبال کے معنی میں - فعل مجہول کو
عمل کرتا ہے - اعتماد مذکور کی شرط پر - رُوَيْدٌ مَضْرُوبٌ اَبُوهُ دَمْرٌ مَعْطَلٌ عَلَامَةً
دِرْصًا وَبَكْرٌ مَعْطَلٌ بَا اَبُوهُ نَامِصٌ وَخَالِدٌ مَجْبُورٌ بِنَبْهٍ لَمَرًا اَعْمَلٌ دِہی عمل
جو ضارب اَطْلَسَ وَعَلِمَ اور اَضْمَرَ کرتے ہیں - مَضْرُوبٌ مَعْطَلٌ اور مَعْطَلٌ مَجْبُورٌ
مجہول عمل کرتے ہیں -

انوار ۳۱ - ۲ - ۸ - ۱۰ - ۱ - ۱۳

ششم صفت مشبہ یہ انہ فعل جیسا عمل کرتا ہے - اعتماد مذکور کی شرط
کے ساتھ جیسے رُوَيْدٌ حَسَنٌ عَلَامَةً دِہی عمل جو حَسَنٌ کرتا ہے حَسَنٌ دِہی
عمل کرتا ہے - لَفْظُ اسم تفضیل - اور اس کا استقبال تین طریقوں سے ہوتا ہے
۱) من کے ساتھ جیسے رُوَيْدٌ اَفْضَلُ مِثْقَلٌ لَمَرًا یا الف لام کے ساتھ جیسے حادی
رُوَيْدٌ اَفْضَلُ یا افضالت کے ساتھ جیسے رُوَيْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ اور اس کا فاعل

فاعل میں ہوتا ہے۔ اور مفعول ہے۔ اَفْعَلُ کافعال جو اس میں جمع ہوتا ہے۔
 ماضی، مصدر، مشرط کے ساتھ جو مفعول مطلق نہیں ہوتا۔ ہر اپنے فعل کا
 کلام کرتا ہے۔ جیسے اُتَعَبْنِي فَضْرَبُ زَيْدٌ مَرَّةً اَیْنَم۔ اسم معنایں۔ یہ معنایں
 الیہ کو زیر دیتا ہے۔ جیسے جَاءَنِي أَخِي زَيْدٌ۔ جان کر یہ لام حقیقت میں مقرر ہے
 اس لیے کہ اس کی اصل عبارت یوں ہے۔ اَرْتَدُّ مَرَّةً اَیْنَم۔

۲۵-۱-۱۰-۶-۲-۳۱

دہم اسم تمام تمیز کو زیر دیتا ہے۔ اسم کیسے ہوتا ہے۔ (۱) تنوین کے ساتھ جیسے مائی
 السَّيِّدُ قَدْ رَزَّاحَةً سَعَابًا (۲) یا وہاں مصدر ماضی ہو کر تنوین جیسے عَمِلْتُ اَحَدَ
 عَشَرَ رَجُلًا وَرَبَّ اَكْثَرُ مَالًا (۳) یا اسم تمام نون تنوین کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے عَمِلْتُ
 قَفِيزًا اَنْبَرًا یا تنوین جمع کے ساتھ جیسے حَلَّ نُسَبُكُكُمْ بِالْاَقْصَرِ مِنَ الْاَمْثَالِ (۴) یا نون
 مشابہ جمع کے ساتھ جیسے عَمِلْتُ مِائَتًا عَشْرُونَ دِرْهَمًا ثَلَاثَ حُونَ (۵) یا ضمت
 کے ساتھ جیسے عَمِلْتُ مِائَتًا عَشْرًا یا ز دہم اسم کے ساتھ گندہ سے اردو
 دولفظ میں۔ کَمُ اور کَذَا۔ یہ دو قسم ہر ہے۔ اس تفہیم اور تصریح۔ (۱) استفہام
 تمیز کو زیر دیتا ہے۔ اور کَذَا بھی جیسے کَمُ رَجُلًا عَمِلْتُ وَ عَمِلْتُ كَذَا دِرْهَمًا
 (۲) اسم خبریہ تمیز کو زیر دیتا ہے۔ جیسے کَمُ مَالٍ اَلْفَقْتُ وَ کَمُ دَارٍ بَنَيْتُ
 اور بھی کہیں من جابر جو ہے کَمُ خَبْرٍ بَنِي تَمِيز ہر آ جاتا ہوتا ہے۔ جیسے کَمُ مِنْ مَلِكٍ
 فِي السَّيْئَاتِ۔ (منظک) ۲۴-۱-۱۰-۶-۲-۳۱

قسم دوم۔ عوامل معنوی کے بیان میں۔ جہاں کہ معنوی عوامل دو قسم
 پر ہیں۔ اول ابتدائی اسم کا خالی ہونا۔ لفظی عوامل سے۔ یہ مبتدا اور خبر کو
 پیش دیتا ہے۔ جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ اور اسے کہتے ہیں کہ زید مبتدا ہے۔ نون مبتدا
 کے ساتھ۔ اور قائم خبر ہے۔ مفعول مبتدا کے ساتھ۔ اور یہاں کہہ کر دو
 صنف بہر ہیں۔ ایک یہ ہے کہ مبتدا میں عامل ابتدا ہے۔ اور مبتدا خبر میں عمل کرتا
 ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ مبتدا اور خبر ایک دوسرے کے عمل کرتے ہیں۔ دوم۔ فعل معنوی
 کا ناصب اور جازم سے خالی ہونا۔ فعل معنوی کے لاییشن دیتا ہے۔ جیسے کَفَرُوا

زید اس جگہ کفر ب مفعول ہے مگر وہ خالی ہے ناصب اور جازم سے ۔ عام ہو گئے عموماً
نحو اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی مدد کے ساتھ (خاتمہ)

۵۴ ۱۳۳۱ - ۲ - ۱۱ - ۲۰۱۰ - ۲۰۱۱

نوائد تنفیر کے بیان میں جن کا جاننا واجب ہے اور اس کی تین فعلیں ہیں۔

فصل اول۔ تابع کے بیان میں جان کر تابع وہ لفظ ہے جو پہلے سے درجہ بہر
ہر سو۔ پہلے کے المواب کے ساتھ۔ ایک ہی طرف سے۔ یعنی جو ایک لفظ کا المواب ہو وہی
فکرے کا بھی ہو۔ اور جو پہلے سے اس کو مشبوع کہتے ہیں۔ اور تابع کا حکم یہ ہے کہ یہ فہم المواب
میں مشبوع کے موافق ہوتا ہے۔ اور تابع کی پانچ قسمیں ہیں۔ اول۔ صفت اور بہرہ
تابع کے جو اس معنی پر دلالت کرتا ہے جو اس مشبوع کے اندر ہوتا ہے۔ جیسے جاءنی
رجل عالم یا صفت و تابع ہوا کرتا ہے جو معنی پر دلالت کرتا ہے جو مشبوع متعلق کے
اندر ہوتا ہے۔ جیسے جاءنی رجل عاقل یا اثرہ قسم اول دس چیزیں ہیں
موافقت ہوتے تابع اور مشبوع ہیں۔ توفیق و تنکیر میں تذکرہ و تائید و اد۔ تثنیہ و جمع۔ رفع
نسب اور کسرہ میں ہے۔ عشری رجل عالم و رجلان عالمین و رجال عالمون
و امراة عالمة و امرأتان عالمتان و نسوة عالمات۔ اور دوسرا قسم دوم
جو پانچ چیزیں ہیں مشبوع کے موافق ہوتا ہے۔ توفیق و تنکیر میں رفع نسب اور جر میں
جاءنی رجل عالم الیہ جان کر نکرہ کو جملہ خبریہ کی صفت بنا کر جاسکتا
ہے جیسے جاءنی رجل الیہ عالم اور جملہ کے اندر ضمیر ہونی چاہیے جو لوٹ اس
مواضع کی طرف (ایضاً) ۳۱ - ۲ - ۱۳ - ۲۰۱۰ - ۲۰۱۱

دوم تاکید۔ وہ تابع ہے جو مشبوع کے حال کو بکا کرتا ہے نسبت میں یا مشمول
میں تاکار سے کاشک نہ رہے۔ تاکید کی دو قسمیں ہیں۔ لفظی اور معنوی۔

۱) تاکید لفظی تکرار کے ساتھ۔ لفظ ہے۔ جیسے زید زید قائم۔ و ضرب ضرب
زید و ان زید قائم۔ اور تاکید معنوی کے آٹھ لفظوں کے ساتھ ہے۔ توفیق
عین و کلا۔ کلتا۔ کمل۔ اجمع۔ التبع۔ التبع۔ جاءنی زید نفس۔
و جاءنی الذی ان النفس۔ و جاءنی الذی ان النفس۔ اور اس طرح عین

منع حرف نو ہیں۔ عدل۔ وصف۔ تائید۔ معرفہ۔ عجبہ۔ جمع۔ تریب وزن مثل۔ الف لون
 لادہ۔ جنائزہ میں علم ہے۔ ثلث مثلث میں صفت اور عدل ہے
 طائفت تائید اور نام ہے۔ زینب تائید معنوی اور نام ہے۔ جبل میں تائید
 اور الف مقصورہ کا ساتھ ہے۔ حمزہ آؤ تائید ہے۔ مد کا ساتھ الف لام مرثیہ اس میں
 دو سبب ہیں۔ ابراہیم عجبہ ہے۔ اور نام ہے۔ تکاجد میں بیان دو سبب ہیں۔
 بکعلیث ترکیب ہے۔ اور نام ہے۔ اور جو میں فعل کا وزن اور نام ہے۔ سگران
 میں الف لون لادہ ہے۔ اور وصف ہے۔ عثمان میں الف لون لادہ اور نام ہے۔ اور
 غیر معروف کی تحقیق دیکر کتابوں سے معلوم ہوگی۔

۵۴ ۱۳۳۱-۲-۱۸-۱۰-۲۰-۲-۳

فصل سوم۔ غیر عاملہ حروف کے بیان ہیں اور وہ سولہ ۱۶ قسمیں ہیں اول
 حرف تشبیہ۔ اور وہ تین ہیں آلا۔ اھا۔ کھا۔ دوم حرف ایجاب۔ اور وہ چھ
 ہیں۔ نعم۔ بلی۔ آجل۔ ای۔ خیر۔ اے۔ سوم حرف تفسیر۔ اور وہ دو ہیں۔
 آئی۔ ائی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ناکثینہ آئی یا ابراہیم چارم حرف مصدر
 اور وہ تین ہیں۔ ما۔ آن۔ اُن۔ ما اُن جب یہ فعل پر جاتے ہیں۔ تا فعل معنی
 مصدر کہ ہو جائے۔ پنجم حرف تخصیص۔ اور وہ چار ہیں۔ آلا۔ صلا۔ لولا۔ لوما
 ششم حرف توقع اور وہ کثرت تحقیق کے لئے عام میں آتا ہے۔ اور ماضی کو حال کے نزدیک
 کرنے کے لئے آتا ہے۔ اور مضارع میں قلت کے لئے آتا ہے۔ ہفتم حرف استفہام۔ اور وہ
 تین ہیں۔ ما۔ ہمزہ۔ خلی۔ شتم حرف ردع زجر و توبیخ کے لئے اور وہ کلا ہے
 یہ روکنے کے معنی میں آتا ہے۔ اور حقاً کے معنی میں بھی آیا ہے۔ جسے کلا سون تفہم
 نہم تنوین اور وہ ہنچے میں لا تنوین تکثر ہے زید۔ زید۔ زید۔ صۃ ائی ایشہ
 کو تا صافی وقت ما اقصۃ اور وہ صۃ جو بغیر تنوین کے آتا ہے۔ اکامضی
 اشدت السکوت الان۔ کہ اب جو جاکے۔ رسا تنوین عوض ہے کو مکنز
 رہے تنوین مقابلہ ہے شہادت دہا تنوین تکریم جو ایسات کے آخر میں ہوتا ہے۔
 اور تنوین نرم۔ اسم فعل حرف ہر آئی ہے۔ اور پہلے چار قسمیں اسم کے لئے خاص ہیں۔

دہم نوں تالکید۔ جو فعل معناری کے آفریں آتا ہے ثقیلہ اند خفیفہ کا لہ۔ ہے افرین
 اصتریکے۔ یاز دہم۔ حروف زیادتا اور وہ آٹھ حروف ہیں۔ واں۔ آن۔ ہا۔ لک
 صین۔ کاف۔ با۔ لام۔ آخری چار تو حروف جار میں ہیں آجکے ہیں۔ دواز دہم حروف
 اور وہ دو ہیں امّا۔ لو۔ امّا تفسیر کے لئے آتا ہے اور اس سے جواب میں فالازیم
 ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کاف بان۔ فَمِنْهُمْ شَقِيقٌ وَسَعِيدٌ فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَيُنَادُونَ
 وَأَمَّا الَّذِينَ سُورُوا فَيَنْجُوْنَ۔ کو انتفائے جانے کے لئے آتا ہے۔ انتفائے اول کے سبب
 یعنی بدلہ نہیں آیا تو دوسرا بھی نہیں آیا۔ ہے کو گان فَمِنْهَا الْيَهُودُ وَاللَّهُ لَنَسُدَّنَّهَا
 سیز دہم۔ کو لا اور وہ موصوع ہے۔ انتفائے جانے کے لئے بدلے کا وجود نہ ہونے کا لہجہ
 ہے کو لا علیٰ لَمْ يَكُنْ مُعْمَرٌ۔ چار دہم۔ لام مقصورہ جو تالکید کے لئے آتا ہے۔
 ہے لَدُنَّ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍ و پانز دہم۔ ما۔ ما۔ اَم کے معنی میں۔ ہے اَتَوْمُ
 مَا جَلَسَ الْأَمِيرُ شَانِز دہم۔ حروف عطف اور وہ دس ہیں۔ واؤ۔ فا۔ ثُمَّ
 عَتَّى۔ امّا۔ اَلَا۔ اَمْ۔ لَا۔ بَلْ۔ لَكِنْ (لہجہ) ۱۳۳/ ۳-۲۱ = ۲۰۱-۲-۲-۶

(فائدہ طلب)

جب مشتق کی بحث کتاب مخمیر میں نہ تھی تو طالب علموں کے فائدہ کے لیے اضافہ کیا گیا
 جان رہے تھے وہ لفظ ہے جو مذکور ہو اَلَا اور اَلْ کے ہم شکل کے بعد ہم شکل کو
 ہیں وہ یہ ہیں۔ غیر۔ سیوای۔ سیوا۔ حاشا۔ فلا۔ عدا۔ ما۔ فلا۔ وما۔ عدا۔ اَلْ
 لَا یُکُونُ یہ سارے حروف استثنیٰ ہیں تاکہ ظاہر ہو جائے جو منسوب نہیں ہے بخصوب
 کہ طرف۔ استثنیٰ کی طرف جو کہ منسوب کیا گیا ہے اس سے پہلے کی طرف۔ یعنی
 جو اَلَا کے بعد اس کی نسبت کسی اور طرف ہے۔ جو اَلَا سے پہلے ہیں وہ کہیں اور طرف
 جار ہے ہیں۔ ہے پوری جگہ اس بات پر توجہ۔ سوائے عبد الرحمن کے۔ یعنی باقی سارے
 پاکستن کو گئے۔ عبد الرحمن کسی اور طرف۔ تو ظاہر ہے کہ دولوں اَلْ اَلْ حکم رکھتے ہیں۔
 ایک کو باقی سے نکال لیا جاتا ہے۔ یہ کہ تو یہ کام کر رہے ہیں۔ یہ عزت ان میں
 سے اَلْ ہے۔ ہے تَسْبِیْحُ الْمَلَائِكَةِ وَالْإِنجِلِ اور اس کی دو قسمیں ہیں

جس کو تو کہہ گا۔ جَاءَ مِنَ الْعَوْنِ غَيْرُ زَيْدٍ۔ وَغَيْرُ جَاهِلٍ۔ مَا جَاءَ لِي غَيْرُ زَيْدٍ الْعَوْنُ
 مَا جَاءَ لِي أَحَدٌ غَيْرُ زَيْدٍ غَيْرُ زَيْدٍ۔ مَا جَاءَ لِي غَيْرُ زَيْدٍ۔ مَا أَتَى
 غَيْرُ زَيْدٍ۔ مَا سَأَلْتُ غَيْرَ زَيْدٍ۔ اور جان کر لفظ غیر جو ہے یہ صفت کے لئے
 بنایا گیا ہے۔ اور کہیں کہیں استثنائی آئے ہیں جیسے کہ اَلَا اسْتَشْنَى لِي مَوْضِعٌ
 اور کہیں کہیں صفت میں بھی واقع ہوتا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان۔ لَوْ كَانَتْ فِيمَا أَرْسَلَتْ
 إِلَيْنَا لَكُفْرًا مُتَّصِلًا۔ یہاں الہ جو ہے یہ استثنائی نہیں ہے بلکہ الہ صفت ہے
 یعنی غَيْرُ الدِّينِ۔ یعنی اس طرح لا الہ الا اللہ۔ یہاں کلمہ میں جو اَلَا آتا ہے۔ یہاں
 اَلَا استثنائی کا نہیں آتا اگر مستثنیٰ والا بنایا جائے تو اس کا مطلب ہے۔ اور خداؤں
 اس کو نکال دیا گیا۔ اسے کو نہیں مانتا جس کو مانا ہے۔ الا اترا استثنائی کے لئے ہے
 لیکن کہیں صفت میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور غیر آتا صفت کے لئے ہے لیکن کہیں کہیں استثنائی
 کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ (اصحیات) ۱۵۳۱-۲-۲۶-۲۰-۱۵-۲-۱۱

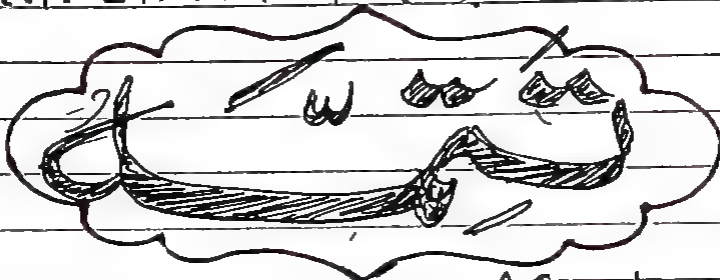
خلاصہ

جِسْمُ اللَّهِ مِمَّا سُفِّهُ فِي الرَّحْمَةِ ۵
 تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جانوں کو پالنے والا ہے۔ اور رحمت نازل ہو
 سر زمین کے سر دار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اور تعجب کی آواز پر اند آپ کے تمام اصحاب
 پر۔ جان کر اللہ تعالیٰ یہاں کی راہنمائی فرماتے۔ اند خجہ راہ رکھاتے۔ سبیل سید مظاہرہ
 وہ لفظ عربی جو معنی کے لئے بنا گیا ہے۔ یا تو مسفر ہوتا ہے یا مکرکب ہوتا ہے۔
 پس مکرکب جو ہوتا ہے وہ جلد ہوتا ہے۔ اور کلام ہوتا ہے۔ اور مکرکب امتنا ہوتا ہے۔ یا مکرکب تو معنی
 یا مکرکب امتزاجی اور مفرد کو کہہ دیا جاتا ہے۔ اور وہ اسم فاعل اور حرف ہے۔

اور کلمہ جو ہے۔ اسم معرب ہوگا یا مبنی ہوگا۔ اور معرب مرفوع ہوگا یا معقوب ہوگا یا
مجرور ہوگا۔ مرفوع جو ہیں وہ ہیں۔ فاعل۔ نائب فاعل۔ مفعول۔ مبتدا کی
خبر۔ ان کی خبر۔ ایدان کے ہم مشوں کی۔ اس کے اسم ایدان کے ہم مشوں کا۔ ایدان کے
جنس کی خبر۔ ما لا مبنی پس کیا۔ جو ہیں مرفوع ہوگا ایدان کے ہم مشوں سے ہوگا۔
اور منصوب۔ مفعول مطلق۔ مفعول بہ۔ مفعول فیہ۔ مفعول لہ اور مفعول معہ۔
اور حال ایدان کی خبر۔ ایدان کا اسم۔ اور اس کے ہم مشوں کا۔ ایدان کی خبر
ایدان کے ہم مشوں کا۔ لائے نفی جنس کا اسم۔ ما لا مبنی پس کیا خبر۔
اور مجرور درہیں ہیں۔ (۱۱) ایک توجہ جو مضاف کیا ہے تو مجرور ہو۔ ایدان کے ہم مشوں
جس پر حرف جر داخل ہو۔ اور عنقریب اس کا ذکر ہے۔ آئے گا۔ ایدان کے
لئے آتے ہیں۔ مرفوع اور منصوب اور مجرور کے لئے توابع۔ کہ جن کا المرباب اس کا
المرباب کی طرح ہوتا ہے۔ اور توابع جو ہیں یہ تابع ہیں۔ صفت تاکیدی اور موصوف
حرف عطف کے ساتھ۔ اور عنقریب تو یہاں لگا۔ بدل ایدان کے ہم مشوں
ایدان کی خبر۔ ماضیات اسمائے احوال۔ اسمائے احوال اور کلمہ ظروف بھی۔ اور اسم
کی دو قسمیں ہیں۔ مستحق اور جامد۔ اور اسم مشتق وہ ہوتا ہے۔ اسم فاعل
اسم مفعول۔ اسم صفت مشبہ۔ اسم تفضیل۔ اسم زمان۔ اسم مکان اسم آلہ۔
اور جامد ان کے کوا۔ جیسے مصدر و مشدود۔ اور فعل ماضی مضارع
فعل امر لام کے الخیرو اور فعل امر لام کے ساتھ۔ ایدان کی خبر۔ طافن امر جو تفسیر لام
کے ہوتے ہیں۔ مبنی ہوتے ہیں۔ ایدان کے کوا جو ہیں ماضی ہوتے ہیں۔ اور
مضارع بہ مرفوع ہوتا ہے کہ نائب اور جامد سے خالی ہوتا ہے۔ اور زیر
حاصل کر لیتا ہے لفظ کے ساتھ۔ اور جنم حاصل کر لیتا ہے جنم کے ساتھ اور عنقریب
نائب اور جامد کا ذکر آئے گا۔ و حرف کی بحث میں۔

اور زیر جو یہ ہر خاص ہے اسکوں کے ساتھ۔ یہاں تک توجہ آگئی۔ اب اس کے نتیجے میں کیا جملہ پیدا ہوتا ہے۔ پس فعلوں پر زیر نہیں آئی۔ اور اسکوں پر جزم نہیں آتی۔ ابتداً اللہ۔ وہ ہوتا ہے جو شروع قدم میں واقع ہو۔ ہے الکلمۃ علی ثلاثیۃ اشتریب۔ مقطوعہ۔ وہ ہوتا ہے جو پیش رو کے اقدار میں واقع ہوا کرتا ہے۔ جیسے مدگراب کا لفظی قیاسیہ عنوان میں۔ عالیہ۔ جو حال اور ذال حال سے مراد ہے۔ مثل جاوہری زید را گیا و آتوہ را الکتب۔ مصطوفہ۔ وہ ہوتا ہے کہ جس کا عطف کیا گیا ہو پیش ہے۔ اور اسکوں کی مثالیں بیت ساری ہیں عربی مثالوں میں۔

برہ ۱۳۳۱ - ۳ - ۲ - ۱۰ - ۲ - ۱۵



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خلیفہ : جان کر اے نبی کریم اللہ تعالیٰ اپنی عمر اور تجھے نفع دینے والا علم عطا کرے۔ ہر شک مبتدا کسی خبر پیشہ مفعول ہوئی ہے۔ ہے زیر قائم۔ اور فاعل مفعول۔ اور مفعول یہ منصوب ہے۔ خبر زیر قائم علم اور نائب فاعل میں مفعول ہوتا ہے۔ ہے خبر زیر قائم۔ در جان کہ۔ اَن کَانَ صائر۔ اصبح لیسنہ صالا۔ لیسنہ کہ طرح میں۔ اور ہم مثل اسم کو پیش دیتے ہیں۔ اور نصب دیتے ہیں خبر کو۔ ہے گان زائد قائم۔ اور اَن اَن اللہ قیت نفع اسم کو نصب دیتے ہیں اور خبر کو پیش دیتے ہیں۔ ہے اَن زائد قائم۔ لیسنہ جب ان کے ساتھ تو صا الکافر مل جائے پس باطل کر دیتے ہیں اس کے عمل کو۔ ہے اَن زائد قائم۔ اور حال ہی منصوب ہوتا ہے۔ ہے جاوہری زائد قائم۔ اور ظرف زمان اور مکان ہی منصوب ہوتے ہیں۔ ہے قرأت کفر الحسنة و حمت کلفک۔ اور قمر ہی منصوب ہوا ہے۔ جار نی غیر شروان رطل اور

اور لا کا اسم جو حرف جنس کے لئے ہوتا ہے۔ اگر نکرہ ہو غیر مضاف نہ ہو تو وہ بھی مبتدی ہے۔ جیسے
 لا رَجُلٌ فِي الدَّارِ اور مثبت کلام سے مشتق نہ ہو مفعول ہوتا ہے۔ جیسے جَابِلٌ فِي الْقَوْمِ
 لا زَيْدًا۔ اور نہ مشتق جو مفعول کلام سے ہوتا ہے۔ اس میں رفع بھی جائز ہے بدل کے
 طور پر۔ اور نصب بھی جائز ہے استثنیٰ کے طور پر۔ جیسے مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ إِلَّا زَيْدٌ۔ وَ زَيْدٌ
 اور مَنَادِي مفرد جو ہے۔ مضموم ہوتا ہے بغیر تنوین کے۔ جیسے يَا زَيْدُ۔ اور مَنَادِي
 مضاف جو ہوتا ہے وہ مفعول ہوتا ہے۔ بغیر تنوین کے۔ يَا مُشْكٍ۔ اور مَنَادِي
 ال۔ فہ۔ خَلَدٌ عَلٰی زَيْدٍ ہیں اس کے کو ہے سین زید۔ اور اسی طرح بِالْكَافِ
 جیسے يَزِيدُ۔ وَ كَذَيْدُ۔ اور کو حرف تہ میں جو مَقْسَمٌ بہ کو زید دیتے ہیں۔
 با۔ واد۔ اور تا ہیں۔ جیسے يَا لَيْلٍ۔ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا۔ اور مضاف الیہ مجرور ہوتا ہے۔ جیسے
 فَعَلْتُ زَيْدًا۔ اعراب اور انصاف پر مضموم ہیں اس کے لئے۔ اور جان نکرہ ہر وہ اسم
 دو سبب سے ہوتا ہے۔ یا ایک سبب جو دو کے قائم مقام ہو۔ یا نہ سوالی جگہ میں
 زید پر ظاہر ہوتا ہے۔ بغیر تنوین کے۔ اسباب پر ہیں معرفہ ہونا۔ موند ہونا۔ اور وزن کا
 فعل۔ وصف۔ عدل۔ مجمع۔ مرکب۔ جمع المجرور۔ الْفَتْحُ زَيْدٌ زَلَزَلَتْ ہونا۔
 جان کر اس کے چار پندروں کا اعراب ایک جیسا ہوتا ہے۔ پہلے اعراب کے مطابق
 ہوتا ہے۔ اور یہ صفت ہے۔ جیسے جَاءَ زَيْدٌ الْفَاتِلُ۔ اور عطف۔ جیسے جَاءَ
 زَيْدٌ وَ كَمَرٌ۔ اور تاکیدی ہے۔ قَامَ الْقَوْمُ كَطَقَمٌ۔ اور بدل۔ جیسے قَامَ
 زَيْدٌ عَشْرًا۔ اور مطابقت ہونا صفت اور موصوف میں شرط ہے اعراب میں
 تقریب متکرر میں۔ اور تذکرہ تانیث میں۔ وادہ تشبیہ اور جمع میں۔ اور موصوف میں۔
 جو واقع ہوتا یعنی کہ شے پر۔ وہ باوجود قسم پر ہے۔ علم۔ ضمیر۔ اشارہ اور
 جن طرح الف لام۔ اور ان چار میں سے کسی ایک کی طرف مضاف۔ اور نکرہ اس کو
 کہتے ہیں۔ جو ایک امت پر واقع ہو۔ جیسے رَجُلٌ اور اِيْمَرًا۔ جو مذکور کیا گیا
 الف معصورہ کے ساتھ الف ممدودہ کے ساتھ تا زائدہ کے ساتھ۔ اور تا جو حالہ
 دفعہ میں مضاف بن جایا کرتا ہے۔ اور موندہ ہے جو ان میں سے ایک ہو۔

اور جان کے داخل الہراب حرکات کے ساتھ ہیں۔ لیکن تشنیہ جمع سہ است کا جو الہراب
 الہراب بالحرک ہوتا ہے۔ تشنیہ سالت رفعی میں الف لان کے ساتھ۔ جیسے جائی
 زیدان اور حالت لفظی میں جواز حالت جری میں یا کے ساتھ۔ جیسے رأیت الزیدین
 و سررت بالزیدین۔ اند بیع جری ہے حالت رفعی میں واژ اند لان کے ساتھ۔
 جیسے جائی الزیدین اور حالت لفظی اند سبری میں یا مکسور ماقبل کے ساتھ۔ جیسے رأیت
 الزیدین و سررت بالزیدین۔ اور مؤن تشنیہ اجمع میں ہے یا تو مکسور ہوتا ہے یا مفتوح
 ہوتا ہے۔ اور یہ دونوں گرجاتے ہیں۔ اضافت کے ساتھ جیسے فلانک و بنو ک
 اور اس کے ساتھ جو ہیں۔ یہ جب مضارع ہوتے ہیں تو پانچ کلم کی طرف صرف کے ساتھ
 حالت رفعی میں واژ کے ساتھ۔ حالت لفظی میں الف کے ساتھ۔ حالت جری میں یا کے ساتھ۔
 اور وہ یہ ہیں۔ ابوک افوک جڈوک صٹوک ٹوک ذریعہ کے ساتھ۔ جیسے جائی
 ابوک و رأیت اباک و سررت ابیک۔ اور ہائی کو اس طرح۔
 اور جان کے عرب کے جو کلمات ہیں۔ تقسیم ہو جاتے ہیں تین قسموں پر۔ اسم فعل
 صرف۔ اسم ہے زید۔ اند فعل ہے قائم۔ اند صرف ہے میں لیا۔ جب
 یہ آکٹے ہو جائیں اسم فعل اند صرف۔ اند دو اسم جو فائدہ دے دے ہوں۔ اسم کا نام کلام
 رکھا جائے۔ جیسے قائم زید و زید قائم و افریب زید۔ پس اسم مقنن اند فعل
 معنایہ۔ عرب ہیں۔ اند ان کے علاوہ باتیں سہ مبنی ہیں۔ پس عرب ہوتا ہے جو
 حرکت اند سکون عامل کو دے دے ہو۔ اند مبنی ہوتا ہے جو حرکت اند سکون عامل کو دے دے ہو۔
 جان کے فعلوں کی چار قسمیں ہیں۔ فعل ماضی۔ مبنی ہے فتح پر۔ اند فعل مضارع و
 مضارع ہے۔ جیسے افریبے۔ اند جب سے پہلے آن آتے ہیں۔ تو مضروب ہوتے ہیں
 اور جب اس میں اسم داخل ہوتا ہے تو مجزوم ہوتا ہے۔ اند لفظ امر۔ نہیں۔ دونوں مجزوم
 ہوتے ہیں۔ جیسے افریب و لا افریب

۱۰۳۱ - ۴ - ۲ - ۲۰۱۰ - ۲ - ۲۲

ہم سکر۔

علم النجوم

اللہ تعالیٰ کی تعریف اور مسطیحات علیہ السلام کے درود کا بعد
 ہفت ہرک کی آل کی نعت جو رسول میں چنے ہوئے۔
 ہے تعریف بادشاہ غازی معین الدین حسین
 جو دین کے حامی ہیں الفاف کے سورج ہیں بادشاہ کامیاب
 مکتوب پر واجب اور بندہ پر فرض ہیں ہوا کے
 جسے دعا شہزادہ کی سال ہونے جمع و شام
 مہر و فتح کامیاب اور نکتہ مشہ بادشاہیں
 ہمیشہ رہے ہر دور میں جب تک ہے باقی رہنے کا امکان

عوامل النجوم اس کی اقسام کے بیان میں۔

عامل نجومیں سو ہیں جس طرح فرمایا ہے انہوں نے
 سرس نے فرمایا جو شیخ عبدالقادر جبر جانی ہر اہم کلمہ ہے
 معنوی ان میں سے دو ہیں دس دس کے ساتھ نظر ہیں
 ہو جاتے ہیں نقطہ سماعی اور تباہی کے جوان
 وہ اکالوے ہیں جان سماعی سات دس تباہی کے مطابق
 اور دس سماعی ہیں تیرہ تسموں پر آئے ہیں ہر کسی کا

انواع الاول

پہلے قسم سترہ حروف جر ہیں یقین کے مدبران کے جوان
 جو اس ایک شعر میں آئے ہیں سارے کسے جون دہرا کا
 ہاؤ۔ تاؤ۔ کاف۔ لام۔ واؤ۔ منڈو۔ منڈو
 رَبِّكَ شَامِشٌ مَدْرَانِ - عَنَّا عَلَا صُحْرَانِ

النوع الثانی والثالث

إِنَّ بَأَنَّ كَانَ لَيْتَ لَكِنَّ لَعَلَّ

یہ نسب دینے والے ہیں اسم کو رفع دینے والے ہیں بحر کو ضم و سوا

النوع الرابع

وَأَوْ يَأْؤَسِرُهُ وَالْأَيَّاءُ أَشَّيْءًا هَذَا

النوع الخامس

أَنْ وَكُنْ بَسْ كُنْ إِذَنْ بِه جَارِ حَرُونَ مَعْبَر

مضارع کو پیش دیتے ہیں۔ یہ ہمیشہ تقاضے کے طور پر۔

النوع السادس

إِنْ وَلَمْ طَمَّ وَاْلَامِ اسر و لائے نہیں ہیں پانچ صروف جزم دینے والے ہیں فعل کو ہر ایک بے قضا

النوع السابع

مَنْ وَمَا مَتَحْمَا وَآيٍ حَيْثُمَا إِذْ مَا عَتَى

ایٹھا اُٹھی یہ تو اسم فعل کو جزم دیتے ہیں

النوع الثامن

نصب دینے والے اسم نکرہ کو یہ آٹھویں قسم ہے چار اسکول کو

اسم جب بمنز موقوف ہے اس نکرہ کی جہاں کہیں۔

پہلے لفظ عشر ہے جو لفظ آخذ کے ساتھ تکرار

اس طرح نو سے تیز تر ہے تک اس و شمار اس حکم کو

پھر دوسرا اسم ہے جب استفہام کے لئے موقوف نہ ہو کر خبر کے لئے

صرف جوتھا ان کا کاتھیں جوتھا ان کا کرزا ہے۔

النوع التاسع

تو اس میں نے افعال ہیں جن میں سے جو نصب دینے والے ہیں۔

وَكُنْتُ لَمْ تَكُنْتُ عَلَيَّ اُرَدُّهَا

پس اس کے بعد تُو و تَا بعد رفع دینے والے اسم کو قیامات جان

اس کے بعد شتار اور مشتہان جس میں مادر ان شتو کو

نہ ہو۔ جسے عنْدُ اللہ اور تَأْتِ شَرًّا۔ علیّت کی حالت میں۔ چہاں۔ لفظ جز کے
 معنی پر مقصود درگت میں ہے۔ کینین دلالت مقصود ہے نہیں۔ جسے کَیْنُ اَنْ لَّا لَقْ
 اس وقت میں جب کہ یہ علم ہو کہ کسی مخصوص شخص کا۔ (مترکب) مترکب دو قسم پر ہے
 ناقص اور تام۔ ناقص۔ وہ ہے جس پر متکلم کا خاصہ روشن رہنا درست نہیں ہوتا۔
 اور اس قسم کو مرکب غیر مفید کہتے ہیں۔ اور یہ بھی دو قسم پر ہے۔ ۱۔ تقدی
 اور ۲۔ غیر تقدی۔ (تقدی) وہ ہے جس کا دوسرا جز پہلے کی قید ہو۔ جسے
 مُعَدُّمٌ زَائِدٌ۔ اور اس کو مترکب اضافی کہتے ہیں۔ کو رَجُلٌ فَاصِلٌ۔ اور اس کو مرکب
 توصیفی کہتے ہیں۔ غیر تقدی۔ وہ ہے جس کا دوسرا جز پہلے کی قید نہ ہو۔
 اور وہ تین قسم پر ہے۔ ۱۔ دو ان میں سے مبنی ہیں۔ اور ایک معرب ہے۔ رہا وہ
 جو مبنی ہے۔ ۲۔ دو قسم پر ہے اہل ایک ۳۔ جو دوسرا جز کسی دوسرا جز کو متضمن ہو۔
 جسے ثَمَنَةُ عَشْرَہ اور اس کو مرکب بناؤ اور تقدادی کہتے ہیں۔ دوم۔ وہ جو
 جس میں دوسرا جز آواز ہو۔ جسے سَمِیْعٌ یَیْہ و نَفْطُو یَہ۔ اور اس کو مرکب صوتی
 کہتے ہیں۔ رہا وہ جو معرب ہے۔ وہ ہے جس کا دوسرا جز غلوت اور متضمن صرفہ
 ہو۔ جسے کَقَلْبِکَ۔ وَ حَقَرْتُ مَوْتُہ۔ اور اس کو مرکب مزجی اور مرکب مزج
 صرف کہتے ہیں۔ (تام) وہ ہے جو اس کی ایک طرف سے فائدہ ہو۔ تام مخاطب کا جو
 متکلم کا جب رہنا صحیح ہو۔ اور اس کو مترکب اسنادی مفید اور جملہ اور کلام میں
 کہتے ہیں۔ (فائدہ) جملہ اور کلام کے برابر ہونے میں اختلاف ہے۔ شیخ جلال
 الدین بن ہشام نے معنی میں کہا۔ کہ کلام جملہ سے خاص ہے۔ اور اس کے مترادف نہیں
 ہے۔ اس لیے کہ کلام کہیں مفید ہے۔ ارادہ کرنا۔ اور مفید سے مراد یہ ہے کہ
 دلالت کرتا ہو ایسے معنی پر کہ اس کا خاصہ روشن ہونا درست ہو۔ اور جملہ ایسی
 عبارت کو کہتے ہیں۔ جو فعل عامل۔ مبتدا۔ خبر۔ اور کسی ایسی چیز پر مفید اور
 خبر کے قائم مقام ہو۔ جسے ضَرْبُ اللَّصْلِ وَ اَقَامُہُ الذَّیْذَانِ وَ کَانَ زَائِدًا یَیْہ
 اور محذوم کی وجہ یہ ہے۔ کہ جملہ عام ہے اور
 کلام خاص ہے۔ کہ جملہ میں فائدہ دینا نہ کوئی شرط نہیں ہے۔ کارہ کے خلاف۔

اور اس وجہ سے شرط کا جملہ جواب کا جملہ جملہ کا جملہ یہ فائدہ نہ دینے کی وجہ سے
 کہتے ہیں۔ نہ کہ ان کو مکالم کیا جاتا ہے۔ اور تہذیب الخور
 شرح میں مذکور ہے کہ بعض کے مکالم سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ جملہ خاص ہے نظام سے
 اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے مکالم کو مکالم کہا جاتا ہے کہ جملہ۔ اور اگر کسی نزدیک جملہ اور مکالم
 آپس میں مترادف ہیں۔ اور اسی سے ظاہر ہے زخمی کے مکالم مفصل میں۔ اور بدر
 دما میں تحفہ اندلسیہ میں کہتے ہیں۔ اور شرح مفصل میں کہتے ہیں۔ انہوں نے مبتدا
 اور خبر کے باب میں یہ ذکر کیا ہے کہ جملہ اور مکالم اصطلاح میں مترادف ہیں۔ اور اسی
 پر ہے اکثر نحو نویسوں کی رائے۔
 ۱۳۳۱ - ۵ - ۳ - ۱۰ - ۲ - ۳ - ۲۲ پر

فائدہ - جملہ پہلے تقسیم کے اعتبار سے دو قسم ہر ہے۔ خبریہ و انشائیہ (خبریہ) وہ ہے
 کہنے والے کو ایک وقت میں سچا یا جھوٹا کیا جاسکے۔ پس اگر اس کی نسبت خارج میں
 واقع کے مطابق ہے تو سچا ہے۔ ورنہ جھوٹا ہے (انشائیہ) وہ ہے کہ کہنے والے کو سچا
 اور جھوٹا نہ کیا جاسکے۔ اور دوسری تقسیم کے لحاظ سے جملے کی چار قسمیں ہیں
 ۱۔ اسمیہ۔ ۲۔ فعلیہ۔ ۳۔ ظرفیہ۔ ۴۔ مشربیہ۔ یعنی اگر اس کا پہلا اسم ہو تو اسمیہ
 جبہ زائد قائم۔ اگر فعلی ہو تو فعلیہ جبہ قائم زائد۔ حرف نمونہ ہو اور نہ مستند
 مستند اس میں۔ یا زائد کو ان زائد افعال میں۔ اور حرف کے لیے اعتبار نہیں ہے۔ کیونکہ پہلے
 مثال میں یا آخر ہوا کہ قائم مقام ہے۔ پس فعلیہ ہوا۔ اور دوسرا اسمیہ اور ظرفیہ وہ ہوتا
 ہے۔ کہ جس کا پہلا جز ظرف ہو۔ اور بار مجرور ہی ان میں داخل ہیں۔ اور اس کے آخر میں
 جو اسم ہوتا ہے وہ اسم مجرور ہوتا ہے۔ جیسے عینی زائد وئی الدار زائد۔ عینی
 اور فی الدار ظرف ہیں۔ اور زید مجرور ہے فاعل کی بنا پر۔ اخصش کے نزدیک
 کیونکہ ظرف کا عمل ہے۔ وہ اعتماد کے ساتھ مشرب و نہیں ہے۔ اور شہابی نے
 کہا۔ کہ اسم کا جود رفع ہے۔ ظرف اور مجرور کے بعد فاعل کی بنا پر صیغہ ہوتا ہے۔
 بلکہ مبتدا ہونے کی بنا پر ہے۔ یعنی عینی الدار بہ خبر مقدم ہیں۔ اور زید مجرور
 وہ مبتدا ہے مؤخر ہے۔ اور اس وجہ سے کہ کچھ علماء جملہ ظرفیہ

مگر ہر جگہ جب ضرورت واقع ہوتا ہے۔ مبتدا کو شامل ہوتا ہے خواہ لفظ امر معنوی ہو نہ لرح
یا صرف لفظی طور پر۔ اس صورت میں ہر ضمیر کی ضرورت نہیں پڑتی۔ مثال۔ الحائزۃ الخیرۃ
یا جملہ جو ضمیر کے تحت مل ہوتا ہے کسی ضمیر پر جو مبتدا کو مشاغل ہوتا ہے۔ مثل۔ زید
لِیَحْمِلَ الرَّجُلُ۔ پس زید مبتدا ہے۔ اور لِحْمِلَ الرَّجُلُ ضمیر امر مبتدا کے درمیان
استعمال جملہ کے۔ جس پر جو مبتدا وغیرہ کو شامل ہے۔ اور ہر الرجل کے حصہ
کی بنا پر۔ مشہور قول کے مطابق جواز ہے۔ زَیْدٌ مَثَلُ النَّاسِ دُمُتْرٌ وَکُلُّ النَّاسِ مَثَلُ
لازم ہوتا ہے۔ حالانکہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔ اس وجہ سے بعض کہتے ہیں۔ واجب
کا مستعمل ہونا ہے مبتدا خاص کے لیے۔ معنوی طور پر۔ اخص کے قول کے مطابق
اس مسئلہ کے صیح ہونے میں۔ اور اگر یہ مانا جائے کہ اُل جو ہے۔ نعم اندیش میں
ال۔ ہمدی ہے۔ جہی نہیں ہے۔ یا جملہ جو ضرورت واقع ہوتا ہے۔ وہ اشارے کے طور پر
شامل ہے۔ مبتدا کی طرف اشارہ ہے۔ یہ ضمیر کے قائم مقام ہے۔ جسے وَالَّذِیْنَ
لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْآیَاتِ وَاسْتَنْفٰوْا ذٰلَکَ الْکُفْرَ النَّاسِ وَلِیَاسُ الْقَوٰی ذٰلِکَ
یا جملہ جو ضرورت واقع ہوتا ہے۔ یہ خود مبتدا ہی ہوتا ہے۔ اس تقدیر پر معنی یہ ہو گا کہ اس
صورت میں بھی ضمیر کی ضرورت نہیں پڑتی۔ کہ جو مبتدا ہے وہی ضمیر ہے۔ اور جو ضمیر ہے وہی مبتدا
ہے جسے مَثَلُ الْکُفْرِ اُکَد۔

(نقشہ) ۱۵۳۱ - ۱۵۳۲ - ۱۵۳۳ - ۱۵۳۴ - ۱۵۳۵ - ۱۵۳۶ - ۱۵۳۷ - ۱۵۳۸

قسم دوم۔ حالیہ۔ اور وہ جملہ ہوتا ہے۔ جو حال واقع ہو کرتا ہے۔ اور اس کا محل الکلی
لغیب ہوتا ہے۔ اور اس کی متن شریں ہیں۔ اول شرط۔ یہ ہے کہ وہ جملہ ضمیر ہو۔ انشاء
نہ ہو۔ رضی بخوی نے اشارہ کیا ہے کہ جملہ حالیہ کا محل ضروری ہے کہ وہ ضمیر ہو۔ اور اس
بیشاک کہتے ہیں۔ وہ جملہ جو حال واقع ہوتا ہے۔ اس کے ضمیر ہونے پر اجماع ہے۔ شرط دوم
وہ جو جملہ معقد حرف استقبال جو سین اور سوف سے شروع نہ ہو۔ کیونکہ حال امر استقبال
آپس میں ضامات رکھتے ہیں۔ ظاہر کے طور پر۔ نہ حقیقت کے ساتھ۔ اور اسے شرط سے جملہ شرطیہ
ضمیر خارج ہوتا ہے۔ چنانچہ سطر زمی کہتے ہیں۔ کہ جملہ شرطیہ حال واقع نہیں ہوتا۔ کیونکہ
وہ مستقبل ہے۔ جب تو ہوتا ہے کہ جملہ شرطیہ حال بن جائے۔ تو یوں کہے گا۔ جاء زید

وَقَوْلاً اِنْ تَسْأَلُ يُعْطِ - میرا پاس زیر آ رہا ہے جب وہ مانگے گا تو اسے دے دیا جائیگا۔ جملہ شرط
کو پیچے حال بنا تو - سوم شرط - جملہ حال میں اس میں رابطہ ضروری ہے۔ اور جملہ اسمیہ
میں واؤ اور ضمیر دونوں شرط کا کام دیتی ہیں۔ یا واؤ خبر دکنے سے تقدیم یا ضمیر خبر دکنے سے تاخیر ہے
وَلَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَاَنْتُمْ سَكَرَى - لَيْتُنَا اَكَلْنَا الذِّبَابَ وَخَفِيَ عَلَيْنَا كَذَلِكِ اَلَّذِي
كَذَّبُوا عَنْكَ اَللّٰهُ وَقَبُولَهُ هُمُ مَسْجُودَةٌ - اور میری جگہ جملہ اسمیہ واؤ عاطفہ سے ملنے لگا
ہوتا ہے۔ جسے کہ آیت کریمہ - فَبَايَعْتُمْ اَبَاءَكُمْ بَيْنَهُمُ اَوْ لَدِيْكُمْ اَوْ لَدِيْكُمْ اَوْ لَدِيْكُمْ
ہے۔ جملہ مفعول کے ساتھ مؤکد ہو جاتا ہے۔ مثلاً - اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
جب یہ عمل آیت مؤکد ہو رہا ہو تو وہاں واؤ کا لانا چاہیے۔ اور فعلیہ جملہ میں جہاں فعل
مضارع مثبت قد کے بغیر ہو۔ تو وہاں ضمیر خبر دکنے کا کافی ہے۔ مثل جَاءَ زَيْدٌ رَاسِخًا
اور جہاں قد ہو۔ وہاں ضمیر بعض واؤ وہاں ضروری ہوتی ہے۔ جسے لِمَ لَوْ دُوْهُنَّ وَقَدْ
تَعْلَمُوْنَ اَنْتُمْ رُسُوْلُ اللّٰهِ اَلَيْسَ لَكُمْ - جملہ تعلقوں جو ہے۔ یہ واؤ اور ضمیر لَوْ ذرین میں ہے
اس سے حال واقع ہے۔ اور اگر مضارع منفی ہو۔ یا ماضی مثبت ہو۔ یا ماضی منفی کے رو
ہے یہ جملہ اسمیہ کی طرح ہے۔ جہاں رابطہ جو ہے۔ ضمیر اور واؤ دونوں کے ساتھ ہوگا۔ یا ایک
واؤ کے ساتھ یا ایک ضمیر کے ساتھ۔ اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر مضارع منفی لاکے ساتھ
ہے۔ وہ بھی مثبت کی طرح ہوگا۔ ضمیر کے لازم ہونے میں۔ اور واؤ سے مجرد ہونے میں
ہے۔ وَمَا كُنَّا لَكُمْ كُوفِيْنَ بِاللّٰهِ اور اگر واؤ کے ساتھ آئے۔ صبیح ترین مذہب یہ
ہے۔ نسبتہ امقدر ہوگا۔ جب کہ تسبیح میں اس پر نفس آچکی ہے اگر ماضی کم اندھا
کے ساتھ ہو۔ کن کے سوا۔ کسی اور چیز کے ساتھ منسوب ہوا ہے۔ تو اس میں تینوں وجہ
جائز ہیں۔ واو بھی اندھیر میں۔ اور واؤ اور ضمیر دونوں میں۔ اور کن چونکہ صرف استقبال
کے۔ اگر اس کا بیان کوئی دخل نہیں ہے۔ اور اگر ماضی مثبت لاکے ساتھ آئے۔ جسے
يَا نَبِيَّيْنِ مِنْ رُسُوْلٍ اِلَّا كُفُوْا اِيْمًا يَسْتَفْزِدُوْنَ يٰ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ
اَطَاعُوا اَوْ عَصَوْا - اس میں ضمیر کا ہونا ضروری ہے۔ اور واؤ سے خالی ہونا لازم ہے۔ اگر حال ہو
مؤکد ہو ماضی ماضی کے ساتھ۔ یعنی جو دہرے تک تو ذرا حال اگر منفعل نہیں ہوتا۔ اور ضمیر
بھی مشرک ہوتا ہے۔ اور اگر فعل ماضی ان کے سوا ہو۔ اس میں تینوں وجہیں جائز ہیں۔

ہا دی کہ کہ۔ اب فلا ہادی کہ یہ جزا میں رہا ہے۔ اگر جملہ جواسیہ جو ہے اس پر اذا ماضی کہ
آجائے۔ اس وقت واجب ہوتی ہے اس کی اسبت۔ اور وہ ان حازمہ کا وجود ہے۔
جیسے **وَإِنْ تَصِيبَهُمْ سَيِّئَةٌ**۔ **فَمَا قَدْ كُنْتَ أَتْيَرُ يُعِيمُ إِذَا هُمْ يَقْتُلُونَ**۔ اور اگر یہ جملہ
شرطیہ جزا کے طور پر واقع ہو۔ اس صورت میں یہ جملہ فعل مضارع ہو۔ اس وقت جزم واجب
ہوئی ہے۔ لفظی طور پر بھی اسد محلی طور پر بھی۔ **جے اِنْ تَقْتَرِبُ أَقْرَبُ**۔ **مَقْدَرُكَ** کا حق
شروع کیا گیا۔ یعنی اگر اس کا آغاز فعل مضارع سے ہو۔ **قسم ششم**۔ وہ جملہ ہے
جو مفرد کے تابع ہوتا ہے۔ اسد اس کا عمل جو ہے۔ **رفع بالصب** یا **جبر ہوگا**۔ **مقبوعہ** کے
موافق ہوگا۔ **جسور** کے نزدیک جملہ قسم پر ہے۔ **اول**۔ **بیلا** جو اس کے ساتھ مرفوع
کہا گیا ہو۔ **جسور** کی صفت ہے اس کی صفت میں واقع ہو۔ اسد جو **رفع** نسبت اسد حرکت
گھر ہوتا ہے۔ **ب** **حل** **رفع** میں مرفوع۔ اسد **رفع** میں مرفوع۔ اسد **جبر** میں مجرور اسد کا
درجہ۔ **جملہ** ہے جو معلول محرف ہوتا ہے۔ **جے** **أَوْ لَمْ يَكُنْ إِلَى الظَّرْفِ كَوْنُهُمْ**۔ **مُتَعَارِفٌ**
وَلَقَبُصْنُ۔ اور زحشری۔ **ابن جن**۔ **ابن مالک**۔ **ابن میثم** نے اس کو **مبدلہ کو زمانہ** قرار
نہیں دیا۔ **جے** **وَأَسْرُ وَالْجُحُوشِ الْزَيْنُ ظَلَمُوا**۔ اس کو **مبدلہ** قرار دیا ہے۔

۳۱ - ۵ - ۱۲ - ۲۰۱۰ - ۳ - ۲۹ -

قسم ہفتم۔ وہ جملہ ہے جو جملہ تابع واقع ہوتا ہے تو اس کی حالت امر الی جو ہے۔ **دعوی**
کے مطابق ہوگا۔ اسد یا تو معلول ہوتا ہے۔ **جے** **رُئِيَ قَامَرٌ وَقَعَدَ الْيَوْمَ**۔ یا بدل واقع
ہوتا ہے۔ یا اس شرط کے ساتھ جملہ جو ہے **مقبوعہ** کا۔ اس کی **مادہ** داخلگی میں کامل ہے
جے **صامر** کا یہ کہنا۔

أَمْ كُنْ لَكُمُ الْكُلُّ لَا تَقْتَرِبُ عَنْهُ نَا۔ **وَالْأَفْكَانُ مِنَ السَّبَرِ وَالْجُحُوشِ**
میں اسے کہتا ہو کہ ہرگز نہ گزرتے ہمارے کلا۔ **در نہ** میں **جوا** **باطن** میں اسد **ظاہر** میں **مکائن**
مکائن ہو گئے۔ **ستون** **جملہ**۔ **تقسیم** کے مطابق **سُخِّي بِمَا دَاوُدُ بْنُ عَالِي**۔ اور **دوسرا**
کہا ہے کہ **عبد الرحمن** **مدنی** **سارح** **عبد** **جو** **ابن** **یوسف** نے **لفظی** میں کہا ہے۔
ووجہ یہ کہ ایک محلی حالت ہے۔ **یعنی** **ہر ایک** کا **ایک** محل **امرا** ہے۔ **ایک** **ان** میں **وہ** **جملہ**
ہے **جب** کہ **جملہ** **شخصیات** ہیں۔ **کہ** **اس** کا **محل** **لفظ** ہے۔ **وہ** **پہلے** **حالت** **لفظ** میں

قسم سوم۔ جملہ مفسرہ۔ اند تفسیر پر۔ اند مبینہ بھی نام ہے۔ اور وہ جملہ ہے جو کسی چیز کی حقیقت کو کھولنے والا ہوتا ہے۔ جو اس سے پہلے ہوتی ہے۔ اند پہلی ہے ابن شام کا قول۔ اس آیت کریمہ کے معنی میں۔ **وَأَن تَشْكُلُوا بِلَدِّكُم مِّنَ الْكُتَلِ الْأُكْبَلِ خَلْقَةً مِّن تَرَابٍ** یہ خلقۃ من تراب اس جملہ کی تفسیر ہے۔ صحیح ترین مذہب یہ ہے کہ ہر اعراب سے کوئی عمل نہیں ہے۔ ہر ترکیب میں واقع نہیں ہوتا۔ (خانہ ۵) مفسرہ پہلی میں قسم چہارم کا ایک د جو حرف تفسیر سے خالی ہوا کرتا ہے۔ جیسے خلقۃ من تراب۔ (۵) اکی جو ان کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ (۳) شبراہ جملہ ہے تفسیر جو ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ **جَبَّ قَأَوْضًا إِلَى آيَةِ أَضْمَعَ الْفُلُوكَ**۔ تو یہ ان جو ہے یہ تفسیر ہے۔

(پیر) ۱۳۳۱ - ۵ - ۱۹ - ۱۰ - ۳ - ۵

قسم چہارم۔ جو اسم موصول کا صلہ واقع ہوتا ہے۔ اور وہ اسم موصول خواہ اسم ہو یا حرف ہو جیسے **جَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا أَنُورُهُ** یہ تمام البرہ جو ہے یہ واقع ہوتا ہے اس کا صلہ تو اس کا کوئی فعل اعراب نہیں ہوتا۔ بخلاف اسم موصول کے۔ یہ چونکہ جیسے تھا مگر تا ہے۔ یعنی اس کا اعراب ہوگا کہ جائے گا یہ محلا رفع میں ہے۔ محل نصب میں ہے۔ محل جر میں ہے۔ خود اسم موصول کے بارے میں گفتگو کی جائے گی۔ جو جملہ اس کا صلہ بنے گا اس کا کوئی محل اعراب نہیں ہوگا۔ اس دلیل کے ساتھ کہ اس پر اعراب کا ظہور ہوتا ہے۔ خود اسم موصول کے لیے **لَيْسَ لِيَقْتُمْ أَتَيْسَمُ فِي الدِّارِ وَلَا تَكْرِمَتُ أَتَيْسَمُ عِنْدَكَ وَأَمْرٌ بِأَتَيْسَمُ صَوًّا تَقْلُتُ**۔ اس میں جو اسم موصول پر اعراب آ رہا ہے۔ اور شرط یہ ہے کہ اس کا صلہ یہ جملہ خبریہ ہو۔ اند مطلب کو معلوم ہو اور شرط علیہ خبریہ ہو جو واقعہ متنبہ جمع ہونے مکرر عودت۔ و خبرہ کے مطابق جو صواب ہو اس لیے کہ جملہ جو ہے اسم موصول کے وسیلہ سے اسم صفت بنا کر تا ہے معترفہ کی اور معنوت جو ہے جو کو صفت بنایا جا رہا ہے۔ بشرط یہ ہے کہ وہ خبریہ ہو۔ اور یہ معنوت کے ذریعہ

۱۳۳۱ - ۵ - ۱۹ - ۱۰ - ۳ - ۵

قسم پنجم۔ وہ جملہ جو قسم کے جواب میں واقع ہوتا ہے۔ اور یہ قسم محل کے ساتھ اند فرق کے ساتھ نہیں ہوتی ہے۔ یا ہر دونوں کے ساتھ کو رہتی ہے۔ یا اکابر صرف کے ساتھ یا دونوں کے ساتھ نہیں ہوتی۔ جیسے **أُقْسِمُ بِاللَّهِ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا**۔ دوسرے **وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ**۔

یہاں واؤ آگیا۔ فعل تو قسم نہیں ہے سوم۔ اَمَرْتُ لَكُمْ اَيُّهَا عَلِيٌّ بِالْفَتْحِ اِلَى
 رَجْعِ مِنَ الْقِتَالَةِ اِنَّ لَكُمْ لَمَّا تَحْكُمُونَ۔ پس لَوْ فَعَلْتُ وَلَوْ اَلَمْ يَكُنْ لَمْ
 لَمَّا تَحْكُمُونَ اِنْ کا کوئی محل المراءب نہیں ہے۔ کیونکہ یہ قسم کے جواب میں ہے اور
 جب مقدم میں شرط یا قسم معلقہ آجائے یا مقدم ہو۔ جب یہ دونوں چیزیں جمع ہوتی ہیں۔
 جو جواب قسم کا کام دیتی ہیں۔ قسم و مقدم کے محل اِنْ جَاءَ زَيْدٌ فَالْحَقُّ اَلْحَقُّ۔
 قسم مقدم معلقہ ہو۔ وَاللّٰہِ اِنْ جَاءَ زَيْدٌ اَلْکَرْمُ مَدْفَعٌ۔ مثال قسم مقدم
 ہے وَلَئِنْ لَمْ يَفْعَلْ مَا اَمَرْتُ لَيَسْجُنَّ۔ اور بعض لگوں نے کہا ہے کہ کوئی لوگ
 جو ہیں۔ وہ جائز رکھتے ہیں۔ لکن اگر شرط کے لئے آئے ہیں۔ وہ جائز ہوتا ہے جو ابی قسم
 کے تہم مقام ہو۔ اور ابن مالک جو ہے وہ ایسی کی تالیف اور کرتے ہیں۔ لوفیوں کے
 اور ابصری منع کرتے ہیں۔ اور ششم ہیں اور شرط بھی جب کہ چیز کی خبر کی محتاج ہوتی
 ہیں۔ اس وقت یہ مقدم ہوتی ہیں۔ سبب تالیف کی طرح۔ اور اس طرح کا کام ہے
 اسی باب میں اس کا جو معقولہ اہل ہے وہ ہم میں باب میں یہی جفت لکھتا ہے۔ اور
 دوسرا باب ہے علم کا۔ پر شرط کے جواب سے لیا کا ہے ہوتا ہے (قسم ششم)
 وہ جملہ ہے کہ اس میں شرط کے جواب میں واقع ہو۔ جو غیر جائز ہے۔ جیسے اِنْ لَوْ
 لَمَّا۔ کَیْفَ۔ وَاِنِّیْ۔ جیسے اِذَا جِئْتَنِیْ اَلْکَرْمُ مَدْفَعٌ۔ وَلَوْ جَاءَ زَيْدٌ۔ اَلْکَرْمُ مَدْفَعٌ
 وَلَوْ اَلْزَيْدُ۔ لَمَّا تَحْكُمُونَ۔ وَلَمَّا جَاءَ زَيْدٌ۔ لَمَّا تَحْكُمُونَ۔ وَلَوْ اَلْزَيْدُ۔ اَلْکَرْمُ مَدْفَعٌ
 قسم ہفتم۔ وہ جملہ ہے جو کہ دوسرے جملے کے تابع ہوتا ہے۔ جو محل المراءب نہیں رکھتا۔
 کیونکہ جیسے جَاءَ زَيْدٌ فَالْحَقُّ اَلْحَقُّ۔ اس جملہ میں کوئی محل المراءب نہیں ہے۔ کیونکہ
 یہ اس جملہ پر ہے جو جائز ہے زید ہے جو بنا جملہ ہے۔ اور یہ المراءب کا محل نہیں رکھتا۔
 اور یہ صرف منع ہے۔ یعنی ایک جملہ کا دوسرے جملہ پر عطف ہوتا ہے۔ اور یہ اس
 کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے۔ اس کا کوئی المراءب نہیں ہوتا۔ بے شک محکم پر لگاؤ لازم اور
 صلبہ اور مکمل کی تحقیق میں۔ اور آخری ہکا لیا اس کی سبب تو نہیں اس کے لئے جو سبب صلاوہ
 کا ہالہ حال ہے۔ اور صدر قسم اس کے رسول اللہ اور آپ کا آل پر۔ اور آپ کے تمام اصحاب پر۔
 مکمل۔ ۱۳۳۱۔ ۵۔ ۲۶۔ ۲۱۵۔ ۵۔ ۱۳

شرح حالت عابد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

- ۱۔ ابتدا کرتا ہوں میں ہاکی نام کے ساتھ اس کا جو با ابتدا ہے۔
- ۲۔ اس کے پانے کا راستہ میں ہر ایک کو انتہائی درجے کی عافری۔
- ۳۔ نہیں ہے پیدا کرنے میں کسی کو آسرا اس کی ذات کے ساتھ ضرورت مند۔
- ۴۔ اس کا سوا کوئی ہرگز نہیں ہو گا۔ کرنے کے لائق۔
- ۵۔ پیدا کرنے کے بعد جان کو چن لیا اس کے تمام خلوق سے۔
- ۶۔ ایسی ذات کو جس کا کوئی ہمسر نہیں ہے، اپنی طرح یعنی محمد مصطفیٰ (ص)
- ۷۔ حقیقت لفظ ذرائع کی مدد سے کن کا حکم۔
- ۸۔ سب ہیں تمام دنیا کے پیدا کرنے کا دو ٹوک سرکار۔
- ۹۔ عشق کی برائے غیبت نے بنی اکرم کی زلف کے کندھوں پر۔
- ۱۰۔ جو مے وجود میں آئے والے اس کا سفیر و شاہد الغنی (الح)
- ۱۱۔ آدم کی نسبت آبا کا ساتھ جس طرح معذرا کی نسبت ہوتا ہے فضل کے ساتھ۔
- ۱۲۔ یہ جو سن نے کہا ہے۔ اجمال ہے بخیر۔ ہو جو اس نکتے کو۔
- ۱۳۔ سب عابد آپ پر دور۔ اس لئے تھا کا۔
- ۱۴۔ آپ کے آل پاک اور اصحاب باصف پر ملی۔
- ۱۵۔ خاص طور پر حضرت صدیق اکبر جو رابعین میں اہل دین کے۔
- ۱۶۔ حضرت فاروق اعظم آپ خدگانہ عدالت قابل تقلید۔

در معنوں: جس کا معنوں کا گناہ ہو

۹۔ وہ جو سوائے ان کا نہیں آتا کسی پر نام ذوالنورین کا دست۔

اس معنی کا راز کیسے سمجھ سکتے ہیں بغیر اس کے جس کی عقل درست ہو

۱۰۔ وہ شہنشاہ جو غدرِ فرخ لاکھ دیوان کا مددگار نہیں ہے۔

شہسوار ہیں میدانِ حق کے ابد تاجدار ہیں ایسا کے

۱۱۔ انہوں نے مصروفہ ادا کیا۔ روح الامیں ہر وہ دار آگے

وہ امیرِ ارمین ہیں۔ شہستانِ شمع کے راہنما۔

۱۲۔ وہ جو نسبت ہوئے ہے طنز ان کو معنوں کے ساتھ

ع نسبت مصلحت کو علی المرتضیٰ کے ساتھ

۱۳۔ "قابو داری چاروں اسباب کی بغیر کسی خلاف کے۔

یہ ہوتی ہے بھولا کی طرح کے دل میں رکھا ہوئے شہید ہیں لاپرواہ

۱۴۔ جو علم الہی کا خزانہ ہیں قیغ لالہ کا منشا ہیں

معدنِ علمِ اسم کے جانشین ہیں پاک الہی ناطقہ کے شور

۱۵۔ وہ کہ جن کے ارد گرد حفاظت آئے کے پردار کے طور پر۔ ہر دم۔ اسم۔ ۱۵۰۔ ۱۵۰۔ ۱۵۰۔

ان کے سوا اور کون ہو۔ اعظم الانبیاء کے جگہ کا مرکز

۱۶۔ جس سے جاگز ان کا نام پاک میری زبان پر لانا۔

اگرچہ میں اپنے منہ کو دلوں کراؤں۔ آبِ حیات کے چشمے سے

۱۷۔ اس اصل سے اکیسے دوستوں جو ان کاٹ لوں کے پیچھے

ساری عقل جو ہے کوئی ہے جبریت کی دیوار کے ساتھ تکیہ۔

۱۸۔ دونوں حق کی حالت میں دلیر اور پُر زنجار۔

وہ ایک جن کو زیر دیا گیا۔ اور وہ دوسرے شہید کر بلا

۱۹۔ ان کے نقشہ پاک کا رنگ جو ہے شہنشاہِ اعظم کے لئے لوحِ محفوظ پر

بوسے وقت کے جو تقدیر سے لکھنے والا نقاش ہے وہ شہنشاہِ بار

۲۰۔ سن سردار۔ تردادین عبد الرسول

سنی صفی جو ان چاروں کے جو غلام ہیں ان کا غلام بھی ہے

- ۲۱۔ اس لیے۔ ابتدائی طالب علم کے تحصیلِ ماد کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے۔
 نثر بیان کی ہے مقرر کی سی اپنا سرما پر۔ چند شعروں کی شکل میں۔
 ۲۲۔ جان مجھ پر اللہ از کر اگر پائے کسی نقطہ میں کوئی کسروری۔
 نہیں ہے آسان شعروں میں پرونا۔ عربی نظم کو۔

۱۵۔ ۳۔ ۲۰۱۔
 ۲۸۔ ۳۔ ۱۳۳۱

عجرات

[۸ : ۵۸ ۵۸۸۰]

- ۲۳۔ کلمہ لفظ مفرد اور مفرد ہوتا ہے جان۔

- اسم فعل اور صرف تین قسمیں خوش فوس۔
 ۲۴۔ کلمہ مرکب ہوتا ہے دو کلموں کے کلمہ ہوتا ہے مفید۔
 کلمہ وہ خبر ہوتا ہے یا طلب مفہوم ہوتا ہے وہ خبر ہے۔
 ۲۵۔ اس کا نام کلام اور جملہ ہیں علم نثر میں۔

- یہ دو قسم جملہ کی جان اسمیہ اور فعلیہ۔
 ۲۶۔ جملہ جز اسم ہوتا ہے جان وہ اسمیہ ہے۔

- جز اول مبدیہ اور کسر خبر ہوتا ہے غالباً
 ۲۷۔ جملہ فعلیہ وہ اس کی بناوٹ ہے فعل لفظ فاعل سے۔

- جز و اول فعل ہوتا ہے۔ دو قسم جز فاعل
 ۲۸۔ اسم لکھتے ہوئے ہے نشانی لام تنوین اور حرف جر

- فعل حاضر اور مضارع ہوتا ہے ہمیشہ
 ۲۹۔ اسم کی ایک اور قسم سن جو ظاہر اور معنی ہے

- پس تمام ضمیریں کسبتیں۔ اس کا علاوہ نام اسم کلام
 ۳۰۔ قَالَ قَالَا سَوْ۔ لفظ تکیہ اسے طرح۔

- فَوَقَّعْنَا شَاخُنْ شَاخِر۔ بِنَاؤُ قَدْ قَارَنَا۔
 ۳۱۔ اسی طرح آیتاؤں آیتاؤں آیتاؤں شاکر۔

- پس لہٰ کو بد شاکر سے تو اس طرح لکھا تھا۔

۳۲۔ اسم ہر نکرہ ہے اللہ معروف ہے کہ نکرہ کو اسم جنس میں کہتے ہیں۔

اللہ محصور بیان تو مصروفہ ان جو قسموں کو۔

۳۳۔ اسم معروفہ کا ضمیر میں ہیں نام ہیں مولات ہیں یعنی الذی
الذی اللات واللاتی وَمَنْ أَشَى رَمَا۔

۳۴۔ جو تھے اسمائے اشرف ہیں ہر اولاد۔

اس طرح ذواللام وہ بھی مصروفہ ہے جیسا جان تو معنائے ان پانچ کو

۳۵۔ ہر جان تو کہ کلمہ کا آخر مختلف ہوتا ہے۔

اس پر پیش زبر۔ جڑ یا جزم آتی ہو تو معرب جان۔

۳۶۔ تمام یہ چار جہے یہ پیدا ہوتے ہیں۔

ہر ایک ان میں سے عامل کما حقہ ہوتا ہے کہ جو کما حقہ

۳۷۔ عامل نحو میں متواتر آئے ہیں یقیناً طور پر شیخ کے قول پر۔

تمام لفظ ہے سوائے معنوی ان میں سے دو کے۔

۳۸۔ ہر جہے ہیں لفظی دو قسم پر۔ جو سات ہیں۔

اس کی دوسری قسم سما میں ہیں ۹۱ جان اللہ کو

۳۹۔ ہر سما میں تیرہ قسم پر ہیں ہر ایک ان میں سے تیرہ ایک۔

ہوئی ہے تفصیل یہ یاد رکھو ماس کو۔

۴۰۔ پہلی قسم ان میں سے جو مشہور صرف ہوا ہیں۔

جو اس ایک ہیٹ میں آئے ہیں کھانے والے شمار کرنا کو

یَا لَوْ دَعَا كَافٌ وَلَامٌ وَاَوْعَدُ ذُو مِرَّةٍ

کُفٍّ حَاشَا مِینَ عِزِّ عِزِّ عَلٰی حَتّٰی اِلٰی

۲۰-۱۰-۵-۲۰

منگل

۵-۵-۱۵۳۱

۱: ۵۲ (am)

۱۔ تشریح ان ہر ایک کے کرتا ہوں اب اللہ تعالیٰ کی توفیق سے

چند معنوں کے لئے آئی ہے باب کا اس تھاں

- ۱۱۔ لام ہوتا ہے استحقاق و ملک و اختصاص کے لئے
اور متعدی کرنے کے لئے تعلیل کرنے کے لئے نفع دینے کے لئے بھی ادا کی جاتی ہے
- ۱۲۔ استغفار کے لئے بھی ہے لام معاقبت کے لئے بھی ہے تہدید کے لئے بھی ہے اور وقت کے معنی میں بھی آتا ہے
اور سن کے معنی میں بھی آتا ہے۔ جب وہ لفظ قول کا بدلہ آئے۔
- ۱۳۔ اور یہ عند و بعد اور فی کے معنی میں بھی آ جاتا ہے
کبھی کبھی میں کا ردیف ہوتا ہے علی کے معنی میں۔
- ۱۴۔ نعل اور شہرہ فعل بھی محل میں طاعت حاصل کرتا ہے
نیز قسم سے بھی کہی تعجب کا معنی پیدا کرتا ہے۔
- ۱۵۔ کبھی اس کا تعجب کے لئے ہوتا ہے استعمال
ندامت و غم میں اور اللہ میں جب یہ شاعر استعمال کرتا ہے
- ۱۶۔ زایدہ بھی ہوتا ہے کبھی اس کی مثال کو ڈھونڈو۔
جیسے اَجَا رُیْسُیْلِمِ پس یاد کر اس حروف کو۔
- ۱۷۔ یہ ہوتا ہے مکسور پر منظر کے ساتھ مگر جب استغاثہ پر آتا ہے
اس وقت بھی مفتوح ہوتا ہے۔ یہ ضمیر پر مگر یا کے ساتھ
- ۱۸۔ واو پر اسم کے لئے مخصوص ہے اسم ظاہر پر۔
سوال کے جواب میں اور فعل کے ذکر میں وہ نہیں ہے مستعمل کی طرح
- ۱۹۔ منذ اور منذ ان کا مجموعہ وقت حاضر ہو
بعد پر ظرفیت کے لئے ہیں اور اگر ماضی ہوں تو پھر یہ ابتداء کے لئے ہیں
- ۲۰۔ اور اگر اس کا مدح و ثناء ہے۔ معرود ہو جیسے منذ خیر یا منذ حسن
تو معنی ان کا اکٹھا ہو گا۔ میں سے الی تک۔
- ۲۱۔ یہ دونوں اسم ظاہر کے ساتھ مخصوص کامل ہیں۔
متمم کو اس معنی میں بعد از اختلاف ہو د بارہ۔

۲۲۔ اگر یہ دونوں حرفوں زبان میں سے ہوں پس انکا جو معنی ہے

اول مدت ہے تو اس زمانے میں جو گزر گیا

۲۳۔ اور زمانہ حاضر میں اور معدود میں اس میں مدت کا لفظ آتا ہے کہ تو

اور لیکن کہیں دونوں کے معنی ہر کس سے ہیں آنا جائز ہے

۲۴۔ رُبُّ اکثر تکثر کے لفظ آتا ہے اور تقلیل میں کم آتا ہے

نکیرہ موصوفہ اس کا مجرور ہوتا ہے غالب طور پر

۲۵۔ یا ضمیر بہم آتا ہے اور مفرد ہوتا ہے اس کی تیسر ذکر ہوتا ہے

اور بضمیر یوں کا نزدیک منصوبہ ہوتا ہے مطلقاً

۲۶۔ واو کے بعد اس کو اکثر پوشیدہ لایا جاتا ہے لیکن ضمیر نہیں ہوتی

اس کے بعد فعل ماضی کے بعد ہوتا ہے بعد کا بعد نہیں آتا

۲۷۔ اس کے بعد بلی ہوتا ہے کم اب جان اس کا فائدہ

کہ وہ آتا ہے امر اب میں یہ نفس کے معنی میں آتا ہے

۲۸۔ پس اس کا مجرور مفعولیت کی بنیاد پر کہیں منصوبہ ہوتا ہے

کہیں محلاً مرنوع ہوتا ہے متبدا ہونے کی بنیاد پر

۲۹۔ اور اس کے بعد حاضر ہوتا ہے لفظی طور پر یا مفعولاً طور پر

بعض اس کا عمل جو ہے موقوف ہوا ہوتا ہے الحاق ماضی کے بعد

۳۰۔ اپنی تقدیر پر اس کا مدخول ہے حاضر ہوتا ہے کہیں یہ

تعلیل ہوتا ہے عمل کرنے میں۔ اور اس کا داخل ہونا اسیم پر

۳۱۔ یہ کہ رُبُّ اسم کا محمول ہے اخفیشن اور سکاکیٹ کے قول پر ہے (۵:۲)

یا ذکر اب تو اس کے لفظیت سولہ کو رُبُّ کے خاص

۳۲۔ یا اس کی مفتوح اور مسترڈ ہو یا تحفیف ہو دونوں

ضمتے کے ساتھ ہیں اور فتح کے ساتھ ہیں پس ہر اک یہ چار اعراب ہوتے

۳۳۔ یہ بغیر تار کے بھی یا تار کے ساتھ یا متحرک یا ساکن

اس کے بعد ہر تہجہ بارہ جا ہیں

۳۴۔ را کا ضمہ تخفیف کے ساتھ بھی ہے اور تشدید کے ساتھ بھی۔

ہے را کا ضمہ بھی۔ اس کا فتح بھی با کے ساکن رہنے کے ساتھ

۳۵۔ یہ خلا حاشا عدا یہ استعنا کے لیے ہوتے ہیں۔

اور لیکن بھی تغزیر کے معنی میں حاشا آتا ہے آجوان۔

۳۶۔ جیکا لہ کا شائشہ یا حاشا لہ کو اس مثال میں

لازم ہوتی ہے اسکت یعنی اس وقت ہر اکم ہوئے

۳۷۔ اثر اس کا اسم فعل کے لیے ہوتا ہے باقی معنوں میں

ہے مفعول آتی ہے۔ لفظ ان دو کے بعد۔

۳۸۔ ۳۱-۵-۱۱-۲-۱۰-۳-۲۹-۵

۳۸۔ حرف بہ نسبت دہ کے لیے یعنی بعد دفعہ مکان آتا ہے

اور بھی کہیں زمان کے لیے بھی آتا ہے جیسے ترشہ میں گنا

۳۹۔ نیز یہ جان کے لیے بھی آتا ہے جو اپنے مجروح کے ساتھ ہوتا ہے

واقعہ ہوتا ہے۔ حال کی جگہ اور منصوب ہونے کا تقاضا کرتا ہے

۴۰۔ اس وقت کی جگہ اسم موصول کو رکھنا درست ہو کرتا ہے بیان ہونے کی علامات میں

اور اگر ازل کے مقابل ہو تو تو اسے دہا کے لیے آتا ہے

۴۱۔ اور بعض کے لیے بھی ہوتا ہے اور جسم کی قسم اور بدل کے ساتھ بھی تعلق رکھتا ہے

نیز اس کا معنی تجرید بھی ہوتا ہے۔ اور مطلق زائر بھی آجاتا ہے

۴۲۔ اور ظرفیت مکان یا زمانی کے لیے آتا ہے نیز

نیز ظرفیت مجازی کے معنی میں بھی آتا ہے اور کلی کے معنی میں بھی

۴۳۔ اور تعلق کے بھی آتا ہے اور تعصب کے لیے قیاس کے مطابق

اگرچہ فاعل اور مفعول پہلے جگہ پالیتا ہے

۴۴۔ عن تجاوز کرنے کے لیے آتا ہے ایک چیز سے دوسری طرف

خواد کہتا ہے اس کا معنی زائل ہو۔ یا دگر سے جدا ہو کر مطلق

- ۴۵۔ یہ تقلیل کے لیے بھی ہوتا ہے اور بدل کے لیے بھی ہوتا ہے اور ان کے معنی میں آتا ہے کہ میں مرنے کے معنی میں آتا ہے۔
 ۴۶۔ اور کہیں مکن محذوف ہوتا ہے اسکا مجرب ہوتا ہے مکرر۔
 ۴۷۔ اس کے بعد اسم آتا ہے۔ جانب کے معنی میں آئے۔

داخل ہوتا ہے اس پر مرنے یا علیٰ

- ۴۸۔ استعلاء کے معنی میں بھی آتا ہے علیٰ کے معنی میں بھی آتا ہے ہوتا ہے نقصان پہلے۔
 ۴۹۔ زائر ہے اور موقوف کے معنی میں بھی ہے اور منع کے معنی میں بھی آتا ہے۔
 ۵۰۔ سن کے داخل ہونے سے اسم نون کے معنی میں آجاتا ہے۔

پہلے ہر جان کر ش جو ہے یہ اشیا کے لیے آتا ہے غالباً

- ۵۱۔ منع کے معنی میں بھی آتا ہے اور تقلیل کے معنی میں کم استعمال ہوتا ہے۔
 ۵۲۔ غالب آتا ہے لیکن کے معنی میں اور منع کے معنی میں آتا ہے۔

لام کے معنی میں بھی آتا ہے مفید اور غنی کے معنی میں بھی آتا ہے۔

(شکل) ۱۵۳۱ - ۵ - ۱۲ = ۲۰۱۰ - ۲ - ۲۶

(تکملہ پلاک)

- ۵۳۔ جار صرف جار میں مکرر شہر میں ہے۔ ایک گئی ہے کیمہ میں غرض کے لیے۔
 جار میں سے

- ۵۴۔ ہے اس کا مجرب و غالب طور پر مائے استعصام میں
 کہیں اس کا الف محذوف کر دیا جاتا ہے اور اس کی جگہ پر۔
 ۵۵۔ غیری کے نزدیک لالت جو ہے یہ بھی مجرب ہے اس مجرب و زمان ہوتا ہے جسے لالت میں
 اس کا معنی صابند کی نفی کرنا ہوتا ہے۔ لالت کے معنی میں

۵۶۔ جب لے کے ساتھ ضمیر پر وہ مجرور متصل ہوتا ہے

سیوہ کے نزدیک وہ ہیں حروف جارہ ہے ہے لولا گما۔

۵۷۔ اس کا معنی کسی شے کا منع ہونا ہوتا ہے دوسرے کا وجود کے ساتھ

نقل ہیں ہو گئیں حرف جار ایک لغت میں اسیر کے لیے

۵۸۔ حرف جارہ کے پیچھے متعلق ضرور آیا ہے

خوہ وہ فعل ہو یا مشابہ فعل

۵۹۔ اس کا تاویل جو ہے مشابہ فعل کے ساتھ راجع ہوتا ہے

یا وہ مشابہ ہوتا ہے بمعنی فعل کی طرف بغیر کسی غلطی کے

۶۰۔ اگر کوئی ان میں سے مذکور ہو تو اس کے ساتھ اس کو ربط کا

ورنہ اس کے لیے اس کو مقدر مان جا رہیں سے کوئی ایک

۶۱۔ چند حروف جر میں بے نیاز میں اپنے متعلق سے

رب۔ کاشا۔ لکاش۔ لولا۔ خلا اور عدا

۶۲۔ نقل بھی آیا ہے پس صرف زائد ملام میں

اس سے پہلے میں باقی زائدہ حروف کی تفصیل میں بیان کر دی

بدھ۔ ۱۳۳۱۔ ۵۔ ۱۳۔ ۱۰۔ ۲۔ ۱۔ ۲۔ ۸۔ ۲۸۔

۶۳۔ کبھی حرف جر محذوف ہوتا ہے پس اس کا مجرور

کہیں منصوب ہوتا ہے اس کے مقدر ہونے کی وجہ سے نیک لوگوں کے ہاتھ پر

۶۴۔ اس کا گواہ حرف جر کو حذف کر دیا جائے اس کا مجرور کو منصوب کر دیا جائے

اگر تو اس کی دلیل چاہیے تو پڑھ۔ واخذا ربوعا قومنا لیکن یہاں سے آن جو ہے اس کا حذف کرنا درست ہے

۶۵۔ میں اپنی جر کے ساتھ باقی ہوتا ہے رب کی طرح

جو حصہ آتا ہے واؤ کے بعد بل کے بعد اور فا کے نقل

۶۶۔ کیونکہ اس کا جر مد قول ہے نہ باقی ہے اپنی جگہ پر اب ہیں

اس طرح لفظ اللہ میں ہیں زیر آئی کے لیے با کے منصوب ہونا نہ سہل

۶۷۔ کہیں کہیں اس مجرور ہو جاتا ہے یہاں اس ہونے کی وجہ سے

اس وجہ سے عوام کا نزدیک۔ جر میں جائز ہے

۹۸۔ لیکن یہ کہتا ہوں۔ جگہ سے نحو یوں کہ قول کی تحقیق

اس پڑوس کئی جگہ ہے وہ رمانا کے کہنے پر

۹۹۔ اگر یہ صفت کے اندر تیل آنی ہے تا کہ نہ کہ لیا

لیکن اس پر عطف جو ہے وہ منع ہے کیونکہ یہاں استیسا کی جگہ ہے

وَاتَّخَذَ بَأْنُ كَرَانٍ لَقْلَقًا بِهٖ صُرُوفًا مَّاءُ بَاسْمِ لَوْحَةٍ دِيْنًا دَالِي تِيْنِ لَوْحَةٍ دِيْنًا
دینے والے میں ما اذ ا ب ا ل ا

۱۔ اَنِّ اور اَنِّ یہ دونوں تحقیق کے لئے ہیں صرف اتنی مقدار میں ہیں

کہ مفتوحہ جو ہے مفرد کی تاویل میں کرتا ہے جملہ کو

۲۔ ہیں پڑھ تو اَنِّ کو مسکورہ دس مقام میں

صلہ کے جواب میں ہیں آگے گا تو اَنِّ واو حال کے بعد اندر اَنِّ کے بعد

۳۔ صرف افتتاح کے بعد ہیں اور صرف تصدیق میں ہیں

اور حتیٰ کے بعد میں قسم کے جملات میں ابتدا میں

۴۔ اس قول کے بعد ہیں جن کا معنی ظن اور تکلّم نہ ہو۔

نیز اس جگہ جہاں مستند اد کی خبر بن رہی ہو اس کے بعد ہیں

۵۔ ہیں مسکورہ میں نصب میں دونوں جگہ متصل ہے

اور کہیں دونوں میں رفع بھی جائز ہے

۶۔ اس کے سوا میں اَنِّ پڑھے گا تو ایک مضائقہ ہے

اور فاعل اور مفعول جو سبب واقع ہوں۔ ان میں ہیں اَنِّ

۷۔ لیکن جن جگہ پر واقع ہو مفعول علم کا

اس کہ خبر پر لام داخل کرنا یہ غلط ہے

۸۔ کہیں ہیں مسکورہ یہ تکلّم کے معنی میں ہوتا ہے کہ کا محل لغو ہوتا ہے

کہیں ہیں اَنِّ کَلْعَل کے معنی میں آتا ہے اور اَنِّ

۵۔ کبھی کہیں استعمال میں بنی تھیں اور تھیں جو ہیں۔

یہ طبع سے اس کو بدل دیتے ہیں پھر منقوصہ کو عین
۱۰۔ پس کائن کا جو معنی ہے تشبیہ دنیا ہے اس کو اس کو جو کچھ ساتھ

کبھی کہیں خبر میں شش دکان کے لئے بھی آتا ہے
۱۱۔ استدراک کے لئے لیکن آتا ہے وہ ہم کو اٹھانے کے لئے آتا ہے

جو کہ بدلے کلام سے ہو جاتا ہوتا ہے

۱۲۔ کبھی کہیں تخفیف ہو جاتا ہے ہیں پر چاروں پہ پر ملاحظہ ہو جاتے ہیں۔

عمل سے کبھی افعال پر داخل ہوتے ہیں آجوان

۱۳۔ لیکن مکررہ جو ہے اس کا داخل ہونا نہیں ہے جزگان کے باب پر

کلمت کے ساتھ اعداد کا حصہ ان کا مل جاتا ہے ہوا کرتا ہے
۱۴۔ لیکن اس کو کوئی بھی غرض ہونے کی حالت میں عمل نہیں کرتا۔

اور منقوصہ جو ان ہوا کرتا ہے اس وقت اس عمل ضمیر میں ہوا کرتا ہے

۱۵۔ ممکن کلمت پر تمس کے لئے ہوتا ہے یعنی طلب کرنا شروع کرنا

چاہے وہ ممکن کے لئے ہو یا محال کے لئے ہو جس کی امید نہ ہو

۱۶۔ کبھی کہیں یہ دونوں بولنے کر چاہئے جب تو گوئی طلب کرے

ہو جائے تو اس قول پر کیا کلمت آیتا تم القبا۔

۱۷۔ پس کلمت پر اُسید کے لئے ہے توقع کرنے کے لئے

اس ممکن کے بارے میں جس میں تجھے خوف ہے یا رغبت ہے

۱۸۔ کبھی کہیں اس کا استعمال تمس کے لئے بھی ہوتا ہے

پس اس میں باخ لغات اور بھی آئی ہیں

۱۹۔ ایک کلمت کون کے ساتھ اور کلمت عین آتا ہے

پس کلمت بھی آتا ہے۔ لکن یہ یاد کران تمام کو

۲۰۔ مائے کافہ ان جہد پر داخل ہوتے ہیں۔ یقینی طور پر

ان کا مل لغو ہو جاتا ہے۔ اور مائے کافہ کے لوگ جائز ہے

۳۱۔ بس کیس آگیا ہے۔ ما اور لاکے مشابہ عمل میں۔

اسم کو رفع اور خبر میں نصب دینے والا ہے بقرہ عظمیٰ کے۔

۲۲۔ اس کو شرفِ لب میں محفوظ میں اہلِ عیال میں۔

ان کہ شان میں قرآن بولا جاے جو بہت ہی سترگاہ آیا ہے

۲۳۔ منع ہو جائے ہے اس کی زرا اگر اس کا حکم کو اس پر مقدم کیا جائے۔

یا اس پر آملا جاوے۔ یا زائد ہو ان کا بعد

۲۴۔ نہیں ہے معاملہ مگر نگرہ میں اور وہ بھی نادر ہے

ماکس الٹ جو بہت دفعہ عامل بھی ہوا کرتا ہے۔

۴۵۔ اس لاکھ کھن تازائندہ ہیں جو آرتھی کے

س کے دو حصوں میں سے ایک محذوف ہو کر رہتا ہے۔

۳۶۔ اس صورت میں اس کا حملہ نہیں ہے مگر اسم میں

غیر پر زبر اس کا رفع میں جائز ہے۔ اسم کے ساتھ

۲۷۔ کہ جس کا بارے میں کرتا ہے غلطی جن رجز

گنہگاروں کے لئے اس سے پہلے اشارہ مہرے طرف سے

۲۸۔ اُن کُن گئی۔ اِذُن بِد جا ر حروف متعقبات میں۔

جو مستقبل کو پیسنے نہ ہو

۴۹۔ اس کا نام آئن مینسٹر کیا ہے۔ اہل علم نے

کیونکہ مقصد کسی بناء میں دکھائے ہیں مغل کو۔

۳۔ پس جائز ہے اس کا حذف کرنا لفظ طرہ پر اور فعل ماضی ہوا کرنا بھی

اس کو مسترد کرنا بھی آیا ہے۔ بہت چیزوں کا بعد

۳۱۔ عتی کے بعد رج غایت کیلئے اسکیٹ کے ساتھ

لاہور کے شہر سب کے ساتھ ساتھ ایک اور شہر

۳۲- کامر حیدر علی صاحب لا مقلد رسول الله

چشمہ گمان کو خیر کو مستقر کر دیجے میں

۳۳۔ لام زائدہ کے بعد جہاں پر اسم ہوتا ہے

اس کی آیت تطہیر جو ہے دست ہد ہے
۳۴۔ اس فاعل کے بعد جو سب سے پہلے ہوا کرتی ہے اسم اور اس کے بعد

نفس استغناء تحفیف رتق اند مرض کی جگہ
۳۵۔ واؤ کے بعد لیکن اس میں ہے پہلی آؤ سے پہلے

یعنی جس میں فاعل آتی ہے۔ ان کے بعد ہیں
۳۶۔ بعد عطف دینے والے کا جس کا اسم معطوف علیہ ہو

اور اس آؤ کے بعد ہیں الا یا والی کے معنی میں
۳۷۔ کئی یہ مستقبل کی نفی کا لیتی ہوتا ہے تاکہ یہی طور پر

کئی رد لے لے کر لے کر تو اس کے شروع میں لائے آئے
۳۸۔ اگر اس کے شروع میں لام تعلق نہ ہو

اور جارح ہوتا ہے وقت دیکھ کر اس پر ان کا تعلق کرتا ہے
۳۹۔ یا کبھی خود نصب دینے والا ہوتا ہے۔ بغیر ان مقدر کر کے کا جان کے

اس وقت اس کے شروع میں صا کا الحاق کرنا جائز ہے
۴۰۔ نصب اس فعل کو جو مستقبل ہوتا ہے کہ دیتا ہے اذنا کو

کیونکہ اس کا معنی معلوم ہوتا ہے۔ جواب اور جزا کے معنی
۴۱۔ شرط نصب کی ہے کہ اس کے فعل کو حاقبل کے ساتھ اعتقاد نہ ہو

فعل اور دما کے درمیان "فاسلہ" کا نہ ہونا
۴۲۔ ان کے حکم کے ساتھ لام اس کے ساتھ نہیں بھی

پانچ حروف فعل کو جزم دیتے ہیں ہر ایک ایک بغیر غلطی کے
۱۔ ان پر شرط کے لے لے ہوتا ہے۔ اور اس کی جزو توار

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔
غالب ہوا کرتی ہے اور اس کو معروض نامیت ملتی ہے۔ اس کے فعل کا یا کہ جانے میں شک ہوتا ہے۔

۱۶۔ دونوں جزوؤں کو مجزم کر دیتا ہے یہ لفظ جان بے اختلاف کا ہے
اگر یہ فعل معنارے دونوں شرط اور جزا

۳۔ اور اگر یہ پیلہ فعل منارح جزم میں لازم ہے۔

اور اگر دوسرا ہو۔ پس رفعی اور جزم دونوں جائز ہیں۔
۴۔ پس اگر اس کی جزا اگر تد کے بغیر ماضی منقرف ہو۔

یقیناً نہ مستغنی ہوتی ہے۔ اس کی جزا ہر فاعلاً کا داخل کرنا۔
۵۔ جائز ہے فعل منارح میں مثبت میں جو بغیر سین کے اند کوٹ کا ہے،

یا لاک کے ساتھ منفی ہے۔ لازم ہوتی ہے اس میں دونوں۔
۶۔ نیز کہہ چھپا ہوا ہوتا ہے فعل کے ساتھ بغیر فاعل کے جواب میں۔

۷۔ ان چیزوں کی جو جگہ کے ساتھ میں کوائف لکھی گئی۔
۸۔ ماضی منارح کو مجزوم کر دیتے ہیں۔

اور ماضی منفی کے معنی میں بھی کر دیتے ہیں بغیر کسی غلطی کے۔
۸۔ پس مکش کے ساتھ ماضی منفی کا استفراغ پیدا ہو جاتا ہے۔

اور کر دیتا ہے غالب طور پر مبالغہ میں منفی کی امید۔
۹۔ خاص ہے کم پر۔ داخل ہوتے ہیں کہیں شرط کے حروف۔

۱۰۔ یہ لام امر مکسور اور سلیم مخوی اس کو ففتح دیتا ہے۔
اور کے کن آتا ہے۔ ثم امر واو۔ اور فاعل لہ۔

۱۱۔ امر حاضر معروف کے غیر میں اس کی جگہ ہے۔
لیکن کہہ پر مقدر ہوتا ہے۔ اور فعل کو مجزوم کر دیتا ہے۔

۱۲۔ کہہ کہہ فعل کے درمیان لائے ہیں کے درمیان فعل لایا جاتا ہے۔
نہی متکلم میں ہیئت کم آتا ہے اور اس طرح انہوں نے لکھا

(پیر) ۱۲۳۱-۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲

واو یا۔ ہمزہ ایلایا ای ہیا۔ پس ہر سات حروف اسم کو نمبر دیتے ہیں پیر کا کرنا۔
۱۔ واو پر مع کے معنی میں نصب دینے والی ہوتی ہے شیخ کے قول پر۔

اس کا نام پیر ہے۔ مفعول مع ہوتا ہے۔

۱۔ استثناء کے لیے ہے الّا لیکن اس کی لفظی شہ ط یہ ہے
 کہ اس کا نام لیا جائے۔ استثناء کرتا ہے تو منصوبہ کو
 ۲۔ یہ استثناء موجب ہے منفی سے اور الّا اللہ سے۔
 یہ دس ہو گئے۔ لگاتار پانچ۔

۳۔ پانچ اور باقی ہیں جان ان سے ہے تھ
 خاص منادی مشروط ہوتا ہے شرط کے ساتھ جوان
 ۴۔ یا توہ خود مضائقہ ہو یا مشابہہ معاف ہو۔

یا غیر و تکرہ ہو ۵۔ جسے اندھا کہنے یا رَجُلٌ
 ۶۔ پس جان تو پہلے کو استعمال کیا گیا ہے قریب کے لیے۔

یا دور کہنے ہے آیا اندھ کے حیا کی طرح
 ۷۔ آئی دور کہنے یا نزدیک کے لیے یا متوسط کہنے کے لیے۔

نیز اس میں بھی کبھی العن آیا ہے مد کے ساتھ
 ۸۔ آ مد کے ساتھ صرف نداء میں سے ہے یعنی کے نزدیک
 یہ دور کے لیے ہے اور تودل میں کریم اس نکتے کو۔

۹۔ یہ صرف اسم کو لفظ دینے والے ہیں یعنی طور پر شیخ کا قول پر
 اور فسر دہن کے نزدیک تو فعل ہوتا ہے مگر صرف نداء ہوتا

بدر ۵۔ ۱۳۳۱۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔ ۵۔ ۱۹۔
 سنن کا مہیا آئی جیٹا اذ مامتا۔ ایٹھا۔ انی نواسم ہیں جنم دینے والے خاص فعل کو

۱۔ یہ مقام نواسم جازم دینے والے شرط کے ساتھ آئے ہیں الیٰ فرج
 ہو چکا ہے ظاہر تجو پر حکم ہر ایک کا شرط اور جزا سے۔
 ۲۔ پس جانے تو من مائی کو اسماء شرط سے۔

بجلاف بات کر جو ظرفیت کے معنی سے جدا ہے
 ۳۔ اسی اندیشہ پر دو ذی العقول کے لئے خاص ہیں
 اور غیر ذی العقول کے لئے ماکا استعمال آیا ہے۔

۳۔ چٹھما اور اٹھما آئی ہوتے ہیں طرف مکان کے لیے
پس ہوتے ہیں طرف زبان ٹھٹھا۔ اڈ کش

اتوار ۱۳۳۱ - ۶ - ۱۵ - ۲۱ - ۵ - ۳

ناصر اسم نکرہ کی آٹھ قسمیں ہیں۔ چار اسم ہیں

جیسے تمیز ہوتے ہیں وہ چار کہیں ہوتے ہیں
اول لفظ عشر ہے جو احد کا ساتھ مل کر ہوتا ہے

اسی طرح ثنائی تک شمار کر اس کلمہ کو

۱۔ اگر تو شمار کرنا چاہے تو ہوتے ہیں ننانوے اسم پہلے

مضروب اسم مفرد آیا ہے اس کا لازم ہمیشہ

۲۔ ہر جانے تو آٹھ ان میں سے ہیں ۱۹ ہوتے گشتاں

جیسے مشر و ثلثون سے تسعون تک اس طرح

۳۔ ایک کا ساتھ نو تک گنتی کی جو ترکیب آئی ہے وہ مطن کا ساتھ

ہوئے ہیں کم کی کا ساتھ عشر کی تقدیر عاقل ہر جگہ

۴۔ دونوں جز مبنی پر فتح ہیں انیس تک

لیکن بارہ کے بعد رد میں مضروب کر اول جز کو

۵۔ دونوں جز پھر ثانی کا ساتھ ہیں اثنا عشر مگر تک

انیس تک پہلے جز تا کے ساتھ ہے

۶۔ اس کا الٹ ہے موند کا کلمہ دونوں جزوں میں

ہے تا کے ساتھ تو پندرہ کے ہیں تا کے ساتھ

۷۔ پس آٹھ گنتی تذکر و تانیث میں ایک جیسی ہیں

یاد کر تو قانون کیس تک یہ ملے آیا جو نمبر کو قلب کرنا

اتوار ۱۳۳۱ - ۶ - ۲۲ - ۲۸ - ۱۰ - ۴ - ۲

مہر دہ اسم جو استفہام کیلئے ہوتا ہے نہ کر خیر کے لیے

تیسرا ان کا گنا ہے جو تالیف کا گنا ہے

- ۱۔ کم اور گزرا ہوا دونوں ہوتے ہیں عدد کے لیکن
 کہیں بغیر عدد کا لپٹا ہوتا ہے کفایت ہے گزرا۔
 ۲۔ کم میں استفہام لپٹا ہوتا ہے کہیں خبر کا لپٹا ہوتا ہے
 جب دربان میں غاصد نہ ہو تو تمیز کو زیر دیا ہے
 سمجھ میں اس کی تمیز مفرد ہوتی ہے کہیں جمع بھی۔

دوسرے تمیز جو ہے مفرد اور منسوب ہوتی ہے ہمیشہ

۳۔ جب اس کم پر داخل ہوتا ہے کوئی حرف جڑ

اگر تو تمیز میں ہیں جبر ہرے تو جائز ہوگا۔

۵۔ بہر دونوں کی تمیز ہر منے داخل ہوتا ہے اندکین

جائز نہیں ہے بعضیوں کے نزدیک گزرا کی تمیز ہر جبر

۶۔ پس قاتین جان کم خبر کے معنی میں ہے۔

لیکن اس کی تمیز ہر منے ہرے غالب طور پر من داخل ہوتا ہے

۷۔ اس پر جارہ داخل ہوتا ہے صورت نحووں کے نزدیک

پس اس میں جار لفتیں آئی ہیں نہ بھی جان۔

۸۔ ہے کاطع قاضی کی طرح نیز گئی ہے کاطع کی طرح

پس کاطع نیم کی طرح کاطع قطبی کی طرح ۱۲ جوان

۱۳۳۱ - ۶ - ۲۵ - ۱۰ - ۲۰ - ۶ - ۸

بروز منگل ۱۰ - ۵ - AM

نواسائے افعال ہیں ان سے جو نصب دینے والے ہیں

وَوَدَّ وَوَدَّتْ وَوَدَّتْ - كَيْتَلَّ اور کھا ہوتے ہیں

بہر وودید بھی اسم کو رفع دینے والا فعل ہوتا ہے جان

بہر شتان ہے اور سرعان یاد اس حکم کو

۱۔ وودت اور فعا دونوں فہم معنی میں ہیں کھا میں

کھا ہنر کے ساتھ یہ جمع لغتوں کے ساتھ ہے

۲۔ ھا پڑھنے کے فتح کے ساتھ ھا کی کسر کے ساتھ ۔

ھا ٹیلے کے ساتھ ھا پڑھنے کے کسر کے ساتھ ۔

۳۔ بَلَّغْ (وَعَلَّ) کے معنی میں عَلَّیْکَ الْوَلَدُ کے معنی میں ۔

کَيْتَعْلُ اُقْبِلْ کے معنی میں لام او یا د کے فتح کے ساتھ ۔

۴۔ کہیں ہرگز اس کلام معنوں پر اس قدر نہیں ہے ۔

جائز اگر تو فتح کی جگہ کو سکن کر دے گا ۔

۵۔ کہیں اللہ لام کے بعد زائد ہوتا ہے پس کَيْتَعْلُ

لام کے ساتھ ہے معنوں میں یا کا سکن کے ساتھ ۔

۶۔ پس حرف جر کے ساتھ کہیں بھی یہ مقدری بھی ہو جاتے ہیں ۔

سبھی کَيْتَعْلُ کا مترادف جَحِش ہے کہیں اَلْبَدِیْلُ خَلَّی

۷۔ اس کے بعد اُتَعْلُ کے معنی میں رُوئِیْدَ آ یا ہے یعنی طویر ۔

پس بَعْدُ کے معنی میں ہے کھٹکھٹات ہو رہا ہے تاکہ فتح کے ساتھ ۔

۸۔ نیز ضمہ بھی ہے تاکہ کسرہ بھی ہے کہیں کہیں ۔

کہیں کہیں اس کو حذف بھی کر دیتے ہیں کہیں فون کی ہے

۹۔ کہیں پھنکے کو ہا سے بدل لیتے ہیں تاکہ کے ساتھ اد کہیں کاف فون ہوتا ہے تاکہ کاف

۱۰۔ پس جان تو نشان آ یا ہے افتراق کے مترادف

سُتْرَکَانَ کی طرح سُر کا معنی میں ہوتا ہے ہر جگہ

۱۱۔ بعد کے سُنْ عَلَّمَ بھی دکر آ یا ہے کسم بدل سے ۔

جو یا تو ا ت کے مترادف ہے یا اِیْت آ یا ہے جو ان

۱۲۔ ضَعْمٌ بِاِسْکَتْ کارد لیتے ہیں اَلْفَتْ کارد کے معنی میں ہے

پس اِسْتَجِبْ بِاِثْعَلْ اِسْتِنْ کے معنی میں ہے

۱۳۳۱ - ۱۳۳۲ - ۲۵ - ۲۰۱۰ - ۴ - ۹

بروز بدھ . ۹ : ۵۴ AM

دوسری قسم تیرہ فعل ہیں جو فعل ناقص ہیں۔

اسم کو رفع اور خبر میں نصب دیتے ہیں ما اور کا کی طرح
كَانَ صَارًا - أَصْبَحَ - أَشْمَسَ وَأَضْحَى ظَلَّ بَاتَ

ما فتن ما دام مَا أَفْلَتْ لَيْسَ ہوتے ہیں پہلے سے
صَارَ بَرَحَ مَا زَالَ ظَا اور فعال جو ان کے مشتق ہیں

جہاں کہیں ان کو دیکھتے تو جگہ میں ہیں حکم جائز ہے
۱۔ كَانَ جو ناقص ہوتا ہے وہ ضرور خبر جاتا ہے۔

ثابت کرتا ہے اس کا گزر جانا انقطاع طور پر یا ہمیشہ
۲۔ یوں اسی کے معنی میں آیا ہے صَارَ اور انتقال کبھی آتا ہے

تمامہ وجود کے معنی میں اور زائد ہر صفا کی اس کو جائز ہے
۳۔ صَارَ یہ منفعل ہونے کے لئے ہے حقیقت کا نام

یا ایک شخص کا دوسرے وصف سے تبدیل ہو جانا ظاہر ہے بغیر ذکر
۴۔ أَصْبَحَ أَشْمَسَ أَضْحَى ظَلَّ بَاتَ یہ سارے آگے ہیں لیکن کس وقت

جگہ کو غور کرنے کے لئے ان کے وقتوں کے ساتھ
۵۔ یہ سارے تدریج کی طرح تمامہ آتے ہیں

لیکن جان تو ظَلَّ اور بَاتَ یہ بہت کم تامہ کا آتے ہیں
۶۔ ان سب کے لئے خبر ثابت ہوا کرتی ہے ہمیشہ اسم کا ساتھ

ان پر ایک ہیں صَارَ مَا زَالَ مَا أَفْلَتْ مَا فتن
۷۔ پس جان ر ما دام کسی شے کا وقت کے لئے آتی ہے

اس وقت جب ثابت ہے خبر خاص اسم کے لئے
۸۔ پس لازم یوں ہے اس کے بعد بالعد کے کلام کو

کسی حال کے لئے آئے ہیں لیکن اٹھائیس
۹۔ قرعہ کس قدر غیر حال کے ہے، لیکن آجاتا ہے

اس کی اصحبت لیس علم کی طرح پس محض ہوئے ہیں

الحاق

- ۱۔ صَارَ کی ملاقات اُل بھی اور کُجھ بھی ہے افعال ناقصہ کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔
- ۲۔ اُرْتَدَّ نَحْوًا بھی یا دُکُرَانِ جَلُونَ کو۔
ہوتا ہے ملحق ناقص کے ساتھ جب ہوتا ہے صَارَ کے معنی میں۔
- ۳۔ اَصْنَحَاذ۔ کَرَاخُ جائز بھی ہم معنی ہو جاتے ہیں۔
دوسرے افعال تعادیم عمل میں ناقص کی طرح ہیں۔
- ۴۔ گَاذ اس معنی میں آتا ہے کہ اُن کی خبر غنقریب ہے۔
رہ ہیں گَاذ۔ کَرَب اُرْشَتْ اور دُکُرَانِ عَسْ ہے
- ۵۔ غالب طور پر اس کی خبر مفارغ ہوتی ہے بغیر اُن کے داخل ہونے میں
حاصل ہوا چاہتی ہے۔ اسم کے قائل کے یقین کے مطابق
- ۶۔ لیکن مفہوم عَسْ کا جو ہے۔ اسم کی خبر زیادہ قریب ہو کر گئی ہے۔
کبھی خوف کے دہ سے اسد کبھی اسد کی دم سے
- ۷۔ پس کَرَب۔ راکھ فتح کے ساتھ اُرْشَتْ جو جلدی کے معنی میں آتی ہے۔
شروع سے اس کے فاعل کو اس کی خبر حاصل ہو کر گئی ہے
- ۸۔ لیکن خبر کے طریقے پر گَاذ پہ بھی کَرَب کے معنی میں آیا ہے۔
سبب اُرْشَتْ گَاذ کی طرح آیا ہے۔ سبب عَسْ کی طرح
- ۹۔ پس جان تو اَخَذ۔ فَفَقَّ کو بھی گَاذ کی طرح۔
خبر میں اُرْشَتْ کی طرح جان پر تنوہ کو معنی میں۔
- ۱۰۔ نیز خبر کے طریقے سے ملحق ہے گَاذ کے ساتھ۔
كَلْعَلْ اَوَّلًا۔ اَتَمِلْ۔ هَبْ اَلْخَصْمَ دیکھیں انہی کے معنی میں
- ۱۱۔ پیدل تن جان گَاذ کی مثل۔ لیکن یہ جو آخری
معنی میں۔ فَفَقَّ کے معنی میں ہیں اَلْخَصْمَ والے

دوسرے میں افعال یقین دہانی ہوتے ہیں کہ ان پر دو اسم

جب وہ آتے ہیں تو ہر ایک مفعول ہو جاتا ہے ہمیشہ

خِلَّتْ ہوتا ہے خِلَّتْ کے ساتھ ہر کھینٹ ہے رُخْمَتْ کے ساتھ

یَسْرُ طَنْتْ رَاثَتْ کے ساتھ ہے وَجْدَتْ ہے بقیہ غلطی

۱۔ یہ تین یقین کے لئے آتے ہیں خِلَّتْ رَاثَتْ کے ساتھ

وَجْدَتْ ہیں پس جان تو ان ترے کو ظن کیلئے

۲۔ ایک اُن میں سے خِلَّتْ کے پس تو جان طَنْتْ کو کھینٹ کے ساتھ

پس رُخْمَتْ ہر مشرک ہے دونوں جگہ آیا ہے ہمیشہ

۳۔ ہر ایک مبتدا اور خبر بر داخل ہوتا ہے

ہوا مفعولیت کی وجہ سے اس کا مفعول خبر میں اور مبتدا میں

۴۔ اُن میں سے دو کا ایک ہر گزارہ نہیں ہوتا

لیکن یہ جائز ہے کہ دونوں کو بیک وقت مخذوف ہوں

۵۔ پس جان کہ بھی خِلَّتْ مَرَّتْ کے معنی میں آیا ہے

طَنْتْ ہوا ہے کہیں مترادف انتقام آجیے کا مفعول

۶۔ اُبْعَرَتْ کی طرح رَاثَتْ آیا ہے۔ چپے وَجْدَتْ آیا ہے اُبْعَرَتْ کے لئے

یہ چاروں ایک مفعول ہر سب اکتفاء کر لیتے ہیں

اتوار ۵: ۴ PM ۱۵۳۱ - ۴ - ۲۹ - ۲۰۱۰ - ۱۳

رفع دینے والے ہیں اسرار خبر افعال مدح و ذم وہ یَفْعَمُ یَنْسُ سَاك - خَبَرِ اِس

۱۔ یَفْعَمُ مَدْح کے لئے اور یَنْسُ ذم کے لئے اس حالت

دونوں عربی کلمہ کسرہ کے ساتھ فاعلہ فاعلہ فتح کے ساتھ

۲۔ بھی فاعلہ فتح کے ساتھ عربی کلمہ کون کے ساتھ ہیں جائز ہوتا ہے

سبب فاعلہ کسرہ کے ساتھ عربی کلمہ کون ام اس کے لئے جائز ہے

۳۔ وہ جو ان کی شکل میں جائز ہوتا ہے لکھا فاعلہ فتح کے ساتھ ہے

اس کا عربی کلمہ مکسور ہے یہ چار صریح ہیں حرف علق ہیں

۴۔ پس جان مفعول۔ مطلق کو یہ سب زبردتی ہیں۔

ان کے بعد مفعول لہ، مفعول نہ احد حال کو بھی نصب

۵۔ پھر وہ تیسرے نسبت سے ایہام کو دو کرتی ہے۔

اس کے بعد مفعول معہ کو کہ جس کی طرف اشارہ پہلے کر چکا

۶۔ لیکن اسم کو نصب ہوتا ہے وہ مفعول نہ بھی ہے۔

وہ وجہ ایہا ہے ان افعال سے پہلے فعل متقدم کا ساتھ

۷۔ پس جان تو اپنے فعل کی طرح خود مصدر میں عمل کرتی ہے۔

اگر نہ ہو متاخر اپنے مفعول سے خود اے مقتدا۔

۸۔ اسی طرح یہ بھی شرط ہے کہ موصوف اور مقفّر لام کے ساتھ ہو۔

بغیر کسی غفلت کے یاد کر اس جملہ کو۔

۹۔ فعل کے الٹ جائز ہوتا ہے۔ فعلی فاعل کو حذف کرنا۔

فاعل کہ طرف یا اس مصدر کے اپنے مفعول کی طرف اضافت ہوتی ہے۔

۱۰۔ اسم فاعل ہیں انے فعل کی طرح عمل کرتا ہے۔

اگر یہ وہ مبالغہ کا صنف یا آخر میں جگہ پائے۔

۱۱۔ لیکن چونکہ مصدر اس کا مکمل ہونا اس میں شرط ہے۔

لیکن اس کی شرط آیا ہے چھ چیزوں پر۔

۱۲۔ ایک ان میں سے موصوف ہے موصوف ہے لہذا والی ہے۔

صرف استقسام اندن جمعہ ان سے مستند ہے۔

۱۳۔ اس کے عمل شرط کرنے میں چھوڑ بخویوں کے قول پر۔

ملا سوا ہونا فاعل اور استقبال کا یہی ہے۔

۱۴۔ لیکن ماضی کے معنی میں کہی کہی عمل کرتا ہے۔

اس کی تبادیل کرنے کا تکلف یہ ہو گا۔ سجدہ کرو میں لگتے کو

۱۵۔ اسم فاعل جو لازم ہوا کرتا ہے کہی فاعل کی طرف معانف ہوتا ہے۔

سوائے مفعول کے اس کی اضافت جو ہے فعل مصدری جائز ہے۔

۱۶۔ کرتا ہے جب فعل مجهول اپنے اسم مفعول میں عمل۔

شرط اس کا حکم جو ہے بیان کرتا ہوں میں اسم فاعل

۱۷۔ پس صیغہ صفت بہ لیا ہے اپنے فعل سے عمل۔

اس ضمیر کے اندر جو کہ اس کا مرجع ہے اس کا موصوف کا

۱۸۔ یا اس اسم ظاہر میں عمل کرتا ہے جن کا تعلق اس کے موصوف کے ساتھ ہے۔

اس جو چیزیں ہر ہیں اس کا اعتقاد آیا ہے۔

۱۹۔ اس کے بعد اس کی کرتا ہے اپنے مبالغہ کو جو مضاف

واجب ہے۔ اس میں موصوف کا کاف کو دینا مضاف سے مطلقاً۔

۲۰۔ واجب ہو جاتا ہے ساتھ کرنا جمع اندیشہ کے خون کو ہیں۔

بہر دو قسم ہر آئی ہے اضافت میں جو سے بیان کرتا ہوں۔

۲۱۔ پہلے یہ لفظ ہے جو کہ مصدر کی ہوتا ہے یا خود صفت ہوتا ہے۔

اپنے معجز کی طرف مضاف اور معنوی ہوا ہے دوسرے

۲۲۔ معنوی وہ منقسم ہر آئی ہے ایک کا معنی میں کہ

اس کا جز جو دوسرے اپنے اصل پر۔ اس میں جو نسبت ہے وہ

من وجہ کی ہو۔ مطلقاً ہیں (۲۳) اور اگر طرف جو ہے مضاف ہو وہ فی کے معنی میں

اور لام کے ساتھ اضافت آتی ہے۔ ان کے علامہ

۲۴۔ لیکن ہوتا ہے حق کے ساتھ مشابہ اگر ہر طرف مضاف۔

اسی طرح اضافت ہوتی ہے لام کے معنی میں ہر طرف

۲۵۔ معنوی اضافت میں حرف کے اس کی تقریب ہوتی ہے ظالی

کو فیوں کے برخلاف ہوتی ہے شرط پر مشابہ۔

۲۶۔ پس اس کے بعد جان کہ اسم تمام جو ہے خارج چیزوں سے ہوتا ہے

پہلے تنوین کے ساتھ۔ اس کا معنی ہے کہ لفظ ہوتا ہے یا تشبیہی

۲۷۔ ہر تشبیہ اند لوں جمع بھی جو مشابہ ہے۔

اس کے مضاف معنوی کے ساتھ یہ اسم تمام ہو جاتا ہے تشبیہی

۲۸۔ اگر ان اسم میں کس جگہ اسم و صفت ہو۔

اور کس دور کرنے کے لئے ضروری ہوئی ہے تمیز کا تقاضا

بروز نمک ۱۰۔ ۲۔ ۶۔ ۲۲

۹۔ ۱۰۔ ۱۳۳۱۔ ۷۔ ۷۔ ۹

فصل مضارع کو رفع دینے والے معنوی ہوتا ہے جان۔

اسی طرح یعنی طور پر جو عامل معنی ہوتا ہے مبتدا میں

۲۹۔ وہ جو فعل مضارع میں پیش دیا ہے وہ معنوی ہے۔

کو فضیول کا نزدیکی اس کا ہو نہایت نالقب و جازم سے جدا

۳۰۔ بصریوں کے نزدیک اس کا وہ قول ان میں اسم کی جگہ

اگر مطلق اسم لایا جائے۔ اس جگہ اس کو لانا جائز ہوگا

۳۱۔ لیکن کیسائی کے قول پر اس کا عامل لفظی ہوتا ہے۔

یعنی وہ مبر مضارع اس کے شروع میں جگہ پاتا ہے

۳۲۔ عامل مبتدا میں خالی ہوگا لفظی عامل سے۔

مبتدا خبر میں عامل ہوتا ہے یا ابتدا میں۔

۳۳۔ دونوں کا عامل لفظی ہوتا ہے ایک قول ضعیف پر۔

مبتدا خبر میں عامل ہے اور خبر مبتدا میں عامل ہے

بروز بدھ ۱۰۔ ۲۔ ۶۔ ۲۳

AM۔ ۹:۵۱۔ ۱۳۳۱۔ ۷۔ ۷۔ ۱۰

تذییب

۴۔ دس حروف عطف مشہور ہیں یعنی واو۔ خا

ثم۔ صی۔ او۔ اما۔ اثم۔ بل۔ لیکن۔ اور۔ کا

۵۔ محاکر کے نزدیک اسی جو یہ ہیں حروف عطف سے ہے۔

جو تفسیر کے لئے آتا ہے۔ اس میں تفسیر کے لئے ہر جگہ

- ۳۔ ہمزہ اور کل صرف استفہام، ان جوہر نفی کے لئے ہے
ما جو ہے، حال کی نفی کے لئے آتا ہے، اور مستقبل کے لئے آتا ہے
- ۴۔ پس جان کر، صلاً اور دسراً آلا کو تو ان کے بعد
نیزہ کو مابین ان حار میں سے ہے
- ۵۔ مضارع میں تفعیل کے لئے آتا ہے جیسے صلاً نقول
اور ندامت کے لئے آتا ہے میں ماضی میں جیسے صلاً قلنا
- ۶۔ پس نعم دسراً اجل خبر ہے اور ان درسم
تعدیل کے لئے یہ سب ایسی بات کا طور ہر منفی کے لئے آتا ہے
- ۷۔ صرف استقبال ہے سن اور سوف مثلاً ہوتا ہے یقین
صرف تہیہ ہے صلاً ہا آلا اور ہا
- ۸۔ قد یہ ماضی میں ہوتا ہے اس کا تو حال کے قریب کرنے کے لئے
مضارع میں تفعیل کے لئے آتا ہے اور کبھی کثرت کے لئے آتا ہے
- ۹۔ تفعیل اور توقع کے لئے ہوتا ہے مطلقاً جان
اس کے فعل کو حذف کرنا یا باقی رکھنا یہ کبھی کبھی جائز ہوتا ہے
- ۱۰۔ حرف تفسیر ہیں اکی اند آں صرف زیادت میں ان۔ ان
تینوں تخفیف کے لئے ہیں۔ اور صرف زیادت سے ہیں صلاً
- ۱۱۔ اس کے بعد متون کے بار میں جان جو باجی قسم پڑا ہے ہیں
تنگر کے لئے تفعیل کے لئے، موصی کے لئے تہیہ
- ۱۲۔ متقابل کے لئے اور تہنم کے لئے کبھی کھرجان تو رزاع کے لئے ہے
صلاً کبھی حقاً کے معنی میں ہیں جان اس کو
- ۱۳۔ کبھی شین کشیدہ سن کے ساتھ حالت وقف میں
کرتا ہے اکیان مون کے لاف کا تقاضا کرتا ہے
- ۱۴۔ اس کے ساتھ ہیں تو کبھی اکثر مشید شین کشیدہ کے ساتھ
حدود ہونے میں اس کے ساتھ ہے اس کا کہ ہر جب منفی سے ہے

(الشرع الاول)

قسم اول سترہ حروف جر سوتے ہیں یقین کے ممبران میں ۔

جو تمام ایک شہر میں آ بھر کسی اختلاف کے - (ہے)

يَا تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّكَ فِي عِندَهُ تُنْتَبِهُ -

۱۔ ہر ایک کے مفہوم کی تشریح اور مثالوں کی توضیح سے ماہر کرنامہ میں۔

آٹھ معنی کے لیے آیا ہے ۔۔۔۔۔۔ کا استعمال ۔

٢- (١) استغفرت (٢) رائدته (٣) العاق (٤) ظفرت - ٥. قسم

(۷) مصاحبت کے لیے ہمیں - (۱) تقابل کے اصول - میں متوجہ کرنا چاہیے جو

۱۰۔ مادہ ہر نوے قسم کے لیے تمام اسکوار اور صفات سے۔

ہوا ہے اس کا اسم اَلْعَظِیْمُ اللہ کے لئے

۴۔ تشبیہ کے لیے ۷ کاف ادا قرآن کے لیے ادا زائروہ ہیں۔

اور اس میں یہ آیت ہے مثل کے معنی میں کاف اے نیکی کار۔

۵۔ لام اختصاں کا لیے ہے عاقبت۔ عجلت اور قسم کے لیے ہے۔

اور عشقِ زائدہ کے لئے بھی اس کے مراد قول کے لئے رہا۔

۴۔ واؤ قسم کے لیے جان لیکنے پر داخل ہو رہے ہیں۔

۱۴. اگر اسامی در - نه که ضمیر در - ۱۵. هر امت با خدا ۱۶.

۷۔ ابتدا و تکلیف آئی ہے کہ لانا میں مُنڈا اور مُنڈا۔

جاں مقصود ہوتا ہے عدد سے مدت خاص ہوتا ہے (۱)

اور استثناء کے لیے یہ جملہ میں آمد ملے اس میں جان لیوا طریقہ پر۔

ہر ایک فعل میں جانشین اگر یہ مَذْقُول ہوں ماسک۔

۹۔ نہایت اُستے کو تقلیل کے لئے اس کے استعمال میں۔

برضوانہ کا ایک شیکر لکھیں جو ہے

۱۔ لیکن اس کا سبب درنگ نہ ہو کہ اس سے اور صوفیہ نہ ہو۔

مُتَوَرِّثٌ هِيَ آيَا سُبْحَانَ، وَأَوَّلُ كَلِمَاتِ بَلَدِي هِيَ

۱۱۔ تفسیر کے لیے آیا ہے کاشا اور ظرفیت کے لیے ہے فی

اور بلند ی کے لیے ہے علیٰ اور ابتدائے کے لیے ہے

۱۲۔ تبعیض کے لیے بھی لہ بیان کے لیے بھی لیکن نفی میں علیٰ آیا ہے بعد کا معنی ہیں

اور انتہا کے لیے حتیٰ اور الیٰ آئے ہیں

۱۳۔ ہاں فعل کا معنی میں ہوتا ہے۔ دونوں لیکن اس کا

استعمال جو ہے ضمیروں میں ہے۔ حتیٰ کا استعمال نا جائز

۱۴۔ علیٰ کا معنی میں حتیٰ کا استعمال بھی آیا ہے

لیکن ظرفیت میں اس کا استعمال ہوتا ہے غالباً

۱۵۔ علیٰ اور آن پر بھی داخل ہوتا ہے اسم جنات میں

پس یہ فوق اور جانب کے معنی میں ہوتا ہے

۱۶۔ دراصل قسم جو صرف ضمیر کی قسم دو طرف میں

ہر ایک کو سجدہ اس شعر میں اگر تو سجدہ کرتا ہے۔

(بروز میر) ۱۴۳۱ - ۷ - ۱۵ - ۱۰ - ۲۰ - ۶ - ۲۸

(النوع الثانی والثالث)

۱۔ اِنَّ اَنْ كَسَاةٌ كَاَتَ الْكَدَّ لَقَلَّ

اسم کو نصب اور ضمیر کو نصب دیتے ہیں

۲۔ اِنَّ اَنْ كَسَاةٌ كَاَتَ الْكَدَّ لَقَلَّ

ہیں کَاَتَ تشبیہ سے لیتے ہیں۔ اس کے بعد

۳۔ اِنَّ اَنْ كَسَاةٌ كَاَتَ الْكَدَّ لَقَلَّ

اسم معمول اور قسم کے بعد مفتوح ہر جا جگہوں

۴۔ ان میں ایک یہ ہے کہ واقع ہو مضاف کے نیچے

تشریب فاعل کے مبتدائے بعد مفعول واقع ہوا ہے

۵۔ ہر جب جائے کام ان میں لافن ہوتا ہے یقین کے ساتھ

تو لغو ہو جاتے ہیں علیٰ سے انما اور اشما

۵۔ اَللّٰی ہر استدرک کے لئے ہوتا ہے دو کلاموں کے درمیان

جو ہر معنی کا اعتبار سے ہے کیف میں اختلاف ہے اگرچہ

۶۔ پس تمہیں کے لئے ہے کیف ترصہ کے لئے ہے کف

۷۔ یہ مستقبل کی نفی کرتا ہے۔ اور ما حال کی نفی کرتا ہے

(النوع الثانی)

۱۔ قسم چار سات حرف ہیں جو اس کے زیر برکت ہیں۔ واؤ۔ یا۔ ہمزہ۔ لا۔ ایا۔ ا۔ کھیا

۲۔ استثناء کے لئے اَلَّا کے واؤ کے معنی میں ہوتا ہے

یا۔ ہمزہ۔ جی۔ آ۔ آ۔ آ۔ کھیا۔ نذا کے لئے ہیں

۳۔ ہمزہ اور ائی قریب کے لئے ہیں۔ یا۔ ذ۔ میان ہے

ان کے بعد غرض دور کے لئے ہیں جن کھیا کو آ یا کے ساتھ

۴۔ جو تین قسم کو جب کُن جلا تو فعل سمیت اس کو

یا۔ جو تین قسم سن تو اب اگر خواہش رکھتا ہے

(النوع الثانی)

۱۔ اَن۔ کُن۔ ہمزہ۔ اَذَن۔ ہمزہ۔ حرف معبر ہیں جو یہ مستقبل کو زیر دیتے ہیں

۲۔ اَن۔ مستقبل کا ساتھ ہے اور ماضی دونوں پر داخل ہوتا ہے

لیکن اس کو مستقبل ہی سمجھا جاتا ہے دونوں جگہ کو

۳۔ واؤ۔ فا۔ ح۔ لام۔ حم۔ اءلام کے ساتھ

اَو۔ کُن۔ ہمزہ۔ اَن۔ ماضی آتا ہے اے سخی کُن۔ کُن۔

۴۔ لیکن استعظام تک نہیں اسے معنی جان

تمہیں کے ساتھ لازم ہے کہ اس کا جواب واؤ کے بعد

۵۔ کُن۔ مستقبل کی نفی کے لئے اور کُن۔ کُن۔

کُن۔ ہوتا ہے تفسیل کے لئے اور اَذَن ہوتا ہے جزا کے لئے

۶۔ جمع قسم سن تو اب اس کا بیان یاد رکھو

تاکہ تمہیں علم ہو میں اس کا بیان حاصل ہو

النوع الثالث عشر

۱۔ اس کے بعد افعال یقین اور شک ہوتے ہیں دو قسم پر۔

جس آتے ہیں ان میں سے ہر ایک دونوں کو مضروب کر دیتے ہیں
۱۔ نَحَلْتُ ہوتا ہے کھینٹ کے ساتھ پس کَلِمَاتُ زَكَاةٍ سَاوَدَ

پس کَلِمَاتُ زَكَاةٍ کے ساتھ ہے وَحَدَّثْتُ کسی غلطی کے بغیر۔
۲۔ اصل طور پر یقین کے لیے ہوتے ہیں۔ عَلِمْتُ وَحَدَّثْتُ زَكَاةً۔

ظن کے لیے ہوتے ہیں۔ فَخَلْتُ کھینٹ کے ساتھ ہے کَلِمَاتُ زَكَاةٍ
۳۔ پس زَكَاةً کے لیے ایک ہی یقین کے لیے ہوتا ہے۔

یعنی اذنیات کوئی یکسر افعالی بھی ہوتا ہے۔ ان افعال کا۔
۵۔ ان معانی کو یاد کرتا ہے۔ نحوی لوح حساب سے۔

لیکن ایک مفعول ہوتا ہے ان میں سے اس وقت استقصاء
۶۔ پس کَلِمَاتُ بھی ہوتا ہے۔ اَلْقَلَمُ کَلِمَاتُ کے معنی میں۔

۱۔ عَلِمْتُ کبھی عَمَرْتُ کے معنی میں اسے مروجہ
۲۔ جس طرح اَلْقَلَمُ کا مفہوم ہوتا ہے اذنیات کے معنی میں۔

وَقَبْتُ بھی ہے کہ قَبْتُ کے معنی میں اسے۔ کہ دار
تیرہ قسم سماں ہے جب یقین ہو کہ توکان دھرو۔

اگر تجھے علم صیاسی معقول دے تو ان کو سن۔

بروز لغت ۱۳۱ - ۱۳۰ - ۱۲۹ - ۱۲۸ - ۱۲۷ - ۱۲۶ - ۱۲۵ - ۱۲۴ - ۱۲۳ - ۱۲۲ - ۱۲۱ - ۱۲۰ - ۱۱۹ - ۱۱۸ - ۱۱۷ - ۱۱۶ - ۱۱۵ - ۱۱۴ - ۱۱۳ - ۱۱۲ - ۱۱۱ - ۱۱۰ - ۱۰۹ - ۱۰۸ - ۱۰۷ - ۱۰۶ - ۱۰۵ - ۱۰۴ - ۱۰۳ - ۱۰۲ - ۱۰۱ - ۱۰۰ - ۹۹ - ۹۸ - ۹۷ - ۹۶ - ۹۵ - ۹۴ - ۹۳ - ۹۲ - ۹۱ - ۹۰ - ۸۹ - ۸۸ - ۸۷ - ۸۶ - ۸۵ - ۸۴ - ۸۳ - ۸۲ - ۸۱ - ۸۰ - ۷۹ - ۷۸ - ۷۷ - ۷۶ - ۷۵ - ۷۴ - ۷۳ - ۷۲ - ۷۱ - ۷۰ - ۶۹ - ۶۸ - ۶۷ - ۶۶ - ۶۵ - ۶۴ - ۶۳ - ۶۲ - ۶۱ - ۶۰ - ۵۹ - ۵۸ - ۵۷ - ۵۶ - ۵۵ - ۵۴ - ۵۳ - ۵۲ - ۵۱ - ۵۰ - ۴۹ - ۴۸ - ۴۷ - ۴۶ - ۴۵ - ۴۴ - ۴۳ - ۴۲ - ۴۱ - ۴۰ - ۳۹ - ۳۸ - ۳۷ - ۳۶ - ۳۵ - ۳۴ - ۳۳ - ۳۲ - ۳۱ - ۳۰ - ۲۹ - ۲۸ - ۲۷ - ۲۶ - ۲۵ - ۲۴ - ۲۳ - ۲۲ - ۲۱ - ۲۰ - ۱۹ - ۱۸ - ۱۷ - ۱۶ - ۱۵ - ۱۴ - ۱۳ - ۱۲ - ۱۱ - ۱۰ - ۹ - ۸ - ۷ - ۶ - ۵ - ۴ - ۳ - ۲ - ۱

(الْعَوَامِلُ الْقِيَامِيَّةُ)

۱۔ اس کے بعد سات تباہی ہیں اس کے فاعل یا مصدر ہے کہ مفعول منفی اور فعل ہوتا ہے مطلق

۲۔ ہر صفت جو ہے اس کے فاعل کے طرح ہے۔ اسے تو ان اس کے نام ہوتا ہے جنب دین والا تمیز کو۔

۳۔ فعل عامل کے بغیر ہر طرح قرار کا۔ خواہ وہ مفیدی ہو خواہ لازم ہو اسے صفت کے والے۔

۴۔ رفع دین والا فاعل کو ہوتا ہے ہر فعل اور ہر مفعول کو فعل مطلق۔ مضروب کرتا ہے تاکہ لازم ہو جائے۔

۵۔ اس کے فاعل کے مفعول صفت مصدر کے نہیں۔ بل میں ہے ان کا ایسا فعل بہر حال کہ پس افعالی کا۔

- ۶۔ مورد رست عمل کرنے میں پرتا ہے اس کا معنوں ہونا شرط۔ تاکہ اس کا اسقول جو ہے عمل کہنے والا ہے جو
 ۷۔ اسم نامل کے لیے حال مفعول کے معنی میں ہونا۔ شرط ہے اس کا کہ یہ کہ اس کا اعتماد جو مبتداء پر ہے۔
 ۸۔ یا موصوف پر یا ذوالی پر۔ یا حرف نسبی پر یا استفہام پر یا موصول پر اے سجدہ دار۔
 ۹۔ ان دروزن شرطوں کے حق میں جان تو اسے ابتدائاً طلب مہم یقین نہ تھا کہ اسم مفعول ہے اسم نامل کی طرح۔
 ۱۰۔ مذکر ہونے میں جمع شہ پر مرفوع ہونے میں بھی ہے صفت کا صنف اسم نامل کی طرح لیکن صنف میں خبر
 ۱۱۔ تفسیر کو نسب دینے والا اسم نام ہوتا ہے مکمل چار چیزوں میں سے ایک کی طرف پرتا ہے اسے مشرق و اول
 ۱۲۔ ہوتا ہے تئوں کے ساتھ اضافت کو جمع و تشبیہ کا ساتھ میرٹن مثلاً اسم نام کے قیام ہونے کا اے سر سامان
 ۱۳۔ قیام ہونے کا معنی ہے کہ اس کے لیے اپنے فکر کی طرح صفت ہونا معنوی ہوتا ہے۔ ان چار چیزوں کا کہ
 ۱۴۔ نفسی عامل جب ان کا شریک کے ساتھ ہی ہر ہو گئے مکمل یہ معنوی کو دھرائے گا کہ اس سے سہرا

۵۔ بروز بصر (۳۳) ۳۳ : ۶ = ۱۳۳۱ - ۷ - ۲۲ - ۲۰۱ - ۵

۵۔ (الف و امیر المصنویات)

- ۱۔ فعل سفارح کا عامل معنوی ہوتا اس جان عامل کا ہونا یقین طور پر مبتداء میں ہے۔
 ۲۔ ایل کوئی کے طریقے پر فعل سفارح کو رفع دینے والا جان تو خالی ہونا جازم و مناسب ہے اس کا ان کو
 ۳۔ اس کا معنی گاؤں میں لکھ بصری خبروں کے نزدیک اس کا اسم کی جگہ لانا ہوتا ہے صحیح اللہ خطا
 ۴۔ لیکن ایک قول پر اس کا مرفوع ہونا صرف اس سے ہوتا ہے اس صورت میں اس کا عامل نفسی ہوتا ہے اس کے
 ۵۔ مبتداء کے لیے ابتداء عامل ہوتا ہے اتفاق کا ساتھ لیکن اس کی تفسیر میں دو قول آئے ہیں اس میں کو کو
 ۶۔ اسم خالی ہونا اسم کا عامل نفسی ہے ہوتا ہے یہ قول سب سے بہتر ہے یاد کر ان نکات کو
 ۷۔ دیکھ اس کے ان کا اول میں ہونا اللہ صدر یکدم ہونا خواہ لفظاً یا بالقدیر اس سے پہلے
 ۸۔ خبر میں بھی ابتداء عامل ہوتا ہے یا مبتداء یا ایک مدد میں عامل و محمول ہونا اس جو ان
 ۹۔ یعنی کے نزدیک عامل اس کا اعتبار میں مبتداء ہے یاد کر ان مسئلہ کو ختم کرتے ہیں اس نظم کو

بروز بصر (۳۳) ۳۳ : ۶ = ۱۳۳۱ - ۷ - ۲۰۱ - ۵

۲۳ - ۷ - ۱۳۳۱ - ۸ : ۵۵ (۳۳)

Qadiri

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِيَدِهِ أَصْبُرُ لِفِ الدَّخْوَالِ وَتُخَفِّفُ الْأَثْمَالِ
وَالْقَلُوبُ وَالسَّالِمَةُ عَلَى سَبِيلِ الْحَقَائِدِ إِلَى مُعَايِنَةِ الْأَنْفَالِ
وَعَلَى إِلَهٍ وَصَاحِبِهِ الْمُسْتَضَارِّ عَيْنِ لَهْ فِي الصَّفَاتِ وَالْأَعْمَالِ
صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔
(ترکیب)

باء حرف جار۔ اسم مضاف لفظ اللہ اسم جلالت۔ موصوف۔ الرَّحْمَنِ صفتِ اَدَل
الرَّحِيمِ صفتِ ثانی۔ اللہ میں رحمانیت بھی ہے اور رحیمیت بھی ہے۔ رحمان فی الدنیا۔
رحمان فی الدنیا میں۔ کافروں۔ مومنوں سب کو دیا رہا ہے۔ سب کو رحمت و بار بار ہے۔
رَحِيمٌ فی الْآخِرَةِ۔ آخرت میں حرف البیان والوں پر رحم فرمائے گا۔ تو یہ اللہ کی صفات ہیں
اللہ تعالیٰ ان سے موصوف ہے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہوا۔ اور یہ دونوں اس
کی صفات ہیں۔ ایسا اللہ جو رحمان ہے۔ ایسا اللہ جو رحیم ہے۔ موصوف اور صفت
کے ترجمہ میں لفظ ایسا لگانا ہے۔ اللہ اسم جلالت موصوف الرحمن۔ یہ مخالف کا
صفت مشبہ کے صفت ہیں۔ الرحمن۔ یہ صفتِ اَدَل الرحیم۔ یہ صفتِ مشبہ ہے۔ یہ
صفتِ ثانی ہے۔ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ ہوا اسم مضاف کا۔
اللہ اسم جلالت دونوں صفتوں سے ملکر مضاف الیہ ہوا اسم مضاف کا۔ اسم مضاف
اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور ہوا با حرف جار کا۔ جار اپنے مجرور سے ملکر متعلق
ہوا اَشْرَعُ فعل کے۔ یہ با جو یوں ہے بسم اللہ شریف کی۔ اس کا متعلق ہے۔
مخدوف ہوا کرتا ہے۔ اور جس قسم کا کام ہوا۔ اس قسم کا فعل یاں کر اس
کو متعلق کہا جاتا ہے۔ کوئی آدمی نلک دست کر رہا ہے۔ تو صیغہ واحد شکم سے مندرج
اس کو متعلق کر رہا ہے۔ اَشْرَعُ میں تلووت کرتا ہوں۔ جسے کام کو شروع کیا جاتا ہے۔
تو ہم نکالیں گے۔ فعل مندرج اَشْرَعُ میں۔ میں شروع کرتا ہوں۔ اب ہر حاجا جاتا ہے
تو نکالا جائے گا اَشْرَعُ۔ جس قسم کا فعل ہے۔ انتہا کے موقع پر ہم لہ پڑھی
جائے۔ تو کہیں گے اَفْتَحْ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تو یہاں چونکہ ہم شروع کر رہے ہیں
یہاں فعل مانیں گے اَشْرَعُ۔ با حرف جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا۔ اَشْرَعُ کے
اَشْرَعُ فعل اس میں آنا چاہئے اس میں فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور اپنے متعلق سے ملکر

نفساً جملہ فعلیہ خبریہ یقیناً انشائیہ ہوا۔

بروز اتوار (am) 27 : 8 بجے 1431 - 7 - 28 - 2010 - 7 - 11

الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَىٰ نِعْمَائِهِمُ الشَّامِلَةِ وَالْآلِئَةِ الْكَامِلَةِ - ترجمہ

سب تعریفیں اللہ کے لئے اس کے شامل نصیبوں اور اس کے کامل نصیبوں پر۔

سب تعریفیں ثابت ہیں اللہ کے لئے اس کے شامل نصیبوں اور کامل نصیبوں پر۔

الْحَمْدُ مِنَ الْإِلَهِ صَرْفِ تَعْرِيفٍ - الْفَرْقُ بَيْنَ لَامِ صَرْفِ جَارِ اللَّهِ اسْمِ عِلَالَتِ

جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابت کیا علی صر جار تعلق مضاف ، مضاف

الیہ - مضاف اور مضاف الیہ مل کر موصوف الشاملۃ - موصوف اپنی صفت سے مل کر یہ

معلوف علیہ - واؤ صر مطلق آلایہ - مضاف الیہ - مضاف مضاف الیہ سے مل

کر موصوف - الکاملۃ - صفت - موصوف اپنی صفت سے مل کر - معلوف - معلوف علیہ

اپنے معلوف سے مل کر مجرور ہوا جار کا - جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابت کیا

ثابت اس اسم فاعل اس میں موصوف ہیں فاعل - اسم فاعل اپنے فاعل امدان دونوں معلوفوں

سے مل کر خبر ہو کر سببہ اکہ - سببہ اپنی خبر سے مل کر لفظ اسم خبریہ - یقیناً انشائیہ ہوا

بروز اتوار (am) 52 : 8 - 1531 - 1 - 5 - 2010 - 11 - 11

وَالصَّلَاةُ عَلَىٰ سَيِّدِ الدُّنْيَا مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَىٰ وَعَلَىٰ آلِهِ الْمُحْسِنِينَ - ترجمہ

رحمتیں نازل ہوں - انبیاء کے سید دار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے چنے ہوئے آل پر۔

وَالصَّلَاةُ - واؤ صر استفان - الصَّلَاةُ - سببہ اکہ - اسم ہے مضاف الیہ کے علی حرف

جار - سید مضاف الیہ - الانبیاء - مضاف الیہ - مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر سید کے من

محمد - اسم بالمت موصوف - المصطفیٰ - صفت - موصوف اپنی صفت سے مل کر بدل لفظ مضاف

اپنے بدل سے مل کر مجرور ہوا جار کا - جار اپنے مجرور سے مل کر معلوف علیہ - واؤ صر عطف

علی صر جار - آل - مضاف - مضاف الیہ - مضاف اپنے مضاف علیہ سے مل کر موصوف

المحسین - صفت - موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور ہوا جار کا - جار اپنے مجرور سے مل کر

معلوف علیہ - معلوف علیہ اپنے معلوف سے مل کر - متعلق ہوا نازلہ کے اسم فاعل کا سببہ -

اس میں صیغہ اس کا فاعل۔ اسم فاعل اور مفعول سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوا
نبر۔ مبتدا اس خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معنایا نشا کہ ہوا
(نبر) (۵۳۰) ۸، ۲۰، ۱۳۲۱ - ۸ - ۶ - ۲۰۱۰ - ۷ - ۱۹

اعْلَمُ أَنَّ الْقَوَائِلَ فِي التَّخَوُّ عَلَى مَا أَلْفَكَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ أَفْعَلُ
اے جہاں علی یا کتبہا ہوا کا مفعول ہوگا جس کا۔ تو فعل اور فاعل کا ترکیب کرنا
جملہ اسمیہ الایام عند القاهر ابن مقلب الرحمن الجرجانی سق
اور میں ترجمہ (ن) نکلا کرتا ہے
اللہ و شراہ و جعل الجنة مشواہ صائتہ عامل ترجمہ۔ جان تو ہے شک لول
علم نحو میں یہ کہ ان کو نکلا ہے شیخ امام زمانے کے علماء سے افعل عند القاهر بن عبد الرحمن
جرجانی نے مشواہ عامل (اللہ نکلا) سہرا ہے ان کی تربیت کو اور بنانے وقت کو ان کا نکلا ہے
شکل (۵۷۰ - ۱۰) ۱۳۲۱ - ۸ - ۷ - ۲۰۱۰ - ۷ - ۲۰

ترکیب: اعلم فعل از افعال ثلث۔ افعال ثلث دو مفعول کو چاہتے ہیں۔ اعلم فعل ام حاضریہ میں
ہیں اکت صیغہ مستتر۔ ان حرف مشبہ با فعل القوائیل ذوالحال۔ فی حرف جار۔ التحو
مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر مفعلی ہوا۔ مفعولہ کا۔ مفعولہ جان کا ہے شک لول
صیغہ میں علم نحو میں۔ علی حرف جار۔ ما موصولہ۔ الف فعل۔ صیغہ اس کا مفعول ہم
الشیخ موصوف الایام صفت اول۔ افعل مضاف تعلیم مضاف الیہ ہر مضاف۔
الایام مضاف الیہ۔ افضل اپنے مضاف الیہوں سے مل کر استفادہ۔ ہر اک سے دونوں
مل کر صفت ثانی۔ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مبدل منہ۔ عبد القاهر موصوف
اپنے مضاف عبد الرحمن مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت اول الجرجانی صفت
ثانی۔ ہر موصوف موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر۔ دو موصوف اپنی دونوں صفتوں
سے مل کر مبدل منہ۔ ہر موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مبدل الیکل۔ مبدل منہ اپنے بدل سے
مل کر۔ فاعل ہوا۔ الف فعل کا۔ الف فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ
ہو کر صلہ ہوا۔ ما کا۔ ما موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر

جائیں تو اسے معشرۃ کے متعلق کر لیں۔ اور معشرۃ جو اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ دونوں متعلقوں سے مل کر حال ہوا۔ العوامل اپنے ذوالحال اپنے حال سے مل کر اسم ہوا۔ ان صرف مشبہ کا۔ مائتہ فاعل مائتہ متبیین عاقل تمیز۔ تمیز اپنے تمیز سے مل کر ضمیر ہوئی ان کا۔ کہ انہ تمیز اسم اور ضمیر سے مل کر مفعول ہے ہوا اکتلم کا۔ جملہ اسم ضمیر ہو کر۔ مفعول ہے ہوا اکتلم فعل کر فعل اپنے فاعل اور مفعول ہے سے مل کر جملہ فعل ضمیر ہوا۔ مضاف فعلہ انشاء کیا ہوا۔

سقط فعل ماضی اللہ اسم جلالہ اس کا فاعل غیرا مضاف۔ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فعل مفعول ہے۔ سقط اپنے فعل اور فاعل سے مل کر اسم مفعول ہے۔ مفعول جملہ فعل ضمیر ہو کر معطوف علیہ۔ واو صرف معطف۔ بفعل فعل۔ جنہ۔ اس کا مفعول یہ۔ اور متعقبات۔ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر۔ اس میں متعقبات صیر ضمیر۔ خال۔ فعل فعل اور اپنے دونوں مفعولوں سے مل کر۔ جملہ فعل ضمیر ہو کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ دعائے انشاء کیا ہوا۔ لفظ ضمیر۔ مضاف انشاء ہوا۔

ہوا۔ - برز بدہ۔ - ۱۴۳۵ - ۸ - ۹ - ۱۵ - ۵۷ - ۲۱

لَفْظِيَّةٌ وَمَعْنَوِيَّةٌ فَالْفِظِيَّةُ مِثْلُهَا عَلَى ضَرْبَيْنِ -

لفظی ہیں اور معنوی ہیں۔ پس لفظی ان میں سے دو قسموں پر ہیں۔

لفظیۃ اسم منصوب۔ یہ ضمیر ہے مبتدا۔ اَحَدُهَا لَفْظِيَّةٌ اَحَدُ مضاف ہا مضاف الیہ۔

مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف۔ لَفْظِيَّةٌ اپنے ضمیر سے مل کر مفعول ضمیر۔ و معنویۃ

ثانئہا و معنویۃ واو صرف معطف۔ ثانی مضاف۔ ہا مضاف الیہ۔ مضاف الیہ اپنے مضاف

سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنے ضمیر سے مل کر جملہ فعل ضمیر ہوا۔ فَا لَفْظِيَّةٌ ماضی لفظی

اللفظیۃ ذوالحال۔ مین مضاف۔ ہا مضاف الیہ مجرد۔ جار اپنے مجرد سے مل کر مفعول

ہوا ثانیہ کے۔ اور ثانیہ اپنے متعلق سے مل کر حال۔ ماضی صرف۔ جار۔ ذوالحال اپنے حال

سے مل کر مبتدا۔ محل صرف۔ جار اپنے مجرد۔ جار اپنے مجرد سے مل کر مفعول ہوا ثانیہ

کے۔ ثانیہ اپنے متعلق سے مل کر ضمیر۔ مبتدا اپنے ضمیر سے مل کر جملہ فعلیۃ ضمیر ہوا۔

(بروز منگل) ہوگا مبتدا ۱۴۳۵ - ۸ - ۱۲ - ۱۰ - ۲۰ - ۷۲

سَمَاعِيَّةٌ وَقِيَّاسِيَّةٌ فَالْتِّسَامِيَّةُ مِنْهَا أَخَذُوا تَشْعُونَ عَامِلًا
ایک سماعی اور ذکر القیاسی سماعی ان میں سے اکانوں میں عامل۔
سَمَاعِيَّةٌ اسلم منصوب۔ یہ خبر ہے مبتدائی۔ أَخَذُوا سَمَاعِيَّةً أَخَذُ مضاف
کھا مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنے خبر سے مل کر
جملہ اسم فعلیہ خبر ہوا۔ وَقِيَّاسِيَّةٌ وَأَوْصُفَ عطف ثانی مضاف
کھا مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا میں اور اپنے خبر سے
جملہ اسم فعلیہ خبر ہوا۔ فَالْتِّسَامِيَّةُ خافضہ۔ سَمَاعِيَّةٌ ذوالحال۔ میں
حرف جار۔ کھا مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثانی کے ساتھ ثانی اپنے
متعلق سے مل کر حال۔ أَخَذُوا تَشْعُونَ مُبْتَدِئًا عَامِلًا مُبْتَدِئًا مینز اپنے خبر سے مل کر
میں خبر ہوا۔ مبتدا اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہوا۔

وَالْقِيَّاسِيَّةُ مِنْهَا سَبْعَةٌ عَوَامِلُ اور قیاسی ان سے سات عوامل ہیں
وَأَوْصُفَ عطف القیاسیہ ذوالحال۔ میں حرف جار کھا مجرور جار اپنے مجرور
سے مل کر متعلق ہوا ثانی کے ساتھ ثانی اپنے متعلق سے مل کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر
مبتدا۔ سَبْعَةٌ مینز عوامیل مینز اپنے خبر سے مل کر خبر۔ خبر اپنے مبتدا
میں خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہوا۔

وَالْمَعْنَوِيَّةُ مِنْهَا عِدَّةٌ اور دوان میں سے معنوی ہیں
وَأَوْصُفَ عطف المعنویہ ذوالحال مبتدا۔ میں حرف جار کھا مجرور جار اپنے مجرور
سے مل کر متعلق ہوا ثانی کے ساتھ ثانی اپنے متعلق سے مل کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر
مبتدا۔ عِدَّةٌ خبر۔ مبتدا اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہوا۔

$$۱۰ - ۳۲ = ۱۳۳۱ (am) = ۱۹ - ۱۱ - ۲۰۱۰ = ۲۹ - ۲ - ۲۰۱۰$$

وَتَشْعُونَ السَّمَاعِيَّةُ مِنْهَا عَلَى ثَلَاثَةِ عَشَرَ نَوْحًا۔ اور ان میں سے تقسیم ہو جائے

سما میں تیرہ قسموں پر۔ ترکیب۔ واؤ صرف عطف۔ تنوُّع فعل مضارع ضمید اور
مردف طغیبت السَّما عیَّت اس کا فاعل۔ ذوالحال۔ سین صرف جار تھا مجرور
جار مجرور مل کر متعلق ہوا ثابِتاً کے ثابِتاً اپنے متعلق سے حال۔ ذوالحال اپنے حال سے
مل کر فاعل ہوا تنوُّع فعل کا۔۔۔ عملی صرف جار۔ ثلثتہ عشرہ مہینہ نو مہینہ
مہینہ اپنی قیصر سے مل کر چلتی ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا تنوُّع فعل کا
تنوُّع فعل اور اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ضربہ ہوا۔

النَّوْعُ الْأَوَّلُ ۱۔ النُّوعُ موصوف۔ الْأَوَّلُ صفت۔ موصوف اپنی صفت
سے مل کر صفت۔ ضَرْوَت موصوف کثیر فعل اس میں ہیں ضمیر اس کا فاعل
اسم مفعول ہے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ضربہ ہو کر
بقاویل مفرد صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر ضربہ مبتدأ اپنی ضربہ سے مل کر جملہ
اسم ضمیر ہوا۔ فقط۔ فاجزائیہ۔ فقط اسم فعل بمعنی اٹھی اٹھی اس
میں انت۔ ضمیر اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعل انت کہہ ہو کر جزا ہو گا
شرط مخذوف کہ۔ اِذَا جَزَزْتُ بِهَا الْأَشْمُ فَقَدْ فَائِزٌ اسل عبارت
یوں بنتی ہے۔ اِذَا جَزَزْتُ بِهَا الْأَشْمُ یہ محذوف ہے۔ اِذَا صرف شرط جَزَزْتُ
فعل یا فاعل۔ اَلْأَشْمُ اس کا مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ
ہو کر شرط۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ضربہ ہوا۔ جب تو ان سے کم کو بر
د۔ تو ہر ایک جا۔ یہ جو صروف ہیں صرف اَلْأَشْمُ کو جَزَزْتُ ہے۔

(am) 9: 21 ہر روز اتوار ۱۳۳۱ھ - ۸ - ۲۴ - ۲۰۱۰ - ۸ - ۸

وَأَشْمُ حُرُوفًا جَارَةً اور نام رکھا جاتا ہے ان کا حرف جارہ اور یہ ستمہ حرفیں
(ترکیب) شمش فعل مجہول۔ اس میں اس کا نائب فاعل ہے۔ حُرُوفًا موصوف جَارَةً
صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول ہے ہوا۔ شمش فعل کا شمش اپنے فعل اور
مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ضربہ ہوا۔

وہی سبب سے کثیراً - وارث عطف - ہے مبتدا سبب سے کثیراً
(ترکیب) مبتدا کثیراً - صرّفاً تميز - مبتدا اپنی تميز سے مل کر خبر - مبتدا اپنی خبر سے مل کر
جلد اسیم خبر یہ ہوا - منکر ۱۳۳۱ - ۸ - ۲۸ - ۱۰ - ۲ - ۸ - ۱۵

الْبَاءُ لِلْاَصَاقِ وَهُوَ اتِّصَالُ الشَّيْءِ بِالشَّيْءِ بِإِمَّا حَقِيقَةً نَحْوُ بِهِ
دَائِمٌ وَإِمَّا فَجَارًا نَحْوُ مَرَاتُ بِزَيْدٍ أَيْ التَّصَدُّقُ مَرُورٌ بِمَكَانٍ
يُقَرَّبُ بِهِ زَيْدٌ بِاَصَاقٍ كَيْدٌ هِيَ الْوَهْدَةُ وَهِيَ الْوَهْدَةُ وَهِيَ الْوَهْدَةُ
ملا ہوا ہونا ہے - یا حقیقہ طور پر ہے اس کے ساتھ بیماری لگی ہوئی ہے - اور یا مجازی
طور پر اصاق ہوتا ہے - ہے میں زید کے ساتھ گزرا - یعنی ملا ہوا ہے میرا گزرا - ایسے جگہ
سے گزرا کہ قریب کے گزرا - (ترکیب) الْبَاءُ مَبْتَدَا - لام حرف جار - الْاِلْتِصَاقُ مَجْرُور
جار اپنے مجرور سے مل کر جملہ متعلق ہوا ثابث کے ثابث اسم فاعل اس میں ہو اس میں فاعل - اسم فاعل
اپنے فعل کے ساتھ مل کر خبر ہوئی مبتدا کی - مبتدا اپنی خبر کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا -
وَصَرْفٌ عَطْفٌ هُوَ ظَمِيرٌ مَوْجُودٌ مَفْضُلٌ اِلْتِصَاقُ مَعْنَا الشَّيْءِ مُضَافٌ اِلَيْهِ - با حرف جار - الشَّيْءُ
جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا - اتّصال کے اتّصال مصدر اپنے مضاف الیہ الیہ مضافات
سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی - اِمَّا مَعْطُوفٌ - حَقِيقَةً مَعْطُوفٌ عَلَيْهِ - مَعْطُوفٌ مَعْطُوفٌ عَلَيْهِ
سے مل کر تميز - مبتدا اپنی تميز سے مل کر خبر - مضافات اپنے مضاف الیہ سے مل کر متعلق ہوا
کے خبر ہوئی مبتدا کے ساتھ مل کر جملہ متعلق ہوا - اِمَّا مَعْطُوفٌ - وَهِيَ مَعْطُوفٌ - فَجَارًا
مَعْطُوفٌ عَلَيْهِ مَعْطُوفٌ عَلَيْهِ سے مل کر تميز خبر اپنی تميز سے مل کر خبر - مَرَاتُ بِزَيْدٍ
با حرف جار زید مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا - مَرَاتُ بِزَيْدٍ فعل
اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا - اِثْنَا صَرْفٌ تَفْسِيرُ التَّصَدُّقِ
مَرَاتُ بِزَيْدٍ مَعْنَا حَقِيقَةً مَعْنَا مَعْنَا مَعْنَا مَعْنَا مَعْنَا مَعْنَا مَعْنَا مَعْنَا مَعْنَا
با حرف جار مکان خبر یہ ہوا - اقرب - فعل اس میں مفعول کس کا فاعل - مفعول اقرب

نزدیک اس کا فاعل ہے۔ مینہ صرف جار۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا اقرب فعل کے
 اقرب فعل کے فاعل ہے۔ مل کر جب فعلیہ خبر ہو کر مفعول ہو تو اس سے مل کر جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا اقرب فعل کے
 اقرب فعل کے فاعل ہے۔ مل کر جب فعلیہ خبر ہو کر مفعول ہو تو اس سے مل کر جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا اقرب فعل کے
 اقرب فعل کے فاعل ہے۔ مل کر جب فعلیہ خبر ہو کر مفعول ہو تو اس سے مل کر جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا اقرب فعل کے
 اقرب فعل کے فاعل ہے۔ مل کر جب فعلیہ خبر ہو کر مفعول ہو تو اس سے مل کر جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا اقرب فعل کے
 اقرب فعل کے فاعل ہے۔ مل کر جب فعلیہ خبر ہو کر مفعول ہو تو اس سے مل کر جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا اقرب فعل کے
 اقرب فعل کے فاعل ہے۔ مل کر جب فعلیہ خبر ہو کر مفعول ہو تو اس سے مل کر جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا اقرب فعل کے
 اقرب فعل کے فاعل ہے۔ مل کر جب فعلیہ خبر ہو کر مفعول ہو تو اس سے مل کر جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا اقرب فعل کے

ترکیب ۲۔ البناء مبتدا۔ لام حرف جار۔ الصاق مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا
 اقرب فعل کے۔ ثابت اسم فاعل۔ الحکم ثابت اسم فاعل اور اپنے متعلق سے مل کر شبہ جملہ اسم
 ہو کر خبر۔ مبتدا اپنے خبر سے مل کر جملہ اسم خبر ہو کر۔ و حرف عطف۔ ہو مبتدا۔
 اتصال یہ باب اتصال کا مصدر ہے اور مضاف ہو رہا ہے۔ الرشی کی طرف۔ مضاف اپنے مضاف
 الیہ سے مل کر تمیز آتش مضاف الیہ ب حرف جار الرشی مجرور جار اپنے مجرور سے
 مل کر متعلق ہوا اتصال کے۔ اما حرف شرط حقیقہ مفعول علیہ واد حرف عطف۔ انشاء شرط مجاز
 مفعول مفعول علیہ سے مل کر تمیز۔ تمیز اپنے تمیز سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنے خبر سے مل کر جملہ
 اسم خبر ہو کر۔

ترکیب ۳۔ نحو مضاف با حرف جار مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا
 ثابت فعل کے۔ ثابت اسم فاعل اپنے مفعول فاعل سے مل کر خبر قدم داؤ۔ مبتدا اپنے خبر سے مل کر جملہ اسم
 خبر ہو کر۔ مل کر جملہ اسم خبر ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے
 مل کر خبر ہو۔ مبتدا اپنے خبر سے مل کر جملہ اسم خبر ہو کر۔
 نحو مضاف مفعول فاعل با حرف جار۔ جار اپنے مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا
 مفعول فاعل اپنے مفعول فاعل سے مل کر جملہ اسم خبر ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے
 مل کر خبر ہو۔ مبتدا اپنے خبر سے مل کر جملہ اسم خبر ہو کر۔
 مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جملہ اسم خبر ہو کر۔

لے با استقامت اس کو کہا جائے گا جس کے مدخول سے مدد چاہی جائے۔ جس اسم پر مدد داخل ہوگی۔ اس کی مدد
 لی گئی ہوگی۔ لے القلم با کا مدخول ہے۔ با اس پر داخل ہے۔ با کے مدخول کے ثابت میں مدد
 چاہی گئی ہے جسے کس چیز کی علت بنایا ہو۔

ای صرف تفسیر المصنف فعل سرور مضاف ہی مضاف الیہ با حرف جار مکان موصوف
 یقرب فعل من حرف جار ہ مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا یقرب فعل کا۔
 زئیر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مجرور ہوا یا صفت ہوا جملہ فعلیہ خبر
 ہو کر صفت۔ صفت اپنے موصوف سے مل کر مجرور ہوا۔ جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر
 متعلق ہوا۔ المصنف فعل کا۔ المصنف فعل اپنے فاعل اور اپنے متعلق سے جملہ فعلیہ خبر
 ہو کر مفسر۔ مفسر اپنے مفسر سے مل کر جملہ مفسرہ ہوا۔

۱۳۳۱ - ۱ - ۱۴ - ۱۰ - ۲ - ۹ - ۲۶
 وَلِلَّهِ شِعَانِي كَوْنُ لَمْ يَلْقَمَ بِالْقَلَمِ اور با استقامت کے لیے آئے ہیں جسے منہ تنم کی مدد سے لکھا۔
 ترکیب۔ واو حرف عطف البناء بیت و محذوف۔ لام حرف جار استعانہ۔ مجرور۔ جار اپنے
 مجرور سے مل کر متعلق ہو ثابت فعل کے۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی
 مبتدا محذوف کی۔ مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبر ہو گیا۔
 نحو مضاف۔ کتب فعل با فاعل با حرف جار القلم مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا
 کتب فعل کے کتب فعل اپنے فاعل اور اپنے متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر ہو کر مضاف الیہ ہوا۔
 نحو مضاف کا۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالیہ کی مثالیہ مبتدا
 رہی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہو گیا۔

وَقَدْ تَكُونُ لِلْعَجَلِ اور کہیں کہیں بہ علت کے لیے آئے ہیں علت کا معنی بہ ہوا کہ جس کا مدخول کسی چیز کا
 ترکیب۔ واو حرف عطف۔ قد برائے تخیل۔ تکنون فعل ناقص اس میں بھی غیر اس کا اسم
 لام حرف جار التعلیل مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتہ کا ثابتہ حال کا
 صیغہ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ اسمیہ ہو کر خبر ہوئی تکنون فعل ناقص کی۔ تکنون فعل
 ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبر ہو گیا۔
 فَكُوْهُ قَوْلِهِ تَعَالَى اِنَّكُمْ تَقْلَمُكُمْ اَنْفُكُمْ بِاَشْخَاؤِكُمْ الْعَجَلِ

نحو مضاف قَوْلِهِ تَعَالَى مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا۔ جار کا۔ جار
 اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مثالیہ محذوف کا۔ مبتدا محذوف مثالیہ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر
 ہوا۔

کوئی ضمیر ہو۔ اب گھوڑا زین سمیت خریدیا گیا ہے۔ ثواب گھوڑا اور زین اکٹھے ہیں۔
 وَلَيْتَ مُصَافِيَةً - اور با مصافحت کا لے آئے ہیں، با مصافحت اس کو کسی کا جس کی مصافحت میں
 واؤ حرف عطف۔ لام حرف جار مصافحت مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابت ہے
 فعل کا ثابت اسم فاعل ہوا اپنے فاعل سے مل کر خبر ہوئی الیاء مبتدا محذوف کی۔ مبتدا محذوف
 اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہو گیا۔

نَحْوُ امْتَرَاتِ الْفَرَسِ بِسُرْعَةٍ - جیسے کہ گھوڑا اپنے زین سمیت
 نحو مصافحت امْتَرَاتِ فعل فاعل الفرس اس کا مفعول ہے۔ با حرف جار۔ مفعول
 مصافحت۔ و ضمیر مصافحت الیہ۔ مصافحت اپنے مصافحت الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا جار اپنے مجرور
 سے مل کر متعلق ہوا۔ استمریت فعل کا۔ امْتَرَاتِ فعل اپنے فاعل اپنے متعلق سے مل کر مصافحت
 ہوا۔ مبتدا محذوف متعلق کی۔ خبر المحذوف متعلقہ جملہ ضمیمہ خبر ہو کر مصافحت الیہ ہوا مصافحت اپنے مصافحت
 سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف کی۔ مبرا محذوف اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہو گیا۔

بہرہ پیر (۳۱) : ۹ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۰ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۴ - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۳ - ۵۴۴ - ۵۴۵ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۴۸ - ۵۴۹ - ۵۵۰ - ۵۵۱ - ۵۵۲ - ۵۵۳ - ۵۵۴ - ۵۵۵ - ۵۵۶ - ۵۵۷ - ۵۵۸ - ۵۵۹ - ۵۶۰ - ۵۶۱ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - ۵۶۴ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۵۶۷ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰

وَلَيْتَ رَتِيَّ نَحْوُ قَوْلِهِ تَقَالِي ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ - وَنَحْوُ ذَهَبَتْ بِرَتِيَّ
 آئی اُذْ هَبْتُ - اور یہ متعدی کرنے کا لے آئے ہیں۔ یعنی جب یہ کس صلیہ پر آئی ہے۔ ہے
 اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ذهب اللہ بنورہم۔ اب اگر بنورہم میں با نہ آتی تو اس کا مفعول نہ ہوتا
 کہ اللہ جلہ گیان کا نور کا ساتھ۔ لیکن اس با نے اس جانے کو لے جانے سے بدل دیا اس کو
 متعدی بنا دیا۔ معنی ہو گیا۔ لے گیا اللہ ان کا نور۔ اور۔ اور کسی مثال کہ میں نے لے کے ساتھ چلا
 گیا۔ معنی ہے کہ اس کو لے گیا۔

(تکریم) واؤ حرف عطف۔ لام حرف جار۔ اللہ بنورہم مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا
 ثابت ہے۔ ثابت اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف کی۔ الیاء مبتدا محذوف اپنے
 خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہو گیا۔ نحو مصافحت۔ قَوْلُهُ تَقَالِي ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ
 مصافحت الیہ۔ مصافحت اپنے مصافحت الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف متعلقہ کی۔ مثالہ ابن خبر سے
 مل کر جملہ اسمیہ خبر ہو گیا۔ واؤ حرف عطف۔ ذَهَبَ فعل اللہ اسم جلالہ۔
 با حرف جار۔ نور مصافحت الیہ۔ مصافحت اپنے مصافحت الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے

مجرد سے مل کر متعلق ہوا ڈھب فعل کا۔ ڈھب فعل اور اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ نظم
ضرر ہوا۔ واو حرف عطف۔ نحو مضاف فعل با فاعل با حرف جار
زید مجرد۔ جار اپنے مجرد سے مل کر متعلق ہوا ڈھب فعل کا۔ ڈھب فعل اور اپنے فاعل
اور متعلق سے مل کر مضاف الہم۔ مضاف اپنے مضاف الہم سے مل کر ضرر ہوا مبتدا محذوف مثلاً
کی۔ مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ضرر ہو کر مفسر۔ ائی حرف تفسیر
اڈھب فعل با فاعل۔ ڈھب فعل کا مفعول فعل اپنے فاعل اور اپنے مفعول سے مل کر جملہ
فعلیہ ضرر ہو کر مفسر۔ مفسر اپنی مفسر سے مل کر جملہ اسمیہ ضرر ہو کر مضاف الہم ہوا نحو مضاف
کا۔ مضاف اپنے مضاف الہم سے مل کر ضرر ہوا مبتدا محذوف مثلاً کی۔ مثلاً مبتدا محذوف اپنے
ضرر سے مل کر جملہ اسمیہ ضرر ہوا۔

وَالْمُقَابِلَةُ۔ نحو اشتریت القدر بالفوس۔ اور یہ بار مقابلہ کرتا ہے۔ جیسے
میں نے خریدنا غلام کو گلوں کے بدلے میں۔ یعنی غلام اور گلوں ایک دوسرے کے مقابلے میں ہوا
ترکیب۔ واو حرف عطف۔ لام حرف جار۔ المقابلہ مجرد۔ جار اپنے مجرد سے مل کر متعلق ہوا
مبتدا محذوف الباء کی۔ الباء مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ضرر ہوا۔
نحو مضاف اشتریت فعل با فاعل القدر اس کا مفعول یہ با حرف جار۔ الفوس۔ مجرد جار
اپنے مجرد سے مل کر متعلق ہوا اشتریت فعل کا۔ اشتریت اپنے فاعل اور اپنے مفعول اور متعلق
سے مل کر جملہ فعلیہ ضرر ہو کر مضاف الہم ہوا۔ نحو مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الہم سے مل کر
ضرر ہو کر مبتدا محذوف مثلاً کی۔ مثلاً مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ضرر ہوا۔
وَالْمُقَسِّمُ۔ نحو باللہ اَلَمْ تَفْعَلْ كَذَا۔ اور قسم کے لیے آتا ہے با۔ جیسے۔ بھائی کی قسم
میں ضرور ایسا کروں گا۔

ترکیب۔ واو حرف عطف۔ لام حرف جار الْقَسْمُ۔ مجرد۔ جار اپنے مجرد سے مل کر متعلق ہوا۔
ثابتہ ثانیہ اسم فاعل اور اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر ضرر ہوا مبتدا محذوف الباء کی۔ الباء مبتدا محذوف
اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ضرر ہوا۔
نحو مضاف با حرف جار۔ اللہ مجرد۔ جار اپنے مجرد سے مل کر متعلق ہوا۔ اقسیم فعل کا۔ اقسیم

فعل اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے جملہ فعلیہ ہو کر قسم۔ لام صرف جار۔
 أَفْعَلْتَنَ بمعنی ماہ۔ مذلّم اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ سکن کن کا صرف جار۔ ذا مجرور۔ جار اپنے
 مجرور سے مل کر متعلق ہوا۔ أَفْعَلْتَنَ فعل سے اپنے فاعل سے اور متعلق سے مل کر
 جملہ فعلیہ طریق ہو کر جواب قسم۔ قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ فعلیہ قسم ہوا۔

(am) ۱۸-۱۰ منگل ۱۳۳۱-۱۰-۱۸-۲۸-۹-۲۸

وَاللّٰهُ سَتِّعُطَانِ كَحُوْا اَرْحَمُ بَرِّئِدٍ۔ اور با جو ہے یہ استعطاف کا ہے جس کا مدفعولہ
 ہے رحم عطفت میرائی کی درخواست دیا جائے۔ ہے زید ہر رحم کیجئے۔

ترکیب۔ واؤ حرف عطف۔ لام صرف جار۔ استعطاف مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثبات کے
 ثبات اسم فاعل اور اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی اللہ مبتدأ محذوف کی۔ اللہ مبتدأ اپنی خبر سے مل
 کر جملہ اسمیہ خبر ہوا۔ نحو معنایں۔ ارحم فعل۔ با حرف جار۔ زید مجرور۔ جار اپنے
 مجرور سے مل کر متعلق ہوا ارحم فعل اسم کے افعال اسم اور اپنے متعلق سے مل کر معنایں ہوا نحو معنایں
 اپنے معنایں سے مل کر متعلق ہوا مبتدأ محذوف مثالیہ کا۔ مبتدأ محذوف مثالیہ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
 خبر ہوا ثبات ہوا۔

وَاللّٰهُ فَرِحَ كَحُوْا زَيْدٌ بِالْبَلَدِ۔ اور با ظرفیت کا ہے کہ میں آئی ہے اس کا مدفعولہ اس سے ہے اپنے ظرف
 بن گیا ہو۔ ہے زید شہر میں ہے۔

ترکیب۔ واؤ حرف عطف۔ لام حرف جار۔ الظرفیۃ مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثبات کے ثبات
 اسم فاعل اور اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی اللہ مبتدأ محذوف کی۔ اللہ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ
 اسمیہ خبر ہوا۔ (۱) نحو معنایں۔ محض زید بالبلد معنایں الہ۔ معنایں اپنے معنایں الہ سے مل کر
 خبر ہوئی مبتدأ محذوف مثالیہ کا۔ مبتدأ محذوف مثالیہ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہوا۔

مع زید مبتدأ۔ با حرف جار۔ البلد۔ مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا۔ کائنات کے کائنات صبیح اکم
 فاعل اس میں مع زید فاعل۔ کائنات کا اسم فاعل اور اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوا اسم ہو کر خبر
 مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہوا۔

وَلِلّٰهِ يٰۤاٰدَةُ نَحْوُ قَوْلِهِ تَقَالٰی وَلَا تَلْعَلُ تَلْقَوُا بِاَيِّكُمْ اِلَى السَّحَابِ۔ اور زائدہ بھی ہوا۔ ہے اللہ
 تعالیٰ کا یہ فرمان کہ نہ ڈالو اپنے ہاتھوں کو اپنے آپ کو پلاکت میں۔ یہاں ایک حکم میں جو بایں۔ یہ
 زائدہ ہے۔ اگر اس کو حرف تکلف کا ہے تو کوئی فرق نہیں ملتا۔

ترکیب - واؤ حرف عطف - لام حرف جار الزیادہ - جرور - جار اپنے جرور سے مل کر متعلق ہوا تھا
مبتدا محذوف کا - مبتدا محذوف اپنے جر متعلق ہوا ثابتہ کے - ثابثہ اسم فاعل اس میں جار اس کا فاعل
ثابثہ اسم فاعل اور اپنے فاعل اور اپنے متعلق سے مل کر جر ہونے الیاء مبتدا محذوف کی - مبتدا محذوف
اپنی جر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہوا - نحو - معارف - قولہ تعالیٰ آفرینا معارف
الیہ - معارف اپنے معارف الیہ سے مل کر متعلق ہوا ثابثہ کے - ثابثہ اسم فاعل ثابثہ مبتدا محذوف
اپنی جر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہوا -

یہاں تک باو کے دس معنی آئے ہیں ایک باب میں - العاق - ۲ - استعانت - ۳ - تعلیل - ۴ -
۵ - تقدیم - ۶ - مقابلہ - ۷ - قسم - ۸ - استعفاف - ۹ - ظریفیہ - ۱۰ - زیادت - ۱۱ -
جہاں اس قسم کے باب ہو گئے - اس لحاظ سے اس کا مطلب ہو گا -

یہ (am) ۹۰۹۹ ۱۳۳۱ - ۱۰ - ۱۹ - ۲۰۱۰ - ۹ - ۱۹
وَاللَّامُ لِلْاِخْتِصَاصِ نَحْوُ الْجُلُشِ لِلْفَرَسِ - اور لام اختصا ص کے لیے آتا
ہے - یعنی جس کا مدخل کا لے کوئی چیز مختص کی گئی ہو - الجُلُشِ زین - یہ گھوڑے کے پٹے خاص
ترکیب - واؤ حرف عطف - لام مبتدا - لام حرف جار - الاختصاص - جرور - جار اپنے جرور سے
مل کر متعلق ہوا ثابتہ کے - ثابثہ اسم فاعل اور اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مبتدا لام کی خبر ہونے
مبتدا اپنی جر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہوا - نحو - معارف - الجُلُشِ زین - ثابثہ
الیہ - معارف اپنے معارف الیہ سے مل کر جر ہونے مثالم کی - مثالم کی محذوف اپنی جر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبر ہوا - الجُلُشِ مبتدا - لام حرف جار - الفرس جرور - جار اپنے جرور سے مل کر
متعلق ہوا - مثالم کا - مثالم مبتدا - اپنی جر سے مل کر اسمیہ خبر ہوا -
وَلِلزِّيَادَةِ نَحْوُ رَدِّفِ الْكَلِمِ اِى رَدِّفِ كَلِمٍ - اور زائدہ ہوتی ہے - جیسے -
تیسارے سے بچھ آگے ہو -

ترکیب - واؤ حرف عطف - لام حرف جار الزیادہ - جرور - جار اپنے جرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتہ کے
ثابثہ اسم فاعل اور اپنے فاعل اور اپنے متعلق سے مل کر جر ہونے - اللام مبتدا محذوف کا - مبتدا محذوف اپنی جر
سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہوا - نحو - معارف - رَدِّفِ كَلِمِ اس کا
فاعل - لام حرف جار - کلم مجرور - جار اپنے جرور سے مل کر متعلق ہوا رَدِّفِ كَلِمِ کے - رَدِّفِ كَلِمِ اپنے فاعل

اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ضرب ہو کر مفسر۔ اسی حرف تفسیر، اِنْ فاعل، کُنْم اس کا مفعول، فعل، اِنْ
مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ضرب ہو کر مفسر۔ مفسر اِنْ مفسر سے مل کر جملہ فعلیہ ضرب
ہو کر مضاف الیہ ہوا۔ مضاف نحو کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالیہ کی۔
مبتدا این ضرب سے مل کر جملہ اسمیہ ضرب ہوا۔

وَاللَّغْوِیْلُ نَحْوُ جِثَّتْ لَکَ کَرَامِیْلُ اور علت کے لیے آیا ہے۔ جس کا مفعول اسے خبر
کے لیے علت ہوا کرتا ہے میں آتا بڑی عزت کرنے کے لیے لام داخل ہے۔ اکرام مفعول ہے۔
ترکیب - واو حرف عاطفہ - لام حرف جار التفصیل - محذوف - جار اپنے محذوف سے مل کر متعلق ہوا۔
نابتہ کے۔ جابتہ اسم فاعل اد اپنے فاعل سے مل کر خبر ہوئی۔ لام مبتدا محذوف کا۔ لام مبتدا محذوف اپنی
خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ضرب ہوا۔ نحو مضاف جِثَّتْ فعل بافعل۔ لَکَ مفعول۔ لام
حرف جار۔ اکرام - مضاف۔ لَکَ خبر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر محذوف ہوا
جار کا۔ جار اپنے محذوف سے مل کر متعلق ہوا۔ جِثَّتْ کے۔ جِثَّتْ فعل اپنے فاعل مفعول۔ اور متعلق
سے مل کر جملہ فعلیہ ضرب ہوا۔ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر
مبتدا ہوا۔ مبتدا۔ مثالیہ کے۔ مثالیہ مبتدا محذوف اپنی ضرب سے مل کر جملہ اسمیہ ضرب ہوا۔
وَالْقِسْمِ نَحْوُ لِلّٰہِ لَا یُوْضِرُ الْاَجُلُ اور قسم کے لیے آتا ہے۔ ہے اللہ کا قسم
جستہ دہرہ نہیں کہ جائے گی

ترکیب - واو حرف عاطفہ - لام حرف جار - الْقِسْمِ محذوف - جار اپنے محذوف سے مل کر متعلق
ہوا۔ جابتہ کے۔ جابتہ اسم فاعل اد اپنے فاعل اور متعلق سے خبر ہوئی مبتدا محذوف ولام کا۔ مبتدا محذوف
اپنی ضرب سے مل کر جملہ اسمیہ ضرب ہوا۔ نحو مضاف۔ لام جار لَکَ محذوف جار اپنے
محذوف سے مل کر متعلق ہوا الْقِسْمِ فعل کے۔ الْقِسْمِ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر فعل فاعل بنا کہ
ہو کر قسم۔ لا یوْضِرُ فعل الْاَجُلُ اس کا نائب فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور نائب فاعل سے مل کر
جملہ فعلیہ ہو کر جواب قسم قسم اپنی جواب قسم سے مل کر جملہ اسمیہ ضرب ہوا۔

وَالْمُحَاقَبَةُ نَحْوُ لَزِمَ الشَّرَّ لِلْمُشَاوَرَةِ اور عاقبت نہ لے لیں آتا ہے۔ کو لا چیز کا
کسی چیز کے پیچھے گناہ۔ ہے لازم ہوئیہ شر بد بختی کا وجہ سے۔

ترکیب - محذوف واو - حرف عاطفہ - لام حرف جار - الْمُحَاقَبَةُ - محذوف - جار اپنے محذوف سے مل کر متعلق ہوا
لے ہے۔ اس کے شر کو بد بختی کے لیے لازم کر دیا۔

یعنی میں نے کچھ در اسیم لیتے۔

ترکیب - واؤ حرف مطلق - لام حرف جار - التبعین جبرود - جار اپنے جبرود سے مل کر متعلق ہوا تاکہ
کے - نائبہ اسم فاعل اور اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر متعلق ہوا تاکہ - مبتدأ محذوف میں کی - مبتدأ
محذوف میں اپنے خبر سے مل کر جملہ اسم خبر یہ ہوا - نحو منافع اُذْتُ من
الداهم - منافع الہ - منافع اپنے منافع الہ سے مل کر خبر ہوئی - مبتدأ محذوف مثالہ کی مبتدأ
محذوف مثالہ اپنے خبر سے مل کر جملہ اسم خبر یہ ہوا - اُذْتُ فعل بافاعل میں حرف جار الداهم
جبرود - جار اپنے جبرود سے مل کر مفسر - اُذْتُ حرف تہلیل - لُحُثُ منافع الداهم - منافع الہ
منافع اپنے منافع الہ سے مل کر مفسر - مفسر اپنے مفسر سے مل کر جبرود ہوا جار - جار اپنے جبرود سے
مل کر متعلق ہوا فعل اُذْتُ - اُذْتُ فعل اور اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعل یہ

ہوا
وَالْقَائِمِينَ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى فَاَجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ أَيْ الرِّجْسِ الَّذِي
مَقْوُودُ الْإِذْقَانِ - اور یہ بیان کرنے کے لئے آتا ہے وضاحت کے لئے آتا ہے جسے اللہ تعالیٰ
کا حکم - کہ تم جنہوں کے بلب رہا ہے نَحْوُ اور بلب رکھنا ہے بت ہیں - تو اس میں
میں یہ بیان کر رہا ہے - بت سے مراد کیا ہیں بت ہیں -

ترکیب - واؤ حرف مطلق - لام حرف جار - التبيين جبرود - جار اپنے جبرود سے مل کر
متعلق ہوا تاکہ کے - نائبہ اسم فاعل اور اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدأ محذوف
میں کی - مبتدأ محذوف میں اپنے خبر سے مل کر جملہ اسم خبر یہ ہوا - نحو منافع
قوله تعالى إلى آخر - منافع الہ - منافع اپنے منافع الہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدأ محذوف
مثالہ کی - مبتدأ محذوف میں اپنے خبر سے مل کر جملہ اسم خبر یہ ہوا - فاجتنبوا مثل -

وَلَمْ يَزِدْهُ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى لِيُغْفِرَ لَكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ - اور یہ زائد نہیں آتا ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ کا فرمان۔ یہاں من زائد ہے۔ اللہ تعالیٰ کو سب سے گناہ معاف کرنا ہے، یہ بیان کرنے کے لیے یہاں کلمہ گناہ کی ترکیب۔ واو حرف عطف۔ لام حرف جار۔ الزیادۃ۔ مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثانیہ کے۔ ثانیہ اسم فاعل اور اپنے فاعل کے متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف میں کی مبتدا محذوف میں اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔ نحو۔ معنایں۔ قَوْلُهُ تَعَالَى۔ معنایں الیہ۔ معنایں اپنے معنایں الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالیہ کی۔ مبتدا محذوف مثالیہ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

وَرَأَى الْأَكْفُوَّةَ - یہ سہیں جگہ سے سہیں کام کی جگہ سے ہر ایشیا جاکر ہوئی ہے کہ یہ کام بیان آکر ختم ہو گیا۔ یہ اس مکان کو اس حیثیت کو بیان کرتا ہے، جسے میں نے سید کی لغت کے تحت تک۔ جس طرح میں ابتدا کرتا ہے۔ اس طرح الی اعتبار کرتا ہے۔ ترکیب۔ واو حرف عطف۔ الی مبتدا۔ لام حرف جار۔ اتحاد معنایں الغایۃ معنایں الیہ۔ فی جار۔ مکان مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق انتقاد کے انتقاد اپنے معنایں الیہ اور اپنے متعلق سے مل کر مجرور ہوا جار کا جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا۔ ثانیہ کے ثانیہ کے اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا الی کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔ نحو معنایں۔ سیرت من البقرة آفر۔ معنایں الیہ۔ معنایں اپنے معنایں الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالیہ کی۔ مثالیہ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔ سیرت۔ فعل با فاعل۔ من جار۔ البقرة مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا سیرت فعل کا۔ الی۔ حرف جار۔ الکوفۃ مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا سیرت فعل کا۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا سیرت معنایں الیہ ہوا۔ نحو معنایں الیہ۔ معنایں الیہ اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالیہ کا۔ مثالیہ مبتدا محذوف، اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

وَلَمَّا مَضَىٰ صَبَاحُ قَوْلِهِ قَالَ وَلَا تَاْكُلُوا أَمْوَالَكُمُ إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ أَيْ مَعَ أَمْوَالِكُمْ
اور یہ مصاحبت کے لئے ہیں آتا ہے۔ مع کے معنی میں۔ یعنی جس چیز کی معیت کو بیان کرنے کے لئے ہے۔
جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ نہ کھاؤ ان شیعوں کے مال۔ اپنے مالوں کے ساتھ۔ یہاں الیٰ جمع کے
کے ہے

ترکیب - واؤ حرف مضاف۔ م حرف جار۔ المصاحم ضرور جار اپنے مجرور سے مل کر متصل ہو کر ثابت کے
جائزہ اسم فاعل اور اپنے فاعل اور متصل سے مل کر خبر ہو کر مبنیٰ احمد و ف الیٰ کی۔ مبنیٰ احمد و ف الیٰ
خبر سے مل کر جملہ اسم خبر ہوا۔ نحو مضاف۔ قوله تعالیٰ تعالیٰ مضاف الیہ۔
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر متصل ہوا۔ مبنیٰ احمد و ف مثالیہ کا۔ مبنیٰ اسم فاعل اور متصل سے
مل کر خبر ہو کر جملہ اسم خبر ہوا۔ واؤ حرف مضاف۔ لک تاملو۔ لام براہی بنی جاز
تا مکر۔ فعل متعارف۔ مضاف احوال مضاف۔ مجرور۔ الیٰ اموالکم۔ الیٰ حرف جار اقرب الیٰ
مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر اور متصل سے مل کر مفسر
ہوا۔ الیٰ حرف تفسیر مع مضاف۔ اموالکم۔ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے
مل کر مفسر۔ مفسر اپنے مفسر سے مل کر ہوا فعل کے۔ اور فعل متعارف کے اپنے فاعل اور
متعلق سے مل کر مضاف الیہ ہوا معی مضاف کا۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ اور متصل سے
مل خبر ہو کر مبنیٰ احمد و ف مثالیہ کی۔ مبنیٰ احمد و ف الیٰ خبر سے مل کر جملہ اسم خبر
ہوا۔ (شکل) - ۵ - ۱ - ۲ - ۱ - ۵

«وَقَدْ يَكُونُ مَا قَبْلَهَا دَاخِلًا فِي مَا قَبْلَهَا» اِنْ كَانَ مَا قَبْلَهَا مِنْ جَنْبِ مَا قَبْلَهَا
اور کہیں اس کا جو مانوس ہے۔ وہ داخل ہوتا ہے اس کے مابین میں۔ اگر اس کا مابین اور مابین ایک
جانب سے ہوں۔ نحو قوله تعالیٰ فَاَقْبِلُوا رُءُوسَكُمْ وَاَيُّدِيَكُمْ إِلَى الْأَرْضِ۔ جسے
اللہ تعالیٰ کا فرمان تم دعوٰ اپنے منہوں اور اور اپنی ہاتھوں کو کہیں زمین۔ یعنی زیاد کیا ہے پس نہ کہیں
کہو کہیں نہ ہاتھ ایک ہی چیز ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ باتوں اور کہنیاں کو ان کے جہت ہیں
«وَقَدْ يَكُونُ مَا قَبْلَهَا دَاخِلًا فِي مَا قَبْلَهَا» اِنْ لَمْ يَلْقَ مَا قَبْلَهَا مِنْ
جَنْبِ مَا قَبْلَهَا۔ اور کہیں ہیں اس کا مابین اس کے مابین میں داخل نہیں ہوتا۔ اگر اس کا

ما قبل اور ما بعد ایک جلس سے نہ ہوں؟ نحو قولہ اَلْهَالِیْ لَمْ اَتْمَوِ الصَّیَامَ اِلَیَّ
۱ لکھلے۔ جسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ چہرہ تم پورا کر دو روزوں کو مات تک۔ تو اب رات اور
دن الگ الگ ہیں۔ اگر اس کو داخل کریں تو معنی یہ بننا ہے کہ دن کو بھی روزہ کرو۔ یہاں
رات بھی۔ اب یہ مطلب دن تک تو روزہ رہے گا۔ رات کو نہیں۔

ترکیب ۱۔ واو صرف عطف۔ کذا صرف تحقیق۔ فعل معنای ہر برائے تھیں۔ کیونکہ فعل ناقص
اس میں ہوو ضمیر اس کا فاعل ہے اسم۔ کیا موصولہ بعد معنای۔ ہا صنف معنای الہ معنای
اپنے معنای الہ سے مل کر۔ معنوی لفظ ہوا۔ ثبوت ثبوت کا۔ ثبوت فعل اس میں ہوو ضمیر اس کا فاعل
فعل اور فاعل اور معنوی لفظ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر جملہ موصولہ کا۔ موصولہ
اپنے صلہ سے مل کر اسم ہوا۔ کیونکہ کا۔ داخل اسم اس کی خبر۔ داخل اسم فاعل۔ فی حرف
جار۔ کیا موصولہ قبل معنای الہ۔ ہا صنف الہ۔ معنای اپنے معنای الہ سے مل کر یہ معنوی لفظ
ہوا۔ ثبوت فعل کا۔ ثبوت اپنے فعل اور اپنے فاعل ہوا اور اسم معنوی لفظ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ
ہو کر صلہ ہوا موصولہ کا۔ موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے
مل کر متعلق ہوا داخل کا۔ داخل اپنے متعلق سے مل کر شبہ اسم ہو کر فعل ناقص اپنے اسم
اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر جزائے مقدم۔

ان صرف شرط۔ کان فعل ما موصولہ بعد معنای الہ۔ ہا صنف الہ۔ من حرف جار خبر مجرور
ما موصولہ قبل معنای الہ۔ ہا صنف الہ۔ معنای اپنے معنای الہ سے مل کر معنوی لفظ ہوا ثبوت
فعل کا۔ اس خصوصیت اس کا فاعل۔ ثبوت فعل اور فاعل اور معنوی لفظ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر
صلہ ہوا لہذا موصولہ کا۔ موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معنای الہ ہوا معنای الہ سے مل کر معنای
اپنے معنای الہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا لہذا کان
متعلق ہوا ثبوت کے ثبوت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر اسم ہو کر خبر۔
کان فعل ناقص اس کے خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر شرط موصوفہ۔ شرط موصوفہ
جزائے مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ خبر الہ ہوا۔

مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بن رہا ہے۔ مفعول بنے والے سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مفعول ہوا۔ ماضی موصولہ کا۔ ماضی موصولہ اپنے مفعول سے مل کر مضاف الیہ ہوا جس سے مضاف کا۔ مضاف الیہ اپنے مضاف سے مل کر۔ مفعول ہوا لہٰذا کہیں کہیں۔ جہد ہوا جار کا جار اپنے جہد سے مل کر مفعول ہوا فعل ناقص کا۔ فعل ناقص اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ اسمیہ بن کر خبر ہوئے۔ اپنے اسم کہہ۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ بن رہا ہے۔ شرط موصوفہ۔ شرط موصوفہ اپنے خبر کے مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ بن رہا ہے۔

ترکیب ۳۔ نجر مضاف۔ قول مضاف۔ ضمیر ذوالکمال۔ تعالیٰ فعل اس میں جو ضمیر اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر حال۔ ذوالکمال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ۔ تسمہ حرف مطلق اور تسمہ فعل ناقص کا۔ المصائر موصولہ ہے۔ الیٰ حرف جار۔ اقلیل مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر مفعول ہوا فعل ناقص کے۔ اُتوا افعلیہ فعل اپنے فاعل مفعول اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مفعول ہوا قول کا۔ قول اپنے مضاف الیہ اور مفعول سے مل کر مضاف الیہ ہوا نجر مضاف کا۔ مضاف الیہ اپنے مضاف سے مل کر خبر ہو کر مثالیہ کہ۔ مبتدا محذوف مثالیہ اپنے مضاف الیہ خبر سے مل کر جملہ اسمیہ بن رہا ہے۔

اقرار ۱۸: ۱۹ - ۱۳۲۱ - ۱۱ - ۱ - ۱۰ - ۲ - ۱۰ - ۱۰

وَكَيْفَ لَا نَتَجَمَّعُ فِي الْآخِرَةِ فِي الزَّمَانِ وَفِي الْمَكَانِ - اور حتیٰ کس چیز کی ابتدا بیان کرنے کے لیے ہے۔ زمانے کیلئے - اور مکان کی۔

ترکیب ۴۔ واء حرف مطلق۔ حتیٰ حسب شرا۔ لام حرف جار۔ انتہاء مضاف۔ بدل۔ فی مضاف الیہ۔ حرف جار۔ الزمان مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر مفعول ہوا انتہاء کے۔ انتہاء مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول سے مل کر جہد ہوا جار کا۔ جار اپنے جہد سے مل کر مفعول ہوا تسمہ حرف ماضی ہوا۔ واء حرف مطلق۔ فی حرف جار۔ المکان مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر مفعول ہوا۔ مضاف الیہ اپنے مضاف سے مل کر مفعول ہوا تسمہ حرف ماضی کے۔ تسمہ اسم فاعل اپنے فاعل اور خبر سے مل کر خبر ہوئے۔ خبر اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ بن رہا ہے۔ نحو تَمَّتْ الْبَارِكَةُ فَتَى الْمَبَاحِ - میں سو باگدشتہ رات صبح تک۔

ترکیب - نحو مضاف - نمت مثل با فاعل - الباء مفعول فیہ - ضم حرف جار - المباح مجرور
 جار ایہ جود سے مل کر متعلق ہوا - نمت فعل کے - نمت مثل - ایہ فاعل لہ مفعول فیہ اور متعلق
 مل کر جملہ فعلیہ خبر پر ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا - نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر
 پر مبتدا محذوف مثلاً کہ - جو کچھ مبتدا محذوف اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر پر ہوا -
 نحو سیرت البلد کثر الشوق - جس میں نے سیرت کی سیرت کی بازار ملک -

نحو مضاف - سیرت مثل با فاعل - البلد مفعول فیہ - حصص ضم حرف جار - السوق مجرور
 جار ایہ جود سے مل کر متعلق ہوا ہو سکتا فعل کا - سیرت مثل ایہ فاعل لہ مفعول فیہ اور متعلق
 سے مل کر جملہ فعلیہ خبر پر ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا - نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر
 پر ہوئی مبتدا محذوف مثلاً کہ - سیرت محذوف اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر پر ہوا -

وَلَمْ يَصَاحِبْهُ - نحو قرأت وردی حتی الدعا ای مع الدعاء - اور مصائب
 کے لگے گئے - جسے میں نے اپنا ورد دعائیں پڑھا، یعنی دعا سمیت پڑھا -

واذا حرف مطلق - لام حرف جار - المصاحف - مجرور - جار ایہ جود سے مل کر متعلق ہوا - ثابت کہ
 ثابت اپنے مصل سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف حتی الکی - مبتدا محذوف اپنے خبر سے
 مل کر جملہ اسمیہ خبر پر ہوا - نحو مضاف - قرأت مثل با فاعل وردی مفعول

بہ ورد مضاف - ہی ضمیر مضاف الیہ - مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول ہوا قرأت
 فعل کا - ضم حرف جار - الدعاء مفسر ای حرف تفسیر - مع مضاف - الدعاء مضاف
 الیہ - مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفسر - مفسر اپنے مفسر سے مل کر مجرور ہوا
 جار کا - جار ایہ جود سے مل کر متعلق ہوا قرأت فعل کا - قرأت مثل ایہ فاعل متعلق بہ
 لہ متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر پر ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا - مضاف اپنے مضاف
 الیہ سے مل کر متعلق ہوا ثابت کہ - ثابت اسکا فاعل اپنے فاعل - اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر

ہوا - ردھ ۱۱۳۱ - ۱۱ - ۱۱ - ۲۰۱۰ - ۱۰ - ۱۳

و ما بعد ہا قد یكون داخلًا فی حکم ما قبلہا - اور کہیں اس کا ما بعد اس کے
 قبل جہر یا حکم میں ہوتا ہے - نحو آكلت السمكة حتى رأيتها - جسے میں نے
 کھا یا کھلی تو اس کے سر کیٹ -

۱۸۳۷ کے ثابتہ کے۔ ثابۃ اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوگی۔ مثلاً کہ۔ مبشرا اپنے خبر سے مل کر جملہ اسم خبر ہو کر معلوم علم
 واو حرف ملحق علی حرف جار و ضمیر مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا۔ ثابۃ کے ثابۃ اپنے متعلق سے مل کر سبب جملہ
 اسم ہو کر خبر مقدمہ ۲۰ دین مبتدأ موصوفہ۔ مبشرا فوضہ اپنے خبر مقدمہ سے مل کر جملہ اسم ہو کر متعلق جملہ ملحق ہوا۔
 معلول سے مل کر متعلق الہ ہوا آخر متعلق کا۔

۱۸۳۷

وہی محققۃ بالاسم الظاہر بخلافہ الی خلا لقال حقاہ و لقال الیہ۔

اور یہ خاص کیا گیا ہے اسم ظاہر کے ساتھ والی کے خلاف تو نہ کہا جائے صتاہ۔ لہذا ملحق الیہ۔

ترکیب ۱۔ واو حرف ملحق علی حرف مبشرا۔ محققۃ اسم فاعل۔ باء حرف جار ال اسم مجرور بالاسم

موصوف۔ الظاہر صفت۔ موصوف اپنے صفت سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق

ہوا۔ محققۃ کے۔ باء حرف جار۔ خلاف فوضہ الی صناف الیہ۔ صناف اپنے صناف الیہ سے مل کر مجرور

ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہے ملحق ہوا محققۃ کے۔ محققۃ اپنے نائب فاعل ہوا

درزوں متعلقوں سے مل کر خبر ہوئی مبتدأ اھوئی کی۔ مبتدأ اپنے خبر سے مل کر جملہ اسم خبر ہو کر

ترکیب ۲۔ فاعل ملحق۔ یقال فیہ فیصل ضارعی محمول۔ حقاہ یہ جو ملحق ہوا ہے۔ یہ اس کا

نائب فاعل۔ یقال فیہ اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعل ہو کر ہوا۔ واو حرف ملحق ہوا۔

فیصل ضارعی مجرور۔ الیہ ہے یہ لفظ ہوا ہے۔ یہ اس کا نائب فاعل ہوا۔ یقال فیہ اپنے نائب فاعل سے

مل کر جملہ فعل ہو کر ہوا۔

جملہ ۱۔ ۸۰۵۳ - ۱۳۳۱ - ۱۱ - ۵ - ۱۰ - ۱۰ - ۱۳۷۱

وَعَلَىٰ اللَّائِقَةِ كَذُوْرَيْدَةٍ عَلَى السَّطْحِ وَعَلَيْهِ دِيْرَتٌ۔ اور علی الاستعداد کے لئے

ہے۔ ہے زید صفت پر کے۔ اور اس پر قرین ہے۔

ترکیب ۱۔ واو حرف ملحق۔ علی مبتدأ۔ لام حرف جار۔ اللہ استعداد مجرور۔ جار اپنے مجرور

سے مل کر متعلق ہوا۔ ثابۃ کے۔ ثابۃ اسم فاعل و لعد صفت حاضر۔ اس میں علی خبر اس کا فاعل

اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی علی مبتدأ کی۔ مبشرا اپنے خبر سے مل کر جملہ اسم

خبر پر معطوف ہوا۔ نحو۔ صناعۃ۔ زید مبتدأ۔ علی حرف جار۔ السطح السطح خبر

جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا۔ مبشرا زید کی۔ مبشرا اپنے خبر سے مل کر جملہ خبر ہو کر

صناف الیہ ہوا۔ نحو صناف کا۔ نحو صناف اپنے صناف الیہ سے مل کر خبر ہوئی۔ مبشرا محمد بن صالح

کسی سالہ اسم فاعل اس میں کذا کن کا فاعل۔ اپنے خبر سے مل کر جملہ اسم خبر ہو کر ہوا۔

واو حرف ملحق۔ علی حرف جار۔ جہ خبر مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابۃ کا

ثابۃ اسم فاعل اس میں ہو خبر اس کا فاعل ہے مل کر خبر مقدمہ۔ دین مبتدأ موصوفہ۔ خبر

مقدمہ اپنے خبر مقدمہ سے مل کر جملہ اسم خبر ہو کر ہوا۔

ترکیب - نحو مضارع - قول مضارع - مضارع مضارع الیہ - مضارع اپنے مضارع الیہ سے مل کر مضارع الحال
 لقان فعل - اس میں مضارع اس کا فاعل - مضارع اپنے فاعل سے مل کر حال - مضارع اپنے حال سے
 مل کر مضارع الیہ ہوا - نحو مضارع کا - نحو مضارع اپنے مضارع الیہ سے مل کر مضارع ہوا - مثلاً کہ
 مثال - مبتدأ مثلاً اپنے خبر سے مل کر جملہ اسم ضمیر ہوا -
 ترکیب - ان حرف شرط - کہ فعل نامتن - اس ضمیر تم اس کا اسم مل کر جار مضارع مجرور
 جار اپنے مجرور سے مل کر مفسر اس حرف تفسیر فی حرف جار مضارع مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر مفسر
 مفسر اپنے مفسر سے مل کر خبر ہوئی فعل ناقص کہ - فعل ناقص اس کا اسم اند خبر سے مل کر جملہ فعل
 شہ طیم ہو کر متغول ہوا قول کا - قول مصدر اپنے متغول سے مل کر مضارع الیہ ہوا نحو مضارع کا - نحو
 مضارع اپنے مضارع الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدأ محذوف مثلاً کہ - مبتدأ محذوف مثلاً اپنے خبر سے
 مل کر جملہ اسم ضمیر ہوا -

وَعَنْ لِّلْبَعْرِ وَالْمَجَاذِرَةِ تَوَارِثُ السَّحْمِ عَنِ الْقَوَسِ - اور عن کسی
 خبر کی مدد سے آگے گزرا جائے کہ تفسیر کے لئے آتا ہے - جسے میں نے تفسیر کے لئے بیان سے
 ترکیب - واو حرف عطف - عن مبتدأ - البعد معلوف ملے - واو حرف عطف - الموارد معلوف
 معلوف ملے اپنے معلوف سے مل کر مجرور ہوا جار کا - جار اپنے مجرور سے مل کر معلوف ہوا تاجت کے -
 تاجت اپنے فاعل سے مل کر خبر ہوئی خبر ہوئی مبتدأ عن کی - مبتدأ عن اپنے
 خبر سے مل کر جملہ اسم ضمیر ہوا -

نحو مضارع - رست فعل باطل - السَّحْمُ مفعول بہ عن حرف جار القوس مجرور
 جار مجرور مل کر معلوف ہوا رست فعل کا - رست فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ
 فعل خبر یہ ہو کر مضارع الیہ ہوا نحو مضارع کا - مضارع الیہ اپنے مضارع الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدأ
 محذوف مثلاً کہ - مبتدأ محذوف اپنے خبر سے مل کر جملہ اسم ضمیر ہوا -
 وَفِي الْمَطْرِفَةِ خَوَالِصُ الْكَلْبِ وَنَظَرْتُ فِي الْكَلْبِ - اور فی ظرفیت کے
 لے کر گیا ہے - اندر طرف کا معنی ہوتا ہے - کس چیز کا عمل وقوع ہوا - عمل وقوع بہ اندر نہیں ہو کر کشتہ - اندر
 میں اگر جگہ ہے تو طرف ملان ہے - اگر کسی طرف زبان ہے - جسے مل نہیں میں ہے - اندر میں نے کتاب میں

ترکیب - واؤ حرف استعنائیہ، فی مبتدا، لام حرف جار، الظرف مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر مفعول ہوا ثابت کے۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
 نحو منافع المال مبتدا
 فی حرف جار، اللیس مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر مفعول ہوا ثابت کے۔ ثابت اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر مفعول ہوا۔
 خبر مفعول ہوا۔
 خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
 خبر مفعول ہوا۔
 واؤ حرف علت، نظرت مثل با فاعل فی حرف جار، الکتاب مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر مفعول ہوا۔ نظرت مثل کے نظرت مثل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ قَوْلَیْهِ تَعَالٰی وَالْاُصْلَابُ فِیْ ذَوِّ النُّخْلِ
 اور میں سب سے بلند کیے ہوئے ہوں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں ہر چیز کو سب سے بلند کیے ہوئے ہوں۔

ترکیب - واؤ حرف جار، اللہ سَمِيعٌ عَلِيمٌ مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر مفعول ہوا۔
 ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر خبر ہوئی۔
 خبر مفعول ہوا۔
 خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
 خبر مفعول ہوا۔
 خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
 خبر مفعول ہوا۔
 خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
 خبر مفعول ہوا۔
 خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
 خبر مفعول ہوا۔

وَالْكَافُ لِلشَّيْءِ كَزَيْدٍ كَالْأَسَدِ وَقَدْ تَكُونُ زَائِدَةً نَحْوَ قَوْلِهِ لَعَالَى
 كَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ اور کاف تشبیہ کے لیے ہے زید شیر کی طرح ہے
 اور کبھی کاف زائدہ بھی ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا قرآن اس جیسی کوئی شے نہیں
 (ترکیب) واو استغناء فیہ۔ الکاف مبتدا۔ لام جار۔ القشیر مجرور جار اپنے مجرور سے
 مل کر مطلق ہوا ثابثا کے۔ ثابثا اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر مبتدا الکاف کی خبر۔ مبتدا اس
 خبر سے مل کر جملہ اسیم خبر یہ ہوا۔ ترکیب نحو صفت۔ زید مبتدا۔ کاف حرف تار اسیم
 مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر مطلق ہوا مشبہ کے۔ مشبہ اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر
 خبر ہوئی مبتدا زید کی۔ مبتدا اپنے خبر سے مل کر صفت الہی ہوا نحو صفت کا۔ نحو صفت اپنے صفت
 الہی اور خبر سے مل کر مطلق ہوا اللہ تعالیٰ کا۔ مثلاً اسم فاعل اور فاعل مطلق الہی خبر سے مل کر جملہ
 اسیم خبر ہوا ترکیب۔ واو حرف عطف۔ قد بقرینہ تعلیل۔ تگون فعل ناقص اس میں بھی ضمیر اس
 کا اسم۔ زائدہ ہے اس کی خبر۔ تگون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا
 ترکیب نحو صفت۔ قول مصدر مضاف۔ منہ صفت الہی۔ ذوالحال۔ تعالیٰ۔ فعل اس میں بھی ضمیر اس
 کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر ظل۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر صفت الہی ہوا
 یا مفعول۔ قول اپنے مفعول سے مل کر صفت الہی ہوا نحو صفت کا۔ صفت الہی اپنے صفت سے مل کر
 خبر ہوئی مبتدا محذوف مثلاً کی۔ مبتدا اپنے خبر سے مل کر جملہ اسیم خبر یہ ہوا
 ترکیب۔ کیش فعل ناقص۔ کاف حرف جار۔ مثل صفت ہ صفت صفت الہی۔ صفت الہی اپنے صفت سے
 مل کر صفت صفت الہی کا۔ خبر مقرر۔ کیش اسم موصوف۔ کیش اپنے اسم موصوف اور اسم موصوف
 سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

بد ۵ - ۱۲۳۱ - ۲۱ - ۱۱ - ۲۰ - ۱ - ۲۰
 وَمِنْ مِّنْ ذَٰلِكَ الْآيَاتِ فِي الزَّمَانِ الْمَاضِي نَحْوَمَا رَأَيْتَ
 مَذْيُومَ الْحَقِّقَةِ أَوْ مَذْيُومَ الْحَقِّقَةِ أَيْ اسْتِغْنَاءُ رُؤْيَا
 آيَاتِهِ كَانَ يَوْمَ الْحَقِّقَةِ إِلَى الْآنَ وَقَدْ تَكُونَانِ بِمَقْنَى جَمِيعِ آيَاتِهِ
 نَحْوَمَا رَأَيْتَ مَذْيُومَ يَوْمَيْنِ أَوْ مَذْيُومَ يَوْمَيْنِ أَيْ جَمِيعِ صِدْقِ انْقِطَاعِ
 تَرْكُوبَتَيْنِ آيَاتِهِ يَوْمَانِ - مَذْيُومَ - ہم ابشہ اور غایبہ ماضی کے لیے آئے ہیں۔ یہاں

زمانہ میں کسی کام یا کسی چیز کی ابتدا ہو رہی ہو وہاں اس کی ابتدا کو یہ بیان کرنا چاہئے۔
 میں نے اس کو جمع کے دن سے نہیں دیکھا۔ یا جمع کے دن سے۔ یعنی میرے نہ دیکھنے کی ابتدا
 جمع کے دن سے لے کر اب تک ہے۔ اور یہی ساری مدت کا معنی میں آتے ہیں۔
 میں نے اس کو دو دن سے نہیں دیکھا۔ یا دو دن سے۔ یعنی میرے نہ دیکھنے کی ساری مدت
 دو دن کی ہے۔ ترکیب: واٹا حرف عطف۔ ماضی مطلق علیہ۔ واٹا حرف عطف۔ مضارع
 مضارع علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتداء۔ لام حرف جار۔ ابتدا مضارع۔ الفاعل
 مضارع الیہ۔ فی حرف جار۔ الزمان موصوف۔ الماضی صفت۔ موصوف اپنے صفت سے مل کر
 خبر ہو جا جا رہا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ابتدا کا۔ ابتدا مضارع اپنے
 مضارع الیہ اور متعلق سے مل کر خبر ہو جا جا رہا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ابتداء
 کا۔ مبتداء اپنے فاعل سے مل کر خبر ہو کر مبتداء ماضی مطلق کی۔ مبتداء اپنے
 خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہو۔ ترکیب: نحو مضارع ماضی مطلق۔ فعل ماضی مطلق کا
 صیغہ اس کا مفعول ہے۔ ماضی صرف جار۔ یوم مضارع الجمع مضارع الیہ۔ مضارع الیہ اپنے مضارع
 مل کر معطوف علیہ۔ آؤ حرف عطف۔ ماضی صرف جار۔ یوم مضارع۔ الجمع مضارع الیہ۔ مضارع الیہ
 اپنے مضارع سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر متعلق ہوا ابتداء ماضی مطلق
 کا۔ ماضی مطلق اپنے فاعل مفعول ہے اور متعلق سے مل کر خبر ہو کر مضارع الیہ ہوا نحو مضارع
 کا۔ مضارع الیہ اپنے مضارع مضارع الیہ اپنے مضارع سے مل کر خبر ہو کر مبتداء ماضی مطلق کا۔
 اس خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہو۔

اسی صرف تفسیر ابتدا و مضارع۔ عدم مضارع الیہ۔ ماضی مضارع۔ روایتی مضارع الیہ۔
 ماضی مضارع۔ ایماہ ماضی مطلق ہے۔ ماضی مطلق کا۔ روایتی مضارع الیہ اور ماضی مطلق
 مل کر مضارع الیہ ہوا عدم مضارع کا۔ عدم مضارع اپنے مضارع الیہ سے مل کر مضارع الیہ ہوا ابتدا
 مضارع کا۔ مضارع الیہ اپنے مضارع الیہ سے مل کر مبتداء۔ کان فعل ناقص اس میں ہو ضمیر
 اس کا اسم۔ یوم مضارع۔ الجمع مضارع الیہ۔ مضارع الیہ اپنے مضارع سے مل کر خبر ہو کر کان کا
 الی صرف جار۔ الان مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا کان کے۔ کان فعل اپنے اسم خبر
 اور متعلق سے مل کر خبر ہو کر۔ مبتداء کی۔ مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہو۔

مطلق ہوا لقب نل کے لئے فعل اپنے فاعل اور مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر

۱۴۰

مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب ۳۔ وارء حرف مطلق۔ لا نفی۔ لیکن نل ناقص مطلق
مضاف۔ ء ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم ہوا نل ناقص کا
الاصرف استثناء۔ فعل موصوف۔ صائبا۔ صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر
خبر ہوئی نل ناقص کی۔ نل ناقص اپنی اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
ترکیب ۴۔ نحو مضاف۔ رب حرف جار۔ اجل موصوف۔ کریم صفت۔ موصوف اپنی صفت
سے مل کر جملہ خبریہ ہوا جار کا۔ جار اپنے خبر سے مل کر مطلق ہوا۔ لقب نل کا۔ لقت
نل با فاعل اور مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ نحو
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مطلق ہوا۔ مثالیہ کے۔ مثالیہ اسم فاعل اپنے فاعل اور خبر
سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَقَدْ تَدْخُلُ عَلَى الضَّمِيرِ الْمَجْمُوعِ وَلَا يَكُونُ تَمَيُّزُهُ إِلَّا تَكْرَرُ مَوْصُوفَةٍ
نَحْوُ رَبِّكَ رَجُلًا جَوَادًا۔ اور کہیں یہ ضمیر مجسم ہوا فاعل ہوتا ہے۔ اور اس کی تکرار
فقط تکرار موصوفہ ہوتی ہے۔ جیسے باعتبار سخن ہونے کے بہت کم مرتبہ میں جن
سے میں نے ملاحظہ کی

ترکیب ۱۔ وارء حرف مطلق۔ قد حرف تحقیق۔ برائے نل۔ تداخل نل۔ اس میں بھی ضمیر اس
کا فاعل۔ علی حرف جار۔ الضمیر موصوف۔ المجمع۔ صفت۔ موصوف اپنی صفت سے
مل کر خبر ہوا جار کا۔ جار اپنے خبر سے مل کر مطلق ہوا تداخل نل کے۔ تداخل نل
رہنے فاعل اور مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب ۲۔ وارء حرف مطلق۔ لا نفی۔ لیکن نل ناقص۔ ضمیر مضاف ء ضمیر مضاف الیہ
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم ہوا لیکن نل کا۔ الاصرف استثناء تکرار موصوف
موصوفہ صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر ہوئی نل لیکن کی۔ نل لیکن
اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب ۳۔ نحو مضاف۔ رب حرف جار
ء ضمیر مجسم موصوف۔ رَجُلًا موصوف۔ جَوَادًا صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر
ہوئی اپنی خبر سے مل کر خبر ہوا جار کا۔ جار اپنے خبر سے مل کر مطلق ہوا۔ نحو مضاف
کا نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مثالیہ مضاف الیہ۔ مثالیہ اسم فاعل اپنے

مل کر جملہ اسم ضمیر ہوا۔ ۳۱ - ۱۵ - ۱۱ - ۱۴ - ۱۰ - ۲۰ - ۱ - ۲۵

وَالْوَاوُ لِلْقَسَمِ وَهِيَ لَا تَدْخُلُ إِلَّا عَلَى الْأَشْيَعِ الظَّاهِرَةِ لَا عَلَى الْمَغْفَرِ
نَحْوَ اللَّهِ لَا شَرَّ بَيْنَ اللَّبَنِ وَقَدْ يَكُونُ بِمَعْنَى رُشَاءٍ نَحْوَ وَمَا لَمْ يَكُنْ
يَعْلَمُ أَيُّ رَبِّ عَالِمٍ لَيَعْلَمُ بِعِلْمِهِ - اور واؤ قسم کے لیے ہے۔ اور وہ فقط
اسم ظاہر پر داخل ہوتی ہے۔ اسم ضمیر پر نہیں۔ جب اللہ کا قسم میں ضرور ضرور دودھ
پیوں گا۔ اور کبھی رَبِّ کے معنی میں ہوتی ہے۔ جب سے سے مقرر ہے عالم اپنے عمل پر
عمل کرتے ہیں۔

تَرْكِيبُ - واؤ صرف استعناہ۔ الواو مبتداء۔ لام حرف جار۔ القسَمِ مجرور۔ جار مجرور
مل کر شق ہوا ثابت کے۔ ثابت اپنے فاعل لہ مقول سے مل کر ضمیر ہوئی الواو مبتداء کی۔ مبتدا
اپنے ضمیر سے مل کر جملہ اسم ضمیر ہوا۔ ترکیب۔ واؤ صرف عطف۔ عطفی مبتدا۔ لا تدخل نفل
مشارع منفی اس میں بھی ضمیر اس کا فاعل۔ الا صرف استعناہ۔ علی صرف جار۔ اسم مہربن
الظاہر صفت۔ مہربن اپنے صفت سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ اللہ متکف۔ علی حرف جار ضمیر
مجرور۔ جار مجرور مل کر شق ہوا لا تدخل نفل کے۔ لا تدخل نفل کے فاعل اللہ دونوں متعلقوں سے
مل کر جملہ فعلیہ ضمیر ہو کر ضمیر ہوئی۔ عطفی مبتدا کی۔ ہی مبتدا اپنے ضمیر سے مل کر جملہ اسم ضمیر ہوا۔
ترکیب۔ نحو صنف۔ واؤ صرف جار۔ احد اسم جلالہ مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق
ہوا احتم مل کے۔ اقسام نفل۔ اس میں آنا ضمیر اس کا فاعل۔ نفل اپنے فاعل سے مل کر جملہ
فعلیہ ضمیر ہو کر قسم۔ لا اشرب بن۔ لا کا کثیر یا نون کا کثیر تعلیم مشبہ کی مراد صنف واحد شکم۔
اس میں آنا ضمیر اس کا فاعل۔ اللبَنُ مفعول بہ۔ نفل اپنے فاعل لہ مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ
ہو کر جواب قسم۔ قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ اسم ضمیر ہوا۔
ترکیب۔ واؤ صرف عطف۔ قد حرف تاکیدیہ رائے تفسیل معارف تکون نفل ناقص۔ اس میں عطفی ضمیر
اس کا اسم۔ با حرف جار۔ معنی۔ مُصْنَعُ۔ رَبُّ عِصَافِ الْبَرِّ۔ مصنف اپنے عِصَافِ الْبَرِّ سے مل کر
مجرور ہوا جار کا۔ بار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابت کے۔ ثابت اپنے متعلق سے مل کر ضمیر
ہوئی نفل ناقص کے۔ نفل ناقص اپنے اسم اپنے ضمیر سے مل کر جملہ فعلیہ ضمیر ہوا۔

اس قسم کا مشتمل بہ ہوتا ہے یعنی اس کے ساتھ قسم لگانا کسی ہوتا ہے

ترکیب - نحو صنف - واو صرف جار - ماکم مجرد - جار اپنے مجرد کے مل کر مشتمل ہوا پھل کے -
 با صرف جار - علم صنف - ہکھنہ صنف الہ - صنف اپنے صنف الہ کے مل کر مجرد ہوا جار کا
 جار اپنے مجرد کے مل کر مشتمل ہوا پھل کے - فعل مثل - اپنے مقدم اند موضوع کے مل کر مجرد
 فعلیہ ظہر بہ ہو کر صنف الہ ہوا انص صنف کا - نحو صنف اپنے صنف الہ کے مل کر مشتمل ہوا
 مبتدا اخذت مکالمہ کی - مثلاً اپنے خبر کے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا -
 اسی صرف تفسیر رب جار - ماکم مجرد - جار اپنے مجرد کے مل کر مشتمل ہوا فعل مثل کے - فعل
 فعل اپنے فاعل اند مشتمل کے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جملہ تفسیر ہوا

(برہنہ شکل) ۳۱ - ۱۵ - ۱۱ - ۱۰ - ۲ - ۱ - ۲۹
 وَالْقَاوِلُ لِقَسْمٍ وَهِيَ لَا تَدْخُلُ إِلَّا عَلَى اسْمِ اللَّهِ تَعَالَى نَحْوُ تَالَيْهِ لَا ضَرْبَ
 تَرْکِیبٍ - اور تاء قسم کے لیے آتی ہے - اور وہ نہیں داخل ہوتی مگر اسے تالی کے نام پر ہے
 اللہ کی قسم میں خبر نہ ضرر نہ ہوا کو وارد لگا

ترکیب - واو صرف استغناء الفاء مبتدا - لام صرف جار قسم مجرد جار اپنے مجرد
 کے مل کر مشتمل ہوا جار مبتدا کے - ثابہ اسم فاعل اپنے فاعل مشتمل ہے مل کر خبر ہو کر
 مبتدا الفاء کے - مبتدا اپنے خبر کے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا -

ترکیب - واو صرف عطف - جہن مبتدا - کا تدخل - فعل متعارف منفی ہوا اس میں جہن
 اس کا فاعل - الا حرف استثناء - غلی صرف جار - اسم صنف - اسم اسم جملہ
 صنف الہ - صنف اپنے صنف الہ کے مل کر مجرد ہوا جار کا - ذوالحال - ذوالحال اپنے
 حال صنف اس کا فاعل - فعل اپنے فاعل کے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال - حال - ذوالحال اپنے
 حال کے مل کر صنف الہ - اسم صنف اپنے صنف الہ کے مل کر مجرد ہوا جار کا - جار
 اپنے مجرد کے مل کر مشتمل ہوا جار تدخل فعل کے - فعل اپنے فاعل اند مشتمل کے مل کر خبر ہو کر
 مبتدا اخذت مکالمہ کی - مبتدا اپنے خبر کے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا -

ترکیب - نحو صنف - تاء صرف جار اسم جملہ مجرد - جار اپنے مجرد کے مل کر مشتمل اس قسم
 کے قسم فعل اس میں اما صنف اس کا فاعل - اور مشتمل کے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر اس قسم
 لَا ضَرْبَ تَرْکِیبٍ - متعارف اس میں اما صنف اس کا فاعل - زید اسم کا فاعل - فعل اپنے فاعل

امد مفول ہے۔ مکر جملہ فعلیہ خبریہ مکر جواب قسم قسم ہے مکر جملہ مشبہ اسمیہ

۲۷ - ۱۰ - ۲۱ - ۱۸ - ۱۱ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۰ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۴ - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۳ - ۵۴۴ - ۵۴۵ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۴۸ - ۵۴۹ - ۵۵۰ - ۵۵۱ - ۵۵۲ - ۵۵۳ - ۵۵۴ - ۵۵۵ - ۵۵۶ - ۵۵۷ - ۵۵۸ - ۵۵۹ - ۵۶۰ - ۵۶۱ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - ۵۶۴ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۵۶۷ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰

جان تو کرے شک قسم کے لیے جواب کا معنی غرض ہے۔ پس اگر اس کا جواب جملہ اسمیہ پر تو اگر شبہ ہو تو واجب ہے کہ ان بالام ابتدائے ستر دے کہا ہوا ہے۔ جسے خدا کی قسم بے شک زید کھڑا ہے۔ امد خدا کی قسم غرض زید کھڑا ہے۔

تریب - اعلم مثل اس میں انت صبر اس کا فعل۔ ان صرف مشبہ بعلیہ صبر اس کا اسم۔ کما جرت۔ کلا جو ہے ہنوز جنس کے لیے آیا کرتا ہے۔ یہاں بھی ہنوز جنس کا لگنے ہے۔ بد اس کا اسم لام حرف جار۔ قسم جبرہ جار اپنے جبرہ سے مل کر ملحق ہوا ثابت کے میں صرف جار۔ جواب جبرہ جار اپنے جبرہ سے مل کر ملحق ہوا ثابت کے ثابت مثل اپنے خال لہ دلائل تعلیوں کے مکر خبر محذوف ہوئی کانتہ جنس کی۔ لا ضل اپنے اسم لہ خبر سے مل کر صحت ان حرف مشبہ مل کے۔ ان حرف مشبہ بعلیہ اپنے اسم لہ خبر سے مل کر یہ مفول ہے ہوا اعلم مثل کا۔ اعلم مثل۔ اپنے قابل امر مفول ہے۔ مکر جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

انتہائی ہے۔ تریب - قاضی اثر۔ ان حرف شرط۔ کان مثل ناقص جواب منافی۔ ہا جبرہ منافی ہے۔ منافی اپنے منافی ہے سے مل کر اسم ہوا کان مثل ناقص کا جملہ موصوف۔ اسبہ صفت موصوف اسبہ صفت سے مل کر خبر ہوئی مثل کان ناقص کے۔ کان مثل ناقص اپنے اسم۔ امد خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ شرط اول۔

قاضی اثر۔ ان حرف شرط۔ کانت مثل ناقص اس میں بھی خبر اس کا اسم مشبہ اس کے خبر کانت مثل ناقص اپنے اسم لہ خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبر کانت شرط لگا کر ملحق ہوا واجب مثل۔ ان تکون اس کا فعل۔ کانت مثل ناقص اس میں بھی خبر اس کا فعل۔ مقررہ ہا ملحق اس کا اسم۔ ہا حرف جار۔ ان اسم۔ اور حرف ملحق

لام مصناف. الیبتدایہ مصناف الیہ. مصناف اپنے مصناف الیہ کے مل کر مجرید ہوا جار کا جار
اپنے مجرید سے مل کر مصطف۔ مصطف علیہ اپنے مصطف کے مل کر مجرید ہوا جار کا جار
جار اپنے مجرید سے مل کر مصنف ہوا مصنفہ کے۔ مصدرہ اپنے مصنف کے مل کر خبر ہوئی فعل
نکون ناقص کی پہنچ فعل ناقص۔ اپنے اسم اندطر کے مل۔ فاعل ہوا۔ واجب فعل
کا۔ وجب فعل اپنے فاعل سے مل کر جہ فعلہ خبر ہو کر جزا۔ شرط و اعلیٰ اپنی
جزا سے مل کر جہ فعلہ خبر ہو کر جزا۔ شرط و اعلیٰ بہن خبر نام کے مل کر جہ فعلہ
مشعر خبر انکر ہوا۔ ترکیب۔ خصوصیات۔ واو حرف جار۔ اسم جہ لیت مجرید۔
جار اچھے مجرید سے مل کر مصنف ہوا افسیم فعل کے۔ اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ افسیم
فعل اپنے فاعل اس شخص سے مل کر جہ فعلہ خبر ہو کر قسم۔ ان حرف مشبہ
بفضل۔ زید اس کا اسم۔ تاثر اس کی خبر۔ ان اپنے اسم اندطر کے مل کر جہ فعلہ
مجرید مصنف علیہ۔ واو حرف عطف۔ جواب قسم۔ قسم اپنے جواب قسم کے
مل کر جہ قسمہ انشا کی ہوا۔ واو حرف عطف۔ واو حرف جار الیہ
اسم جہ لیت مجرید۔ جار اپنے مجرید سے مل کر مصنف ہوا افسیم فعل کے۔ اس میں انا ضمیر
اس کا فاعل۔ فاعل اپنے فاعل سے مل کر جہ فعلہ خبر ہو کر قسم۔ ان حرف
تاکید۔ زید ضمیر افسیم اس کی خبر۔ زید ضمیر اپنی جزا سے مل کر جہ فعلہ
جواب قسم۔ قسم اپنے جواب قسم کے مل کر جہ قسمہ انشا کی ہوا۔

بروز جہ لیت۔ ۱۸۳۱ - ۶۱ - ۱۹ - ۱۰ - ۲۰ - ۲۸

وَإِنْ كَانَتْ مُنْفِیَةً كَانَتْ مُصَدَّرَةً بِمَا وَلَا وَإِنْ مِثْلُ وَاللَّهِ مَا زِيدَ قَائِمًا
وَاللَّهِ لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ فَلَا مُثَرَّ وَوَاللَّهِ إِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ -
اے اگر منفی ہو تو مالا یا ان نافی زائد۔ سے شرع کیا ہوا ہوگا جسے افسیم
تہید نہیں ہوگا۔ اے خدا کی قسم نہ زید مگر میں ہے نہ محمد۔ اے خدا کی قسم زید کو
نہیں ہے۔ ترکیب۔ واو حرف عطف۔ ان حرف شرط۔ کانت فعل ناقص اس میں ہی ضمیر
اس کا اسم۔ منفیہ اس کی خبر۔ یہ کا فاعل ناقص ہی اپنے اسم اندطر کے مل کر جہ فعلہ

ہو کر شرط۔ کانت فعل ناقص اس میں معنی اس کا اسم۔ مصدرۃ الحکمہ اسم مفعول۔ اس میں
 معنی حیز اس کا فاعل۔ با حرف جار۔ ما معطوف علیہ۔ واو حرف ملحق۔ لا معطوف علیہ
 انے معطوف سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر مفعول ہوا مصدر کے۔ مصدر ہونے
 ثابت اس مفعول سے مل کر خبر ہو کر کانت فعل ناقص کی۔ کانت فعل ناقص اپنے اسم ہر خبر سے
 مل کر جزا۔ شرط اپنے جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

ترکیب۔ مثل مضاف۔ واو حرف مشبہ۔ اے اسم جلالت مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر مفعول ہوا اسم
 فعل کا۔ اسم فعل اس میں انا حیز اس کا فاعل اسم فعل اپنے فاعل اور اپنے مفعول سے مل کر قسم
 ما ناقص زید اس کا اسم تھا انا اس کی خبر۔ ما مشبہ بلیس اپنے اسم ہر خبر سے مل کر
 جملہ اسمیہ خبری ہو کر جواب قسم۔ قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ مشبہ ہو کر مفعول
 علیہ ۲۔ واو حرف ملحق۔ واو حرف جار۔ اے اسم جلالت مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر مفعول
 ہوا اسم فعل کا۔ اسم فعل اس میں انا حیز اس کا فاعل۔ اسم فعل اپنے فاعل اور اپنے مفعول سے
 مل کر جملہ فعلیہ ہو کر قسم۔ لا حرف جنس زید اس کا اسم۔ نہ حرف جار۔ الہار مجرور جار
 اپنے مجرور سے مل کر مفعول ہوا ثابت کے۔ ثابت اسم فاعل اس میں معنی اس کا فاعل۔ اسم فاعل
 اپنے نائب فاعل اور مفعول سے مل کر اس کا نائب فاعل کے۔ نائب فاعل اپنے اسم ہر خبر
 سے مل کر جملہ اسمیہ خبری ہو کر جواب قسم۔ قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ مشبہ ہو کر
 معطوف علیہ الثانی۔

واو حرف ملحق۔ مع حرف جنس۔ اے اسم۔ نہ حرف جار الہار مجرور۔ جار اپنے مجرور
 سے مل کر مفعول ہوا ثابت کے۔ ثابت اسم فاعل اس میں معنی اس کا فاعل۔ ثابت اسم فاعل
 اپنے نائب فاعل اور مفعول سے مل کر معطوف علیہ الثالث۔ جملہ اسمیہ خبری ہو کر جواب قسم
 کہ خبر۔ لا حرف جنس اپنے اسم ہر خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبری ہو کر جواب قسم۔
 قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ مشبہ ہو کر معطوف علیہ الثالث۔

ترکیب کائنات۔ واو حرف ملحق۔ واو حرف جار۔ اے اسم جلالت مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر مفعول
 ہوا اسم فعل کا۔ اسم فعل اس میں انا حیز اس کا فاعل۔ اسم فعل اپنے فاعل اور اپنے مفعول سے مل کر
 جملہ فعلیہ مشبہ ہو کر قسم۔ ان حرف جنس۔ زید اس کا اسم۔ تا اسم فعل اس کا فاعل

اسم فعل کا۔ اسم فعل اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر قسم۔ کُذِّرَ حرف تکرار۔ قام فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔ اس میں ریز نام کا فاعل۔ قام فعل اپنے زیر فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب قسم ہے۔ قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ مشبہ انت کہ ہوا۔
 واؤ حرف عطف۔ واؤ حرف جار آتے اسم جملالت مجرورہ جار اپنے مجرور سے مل کر مفعول ہوا اسم فعل کے۔ اسم فعل اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر قسم۔ لا فعلن فعل مضارع لام تاکیدیہ بالوں کے اسم میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ کذا مفعول بہ۔ لا فعلن فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جواب قسم۔ قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ مشبہ انت کہ ہوا۔

وَإِنْ كُنْتَ مُنْقِصًا فَإِنْ كُنْتَ فَعْلًا مَاضِيًا كُنْتَ مُصَدَّرَةً جَاءَ مِثْلُ
 وَاللَّهِ مَا قَامَ زَيْدٌ وَإِنْ كُنْتَ فَعْلًا مُضَارِعًا كُنْتَ مُفَعَّلَةً لِمَا
 وَلَنْ يَمِثْلَ وَاللَّهُ مَا أَفْعَلْتَ كَذَا. وَاللَّهُ لَا أَفْعَلْتَ كَذَا. وَاللَّهُ
 كُنْ أَفْعَلْتَ كَذَا اور اگر جملہ فعل ماضی ماضی بیوتو ما کے ساتھ شروع ہوا ہو گا
 جسے اسم کی قسم زید پکڑا نہیں ہوا۔ اور اگر فعل مضارع ہو تو جملہ ما۔ لا۔ اور کن کے
 ساتھ شروع ہوا ہو گا جسے اسم کی قسم میں پکڑا نہیں کروں گا۔ لہذا اس قسم میں پکڑا
 اسم نہیں کروں گا۔ لہذا اس قسم میں پکڑا نہیں کروں گا۔

تکرار۔ واؤ حرف عطف۔ ان حرف شرط۔ کانت فعل ناقص اس میں میں ضمیر اس کا اسم۔
 منقصة کانت کی خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط آئی۔
 ما جزائیہ۔ کانت فعل ناقص۔ اس میں میں ضمیر اس کا اسم۔ فعلاً موصوفہ بیاناً
 صفت۔ موصوفہ اپنے صفت سے مل کر فعل ناقص کی خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر
 سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوا۔

کانت فعل ناقص اس میں میں ضمیر اس کا اسم۔ معذرة مفعول۔ با حرف جار ما مجرور
 جار اپنے مجرور سے مل کر کانت کی خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر

مل کر چھ جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ ہر کی شرط تانی کی۔ شرط تانی صراحتاً جزا۔
مل کر چھ جملہ شرطیہ خبریہ ہو کر جزا ہر کی شرط اول کی۔ جزا اپنی شرط تیسری کے
مل کر چھ جملہ شرطیہ معلوم ہو۔

ترکیب مثل منافع . واو حروف جار . اللہ اسم جلالہ مجربہ جار اپنے مجربہ سے مل کر
مطلق ہوا قسم فعل کا . اقسام فعل اپنے فاعل کے متعلق سے مل کر جملہ فعل ہو کر قسم
کا حرف نفی تمام فعل زید فاعل . فعل اپنے فاعل کے ساتھ مل کر جملہ فعل ہو کر
جواب قسم . قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ قسم ہوا

ترکیب - واو حرف عطف - ان حرف شرط - گانتھ فعل ناقص اس میں بھی ضمیر
اس کا اسم - فعل موصوف - مفارغا صفت - موصوف اپنی صفت سے مل کر
فعل ناقص کی خبر - فعل تامیں اپنے اسم اند خبر سے مل کر جملہ فعل خبر ہو کر شرط
گانتھ فعل ناقص - اس میں بھی ضمیر اس کا اسم - مفسدہ اسم معقول - ماضی
جاری - ہا ماضیوں علیہ - واو حرف عطف - لا ماضیوں - واو حرف عطف - کن
ماضیوں - ماضیوں علیہ اپنے ماضیوں سے مل کر خبر ہو جاوے گا - جاری اپنے خبر
سے مل کر خبر ہوئی فعل ناقص کی - فعل ناقص اپنے فاعل معقول اند خبر سے مل کر جملہ
جملہ فعل خبر ہو کر جزا - مستر واپس جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزا ایک ہو کر
مضاف الیہ ہوا - مثل مضاف کا - مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر شرطیہ
تالیف ہو گیا - مضاف مضاف کا - مضاف اپنے فاعل اند خبر سے مل کر
صبر اسم خبر ہو گیا -

تَرْكِيبُ شَرْحُ مُضَافٍ. وَادَّ حَرْفُ جَارٍ اِلَّا اِسْمُ جَدِّ لَمْ يَجْزِ. جَارُ اِنِّهِ جَزَاءٌ مِّنْ اَمْرِ تَمْلِیْنِ
مِثْلُ اَمْتَمِ فَمِلْ كَ. اَمْتَمِ فَمِلْ اِنِّهِ قَائِلٌ لِّدَفْعِ تَمْلِیْنِ مِّنْ اَمْرِ تَمْلِیْنِ. — قِسْمٌ —
مُصَاحِرٌ نَزَلْ. اَوْفَعْلَنْ فَمِلْ مُصَاحِرٌ بِالْزَّوْنِ نَاكِیْهِ تَمْلِیْنِ اِسْمٌ اِنَّا مُصَاحِرٌ اِسْمٌ كَا فَمِلْ.
كُذِّ اَمْعُولُ بِهِ. اَمْعُولُ فَمِلْ اِنِّهِ فَاعِلٌ لِّمَنْ مَعْنُوْلُ بِهِ مِّنْ اَمْرِ تَمْلِیْنِ فَمِلْ اِنِّهِ جَزَاءٌ مِّنْ اَمْرِ تَمْلِیْنِ
قِسْمٌ وَنَحْوُ جَوَابِ قِسْمٍ مِّنْ اَمْرِ تَمْلِیْنِ جَزَاءٌ مِّنْ اَمْرِ تَمْلِیْنِ. — قِسْمٌ —
وَادَّ حَرْفُ عَطْفٍ وَادَّ حَرْفُ جَارٍ اِلَّا اِسْمُ جَدِّ لَمْ يَجْزِ. — قِسْمٌ —

لَا حَرْفَ نَحْوِ أَفْعَلَتْ فَعْلٌ صَارِحٌ مَالُونَ نَاكِتٌ ثَقِيلٌ - اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ کذا مفعول بہ۔
فعل اپنے فاعل کے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب قسم۔ قسم اپنے جواب قسم سے
مل کر جملہ قسمیہ اس کے ہو کر معلق ہوتا ہے۔

وَاذْ حَرْفٌ مَعْفٌ۔ وَاذْ حَرْفٌ جَارٌ۔ اذْ کسم صلاحت۔ قسم
لَنْ حَرْفٌ نَحْوِ تَاكَلْتُ مَا فَعْلٌ صَارِحٌ اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ ذرا اسم مفعول بہ۔
فعل اپنے فاعل کے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب قسم۔ قسم اپنے جواب قسم سے
مل کر جملہ قسمیہ اس کے ہو کر معلق ہوتا ہے۔ معلق مفعول بہ اپنے معلق ہوتا ہے۔ مل کر
مضاف الیہ ہو کر مثل مضاف کا۔ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہو کر مضاف
مذکورہ کا ملکہ کی۔ مبیہہ اس مضاف اپنے فاعل کے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہوتا ہے۔

بہر جہات ۱۴۳۱ - ۱۱ - ۲۶ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۱

وَقَدْ يَكُونُ جَوَابُ الْقَسَمِ مَحْذُومًا۔ اِنْ كَانَ قَبْلَ الْقَسَمِ جَلَّةٌ كَالْجَلَّةِ الَّتِي
وَقَعْتُ جَوَابًا لَهَا مِثْلُ زَيْدٌ عَالِمٌ وَاللّٰهُ اِي وَاللّٰهُ اِنْ زَيْدٌ عَالِمٌ اَوْ كَانَ
الْقَسَمُ وَاَقْبًا بَيْنَ الْجَلَّةِ الْمَذْكُورَةِ مِثْلُ زَيْدٌ وَاللّٰهُ عَالِمٌ اَي وَاللّٰهُ اِنْ زَيْدٌ
عَالِمٌ۔ اور یہ جواب قسم محذوف ہوتا ہے۔ اگر قسم سے قبل کوئی جملہ اس جملہ کی مثل
ہو۔ جو اس کا جواب واقع ہوتا ہے۔ جیسے زید عالم ہے قسم کی قسم۔ یعنی خدا کی قسم
ہے کہ زید عالم ہے۔ یا قسم جملہ مذکورہ کے درمیان واقع ہو۔ جیسے زید خدا کی قسم
عالم ہے۔ یعنی خدا کی قسم ہے کہ زید عالم ہے۔

تَرْبِیۃً۔ وَاذْ حَرْفٌ مَعْفٌ۔ تَدْرُفٌ تَحْقِیْقٌ۔ کیون مثل ناسخ۔ جواب مضاف۔ القسم مضاف
الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اس کے ہوا کیون فعل ناسخ کا محذوف اس کی خبر کیون
فعل ناسخ اپنے اسم مد خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبر ہو کر جزائے مقدمہ۔

اِنْ حَرْفٌ شَرْطٌ۔ کَانَ مِثْلُ نَاقِصٍ۔ مِثْلُ مضاف القسم مضاف الیہ۔ مضاف اپنے
مضاف الیہ سے مل کر یہ کان کی خبر مقدمہ۔ جملہ اسم موصوفہ۔ کاف حرف جار۔
الجبلیۃ موصوفہ۔ الی اسم موصوفہ۔ وَقَعْتُ فَعْلٌ۔ جواب مضاف کا ضمیر مضاف الیہ۔
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر وقعت کا مضاف الیہ۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر

صلہ ہوا موصول کا۔ موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت۔ موصول اپنی صفت سے مل کر
مجرد ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرد سے مل کر متعلق ہوا کان کا۔ متعلق ناقص اپنی طرف سے
اسم حرف۔ اند اپنے متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط موصوفہ۔ شرط موصوفہ اپنی
خبر کے مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ خبریہ ہوا۔
ترکیب۔ مثل صفت۔ زید مبہرا۔ عالم خبر۔ زید مبہرا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسم
خبریہ ہو کر جواب قسم۔ واو حرف جار اللہ اسم جلالت مجرد۔ جار اپنے مجرد سے مل کر
متعلق ہوا اسم متعلق کا۔ اسم متعلق اس میں انما ضمیر اس کا فاعل۔ مثل اپنے فاعل اور
متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر قسم۔ مفسر۔ ائی حرف تفسیر ولوا صفت
اللہ اسم جلالت۔ ان حرف متبہ زید اس کا اسم۔ عالم اس کا خبر
ان حرف اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔ جواب قسم سے
مل کر مفسر۔ مفسر اپنے مفسر سے مل کر جملہ مفسرہ ہوا کہ صفت الیہ ہوا مثل متعلق
کا۔ صفت اپنے صفت الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبہرا محذوف متاخر کی۔ متاخر مبہرا محذوف
اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
ترکیب۔ اذ صرف ملحق۔ کان مثل ناقص التسمیٰ اس کا اسم۔ واقع صیغہ اسم فاعل۔
معصومین صفت۔ الجملة معصوم۔ المذکورہ صفت۔ معصومین صفت مل کر صفت الیہ
بنی صفت کا۔ بنی صفت اپنے صفت الیہ سے مل کر معقولہ بنی ہوا واقعاً کا۔ واقعاً اپنے معقولہ
خبر سے مل کر خبر ہوئی کان کی۔ کان مثل ناقص اپنی اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ
ہو کر۔
ترکیب۔ مثل صفت۔ زید مبہرا۔ عالم اس کی خبر۔ واو حرف جار اللہ اسم جلالت
قسم۔ ائی حرف تفسیر۔ قسم۔ ان متبہ مثل
زید اس کا اسم۔ عالم اس کی خبر۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ
ہو کر۔ جواب قسم۔ قسم اپنے جواب قسم سے مل کر قسم مبہرا ہوا۔
۱۲۳۱ - ۱۱ - ۲۸ - ۱۰ - ۱۱ - ۵
لغۃ

و حاشا و خلا وعدا۔ کل واحد متینا للایستغناء مثل ما جاء فی القوم حاشا
 زید و خلا زید و عدا زید و قال بعضهم ان الایسم الواقع بعد ها یكون
 منصوبا علی المتعوی لیتجی

اور حاشا اور خلا اور عدا۔ ان میں سے ہر ایک استغناء کے لیے ہے۔ جیسے آئی مرید کا
 موسم سوائے زید کے۔ اور ان میں سے بعض نکلیں۔ وہ اسم جہاں کے بعد واقع ہوتا ہے
 فعلیہ کی بنا پر منصوب ہوتا ہے

ترکیب۔ واو استغناء یہ حاشا معطوف علیہ۔ واو عاطفہ خلا معطوف پہ معطوف علیہ
 واو حرف عاطفہ عدا۔ معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر مبتداء

کل صناف واد صناف الیہ۔ من طار بها غیر مجرد ہمارے مجرہ سے مل کر متعلق ہوا
 صناف الیہ کے۔ صناف اپنے صناف الیہ سے مل کر مبتداء۔ لام حرف طار استغناء مجرہ
 حار اپنے مجرہ سے مل کر متعلق ہوا ثابت کے ثابت نص اسم فاعل۔ اپنے فاعل اور متعلق سے مل
 کر خبر ہوئی مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمی خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتداء اول کی
 مبتداء اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمی خبریہ ہوا

ترکیب۔ مثل صناف۔ ماکر حرف لن۔ جاد فعل۔ نون و قایم۔ مفعول بہ۔ القوم
 مستثنیٰ من۔ حار حرف طار۔ زید مجرہ۔ استغناء۔ مستثنیٰ من اپنے استثنیٰ فاعل۔

نیل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی صناف الیہ سے مل کر
 صناف کا۔ صناف اپنے صناف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتداء محمد بن صالح کی مبتداء
 صنف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمی خبریہ ہوا۔ اس طرح خلا۔ عدا کی ترکیب

ترکیب۔ واو حرف استغناء قال مثل۔ بعض صناف ہم ہیں صناف الیہ صناف اپنے صناف
 الیہ سے مل کر فاعل ہوا قال فعل کا۔ ان حرف متکسر مبتداء فعل۔ الاسم موصوف

الواقع صنف۔ موصوف اپنے صنف سے مل کر اسم ہو کر موصوف کا۔ کوہ صناف کا
 خبر صنف الیہ۔ صنف اپنے صنف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا الواقع کا الواقع اپنی مفعول فیہ سے
 مل کر صنف ہوئی الاسم کی۔ موصوف اپنی صنف سے مل کر اسم ہوا ان حرف متکسر فعل کا

یكون مثل ناقص منصوبا اسکا ک اسم مفعول۔ علی حرف جار۔ المفعولیہ مجرہ جار اپنے مجرہ سے

مل کر متعلق ہوا مفعولاً اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوئی فعل ناقص کی۔ لیکن فعل ناقص اپنے اسم اور طر سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر خبر ہوئی ان حرف متہ بصل کی۔ ان حرف متہ بصل اپنے اسم اور طر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر مفعول ہوا مفعول کا مفعول السعدہ اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر یا مفعول یہ اس کو کہہ سکتے ہیں۔ جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر

سورۃ اقرار ۱۳۴ - ۱۱ - ۲۹ - ۲۰ - ۱۱ - ۱۱
فَحَيْثُ تَكُونُ هَذِهِ الْاَلْفَاظُ اَفْعَالًا وَالْفَاعِلُ فِيهَا ضَمِيرٌ مُشْتَرِكٌ وَالْمَاثِلُ الْمَثَلُ الْمَذْكُورُ فِي مَعْنَى جَاءَ فِي الْقَوْمِ حَاشَ زَيْدًا وَخَلَا زَيْدًا وَمَعْدَا زَيْدًا وَادَا وَقَعَتْ خَلَا وَمَعْدَا بَعْدَ مَا مَثَلُ مَا خَلَا زَيْدًا وَمَعْدَا زَيْدًا اَوْ فِي صَدْرِ الْكَلَامِ مَثَلُ خَلَا الْبَيْتِ زَيْدًا وَمَعْدَا الْقَوْمِ زَيْدًا تَقَسُّمًا لِلْفِعْلَيْنِ لِسِ اسْمَيْنِ فِي الْاَفْعَالِ هُوْنَ كَمْ اَبْدَ فَاعِلِ اِنْ يَنْ يَمِيْنِ ضَمِيرٌ مُشْتَرِكٌ لِسِ مَثَلِ الْمَذْكُورِ جَاءَ فِي الْقَوْمِ حَاشَ زَيْدًا وَخَلَا زَيْدًا وَمَعْدَا زَيْدًا كَيْ مَعْنَى يَنْ يَمِيْنِ

اور جب خلد عدا ما کے بعد واقع ہوں جسے ما خلا۔ زیداً۔ ومعدا زیداً۔ باسم کے مترجم ہیں جسے خلا البیت زیداً۔ وعد القوم زیداً۔ تو یہ فعلیہ کے لیے معنی ہوئے ہیں۔ ترکیب فاحرف تفریح۔ شیخ اسماعیل۔ اذ اس کا معنی الیہ۔ معانی اپنے معانی الیہ سے مل کر مفعول مقدم تگن فعل ناقص ہوا تگن فعل ناقص کا۔ افعال اس کا خبر تگن فعل ناقص اپنے اسم خبر اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

وَأَوْصِرْ عَطْفٌ - الْفَاعِلُ ذُو الْكُلِّ - فِي جَارٍ - دَعَا حَبْرَ عَجُودٍ - جَارٍ حَبْرَ دَعَا مَلِكٌ مَتْلُیُّ هُوَ ثَابِتٌ كَيْ - ثَابِتٌ اِنْتِ مَتْلُیُّ كَيْ مَلِكٌ كَالِ - ذُو الْكُلِّ اِنْتِ مَلِكٌ مَلِكٌ مَتْلُیُّ هُوَ ضَمِيرٌ مُشْتَرِكٌ مَسْتَقَرٌّ هُنَا - مَرْصُوفٌ اِنْتِ مَتْلُیُّ كَيْ مَلِكٌ حَبْرَ عَجُودٍ الْفَاعِلُ مَتْلُیُّ هُوَ مَتْلُیُّ هُوَ مَلِكٌ حَبْرَ عَجُودٍ

ترکیب فاقفہ بح۔ المثل موصوف۔ المذکور وصف۔ موصوف اپنی صف سے مل کر مبتدا۔ من حرف جار۔ معنی معنات۔ جاء فعل فو قافہ۔ بی ضمیر اس کا مفعول یہ۔ القوم اس کا فاعل۔ حاشا زید ومعدا سارا معطوفات جو ہیں اس کا خبر یہ ہو کر جار فعل کا۔

یہ جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر۔ مضاف الیہ ہوا۔ معنی مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابت ہے۔ ثابت اپنے متعلق سے مل کر خبر ہو کر المذکور کی المذکورہ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(بیر) ۱- ۱۳۳۱ - ۱۲ - ۱ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲

واو حرف عطف۔ اذا حرف شرط۔ اگر اس کو بہن ترکیب میں بدل دیا جائے تو یہ مفعول نہ مقدم ہوا کرتا ہے۔ وَقَعْتُ فعل فاعل مفعول علیہ۔ واو حرف عطف۔ مفعول مفعول علیہ اپنے مفعول سے مل کر فاعل ہوا وقت فعل کا۔ بعد مضاف۔ ما مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول نہ ہوا۔ وَقَعْتُ فعل کا۔ یہ مصدر فعلیہ فاعل اید مفعول نہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفعول علیہ۔

اذا حرف عطف۔ فی حرف جار۔ مصدر مضاف۔ الکلام مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا حرف جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا وقت فعل کا۔ وقت فعل اس میں ہو صیغہ اس کا فاعل۔ وقت فعل اپنے فاعل اید اس مفعول اپنے متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر عطف۔ مفعول علیہ اپنے مفعول سے مل کر شرط۔ تعین فعل فاعل۔ لام حرف جار تعلیہ۔ مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا تعین کے۔ فعل اپنے فاعل اید متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا شرط۔ اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ خبریہ ہوا۔ درمیان میں متعلق۔ عبادت اس طرح ہے۔ واذا وقعت فاعل بعد ما۔ اذنی مصدر الکلام تعینا للفعلیہ۔

اور جب بعد اذ قد اما کے بعد واقع ہوں تو یا ستم دیکھ میں واقع ہوں۔ اب یہ معنی ہوتے ہیں متعلق کے لیے۔ معنی اب یہ صرف نہیں رہے۔ بلکہ یہ متعلق بن گئے۔

متعلقوں کی ترکیب۔ مثل مضاف۔ مضافہ مثل اس میں اللغوم فاعل۔ زیرا اس کا مفعول یہ۔ فعل اپنے فاعل اید مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفعول علیہ۔ واو حرف عطف۔ ما بعد فعل اللغوم اس کا فاعل۔ زیرا اس کا مفعول یہ۔ فعل اپنے فاعل اید مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفعول علیہ۔ مفعول علیہ اپنے مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفعول علیہ۔ مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔ مضاف اپنے مفعول الیہ سے مل کر خبر ہو کر مبتدأ مبتدأ کی۔ مبتدأ اپنی

بروز شنبه ۱۰ = ۰.۴ ۱۳ ۱۲ = ۲ - ۱۰ - ۱۱ - ۹

السُّورَةُ الثَّانِيَّةُ

الحروف المشبعة بالفعل وهي تدخل على المبتدأ والخبر تنصب المبتدأ وترفع الخبر وهي ستة حروف ^١ دوسری قسم حروف مشبہ بالفعل اور وہ داخل ہوتے ہیں مبتدا اور خبر پر تو نصب دیتے ہیں۔ مبتدا کی اور بیش دیتے ہیں خبر کو اور وہ جو حروف ہیں۔

ترکیب - النوع موصوفات الثانی صف - موصوفات اینی صفت سے ملکر مبیہ راد الحروف ہوں
المشبه اسم مفعول - با صوف جار - الفعل مجرور جار مجرور سے ملکر مشق ہوامستندہ کا
مستندہ اپنے مفعول سے ملکر صفت - موصوفات اینی صفت سے ملکر جز - مبتدائی جز سے
ملکر جملہ اسمیہ جز یہ ہوا - ترکیب - واڈ حرف عطف - یعنی مبتدا - تدخل فعل اس میں
یعنی ضمیر اس کا فاعل - علی حرف جار - المبتدا - موصوف علیہ - واڈ حرف عطف - الخبر مفعول -
مفعول علیہ اپنے مفعول سے ملکر خبر ہوا جار کا - جار اپنے خبر سے ملکر مشق ہوا - تدخل کا
تدخل اپنے فاعل کے مفعول سے ملکر خبر ہوئی مبتدائی کا - مبتدائی جز سے ملکر جملہ اسمیہ جز یہ ہوا
ترکیب - تفسیر فعل اس میں - ضمیر اس کا فاعل - المبتدا اس کا مفعول ہے - فعل اپنے
فاعل اند مفعول ہے - ملکر جملہ مفعول ہو کر مصطفیٰ علیہ - واڈ حرف عطف - ترفع فعل
اس میں - ضمیر اس کا فاعل - الخبر اس کا مفعول ہے - فعل اپنے فاعل - مفعول ہے سے ملکر

جملہ فعلیہ ہو کر معلوف . معلوف علیہ اپنے معلوف سے ملا کر جملہ فعلیہ معلوف ہوگا
ترکیب - واو حرف ملطف . جہی مبتدا . سہ شے مہمیز . صروف بہتر . مہمیز اپنی نیز سے ملا کر خبر
مبتدا اپنی خبر سے ملا کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوگا

ان وَاَنْ وَهِيَ لِتَحْقِيقِ مَضْمُونِ الْجُمْلَةِ الْاِسْمِيَّةِ مِثْلُ اَنْ زَيْدًا قَامَ اَيُّ
حَقَّقْتُ مِيَامَ زَيْدٍ وَبَلَفَنِي اِنْ زَيْدًا مَنَّهُ طَلَقَ اَيُّ بَلَفَنِي شُبُوتِ الْاِطْلَاقِ زَيْدًا
اِنْ اِدْرَانِ اَوْ دُوْنِ جِلْدِ اِسْمِ كَيْ مَعْنُوْنِ كِي تَحْقِيقُ كَيْ لِيْهِ هِيَ، هَلْ اِسْمِ جَوْرَتَا هِيَ اَوْ
كَامَعْنُوْنِ بَلَا كَرْنِ كَيْ لِيْهِ وَاقْعُرْ اِسْمِ كَامِ هُوَ اَكْبَرُ، جِي اِنْ زَيْدًا قَامَ، هِيَ هِيَ ثَابِتَةٌ اَمَّا
رَوَّجَا هِيَ، كَر زَيْدًا كَاتِبًا مَشْكُوكٌ هِيَ، اَمَّا جِي جَزِيَّتَانِ هِيَ اَكْبَرُ مَشْكُوكٌ زَيْدًا كَرَّ اَكْبَرُ زَيْدًا هِيَ
يَعْنِي زَيْدٌ كَيْ جَانِ كَامِ جِي جَوْرَتَا هِيَ، اَمَّا وَكَانَ وَهِيَ اَلْمُتَشَبِّهَةُ خَوْطَانِ زَيْدٍ
اَسْتَدْرَجَ اَمَّا فَانْ جَوْرَتَا هِيَ اَمَّا اَلْمُتَشَبِّهَةُ كَيْ لِيْهِ هِيَ، جِي اَكْبَرُ زَيْدٌ شَبِيْهٌ هِيَ.

تَرْكِيبُ - رَأْسٌ مَعَ حُرُوفٍ مُلَوَّنَةٍ - وَأَوَّلُ حُرُوفٍ مُلَوَّنَةٍ - رَأْسٌ مُلَوَّنٌ . مَعْلُوفٌ مِلْمٌ أَيْ مَعْلُوفٌ مَعَ لَوْنٍ = مِلْكٌ خَيْرٌ
مَعْلُوفٌ مِلْمٌ أَيْ مَعْلُوفٌ مَعَ لَوْنٍ . تَرْكِيبٌ - وَأَوَّلُ حُرُوفٍ مُلَوَّنَةٍ .

حقاً سبتہ - لامر حرف جار - التحقیث صفت - معنون صفت الیہ مضاف - المجلد مرصود -
الاسم صفت - موصوف بہ صفت سے مل کر صفت الیہ - صفت اپنے صفت کیوں سے مل کر
جبر رہا جار کا - جار اپنے حرف سے مل کر صفت ہوا تا بقول مجھ - ثنائی صیغہ اسم فاعل اپنے
صفت سے مل کر خبر ہوئی صبتہ الی - صبتہ الیہ خبر سے مل کر جملہ اسمیہ صیغہ ہو گیا

ترکیب۔ مثل معارف ان مسببہ بنی زید اس کا اسم۔ تاہم اس کی خبر۔ ان اپنے اسم کے
خبر سے مل کر جملہ اسم خبر ہو کر۔ مفسر۔ ای طرف تفسیر۔ حقیقت مثل یا ناعا۔ تمام
معارف۔ زید۔ معارف الہیہ۔ معارف اپنے معارف الہیہ سے مل کر معارف الہیہ ہوا۔ حقیقت مثل
کا۔ حقیقت مثل اپنے ناعا۔ الہیہ معارف الہیہ سے مل کر جملہ معارف الہیہ ہوا۔ مفسر۔ مفسر اپنے
معارف الہیہ سے مل کر معارف الہیہ ہوا۔ معارف اپنے معارف الہیہ سے مل کر خبر الہیہ
خبر ہوئی۔ مفسر محمد بن صالح کی۔ مثالہ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسم خبر ہو گیا۔

اس کا اسم، متعلق اس کا خبر۔ ان اپنے اسم اور خبر۔ حال کر چاہے فعل خبر ہو کر غالباً برا حال کا

فعل اپنے فاعل کے معنوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبر ہو گیا۔ ترکیب ۵۔ ای حرف تفسیر
 بلغ منزل بنی منیر۔ اس کا معنوا یہ۔ بنوٹ۔ معنات۔ الخلاق معنات الیہ۔ معنات۔ زید معنات الی
 حیوت اپنے معنات الیہ سے مل کر فاعل ہوا بلغ منزل کا۔ بکلی فعل اپنے فاعل سے مل کر
 سے مل کر جملہ فعلیہ خبر ہو گیا۔ ترکیب ۶۔ ترکیب ۷۔ واو حرف ملحق۔ کان حرف مشبہ فعل
 یہ خبر ہوئی معنی ۱۔ محذوف ثانی کی۔ ثانیہ معنات الیہ معنات الیہ سے مل کر خبر ہوئی شبرا محذوف
 کی مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہو گیا۔ ترکیب ۸۔ واو حرف ملحق
 صلی مبتدا۔ لام حرف جار التثبید عید جار اپنے عید سے مل کر ملحق ہوا ثباتی کے۔
 ثباتی اپنی ملحق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا کی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہو گیا۔
 ترکیب ۹۔ نحو معنات۔ کان حرف مشبہ فعل زید اس کا اسم۔ اس کا خبر
 کان اپنے اسم کے معنوں سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہو کر معنات الیہ ہوا معنی معنات الیہ
 معنات الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف معنات الیہ کی مبتدا کی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
 خبر ہو گیا۔

۱۵۳۱ - ۱۶ - ۸ - ۲۰۱۰ - ۱۱ - ۱۵

ولکن وہی للاستدراك ای لدفع التوهم الناشئ من الكلام السابق ولهذا
 لما تقع الابين الجنتين اللتين تكونان متفايرتين بالمفهوم مثل غائب زید
 لکن بکرا صاف و ما جامد لانی زید لکن لمّا اجاء لانی۔ اور لیکن اور وہ استدلال
 کے لئے ہے۔ یعنی اس دیکھ کو دودھ کرنا کا پتا ہے۔ جو کلمہ سابق سے پیدا ہونے والا ہے اور اس سبب
 سے یہ دو ایسے جملوں کے درمیان واقع ہوتا ہے۔ کہ جو معنی کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے
 ہیں۔ جیسے زید غائب ہے لہذا موجود ہے۔ لہذا زید میرا پاس نہیں آیا لیکن بکرا آیا۔

ترکیب ۱۰۔ واو حرف استعفاف لکن معنات ملحق۔ واو حرف ملحق۔ صلی معنات۔ معنات الیہ اپنے معنات
 سے مل کر مبتدا۔ لام حرف جار استدلال عید۔ ای حرف تفسیر لام حرف جار دفع معنات
 التوهم موصوف۔ الناشئ صفت۔ من حرف جار الکلام موصوف۔ السابق صفت موصوف
 صفت مل کر عید ہوا جار کا۔ جار اپنے عید سے مل کر ملحق ہوا التثبید کے۔ التثبید صفت اپنی
 جملہ موصوف سے مل کر معنات الیہ ہوا دفع معنات کا۔ معنات اپنے معنات الیہ سے مل کر جملہ موصوف کا۔
 جملہ اپنے عید سے مل کر مفسر۔ مفسر اپنے مفسر سے مل کر جملہ موصوف کا۔ جار عید سے مل کر

خبر ہو کر ثابت کی۔ ثابت اپنے شوق سے کل کر خبر ہو کر ہو گیا۔ میں میرا اپنی خبر سے کل کر جملہ اسم
 خبر یہ ہوا۔ ترکیب۔ واو حرف لغت۔ لام حرف جار۔ ہذا خبر ہر۔ جار اپنے خبر سے کل کر شوق ہوا
 تقع کا۔ لا تقع فعل اس میں ہے خبر اس کا فاعل۔ واو حرف استثناء۔ میں صنف الجملین
 موصوف۔ اللین صفت۔ اسم موصول۔ تکرار فعل ناقص۔ اس میں تثنیہ کی خبر اس کا اسم
 متغایر متین اسم فاعل تثنیہ کا مضاف۔ با حرف جار۔ المصنوع جوڑا۔ جار اپنے خبر سے کل کر شوق
 ہوا متغایر متین کا۔ متغایر متین اسم موصول بہ فاعل سے کل کر تثنیہ جملہ اسم خبر ہر۔ خبر۔ نقل نام
 اپنے اسم بہ خبر سے کل کر جملہ فعلیہ خبر ہر کہ وصل ہوا موصول کا۔ موصول اپنے وصل سے کل کر صفت
 موصوف اپنے صنف سے کل کر مضاف الیہ ہو میں صنف کا۔ صنف اپنے صنف الیہ سے کل کر موصول
 فیہ ہوا۔ لا تقع کا۔ لا تقع اپنے فاعل اور موصول اپنے سے کل کر بہ مطلق موصوف اور موصول اپنے سے
 کل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

ترکیب۔ مثل صنف۔ غاب فعل زید اس کا فاعل۔ مثل اپنے فاعل سے کل کر جملہ فعلیہ ہر کہ
 مضاف الیہ ہوا مثل صنف کا۔ صنف اپنے صنف الیہ سے کل کر خبر ہو کر میرا محذوف صنف کی خبر
 اپنی خبر سے کل کر جملہ اسم خبر یہ ہوا۔ ترکیب۔ الکن حرف متبہ بفعل۔ خبر اس کا اسم
 صاخر اس کہ خبر۔ لکن اپنے اسم بہ خبر سے کل کر جملہ اسم خبر یہ ہوا۔ ترکیب۔ واو حرف
 ما جاء فعل۔ نون وقایہ۔ ہی شکم اس کا موصول بہ۔ زید اس کا فاعل۔ مثل اپنے فاعل اور
 موصول سے کل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔ ترکیب۔ الکن حرف متبہ بفعل۔ خبر اس کا اسم
 جاء فعل۔ اس ہو خبر اس کا فاعل۔ نون وقایہ۔ ہی شکم اس کا موصول بہ۔ جاء فعل اپنے
 فاعل اور موصول سے کل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔ خبر ہو کر خبر ہو کر۔ لکن کے۔ لکن اپنے اسم بہ خبر
 سے کل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

۱۵۳۱ - ۱۲ - ۱۵ - ۱۰ - ۱۱ - ۲۲

وکیت وکیت وکیت وکیت زید قائم ایما اکسبت فی امک۔ اور لیت
 اور وہ کہنی کا اہل رہے لیت کے۔ جسے کاش کہ زید کہو اور لیت میں نے اس کے شام کے مکان کا۔
 ترکیب۔ واو حرف لغت۔ لیت خبر ہر۔ واو حرف لغت۔ علی مطلق۔ مطلق علی
 اپنے مطلق سے کل کر میرا۔ لام حرف جار۔ تثنیہ خبر ہر۔ جار اپنے خبر سے کل کر شوق ہوا

ثابت کے ثابت اپنے مسئلوں سے مل کر خبر ہوئی بشرا کی۔ مثلاً اپنی خبر کے کل جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔ ترکیب مثل سنان۔ لیٹ حرف مشبہ بفعول۔ زیر اس کا اسم۔ قیام اس کی خبر۔ لیٹ اپنے اسم بعد خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر مفسر۔ ائی حرف تنسیہ۔ اترا صفیہ واحد مثلم۔ اما خبر اس کا فاعل۔ یا خبر اس کا مفعول بہ اقل۔ قیام سنان۔ حال خبر اس سنان الہ۔ سنان اپنے سنان الہ سے مل کر مفعول ہے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول خبر اور مفعول الہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر مفسر۔ فقہر اپنے مفسر سے مل کر سنان الہ ہوا۔ سنان کا۔ مثل سنان اپنے سنان الہ سے مل کر خبر ہوئی بشرا محذوف مثالی

سیر احمد و من اس خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔ (۲۲) وَلَقُلْ وَهِيَ لَشَرٌّ مِّمَّا لَعَلَّ الشَّيْطَانُ يَكْتُمُ مِنَ الْفُتُورِ بَيْنَ التَّمَنِّي وَالْتَرَقُّبِ إِنَّ الْأَوَّلَ يُشْغِلُ فِي الْمُتَكَلِّفَاتِ كَمَا مَسَّرَ وَالْآخِرُ يُشْغِلُ فِي كَيْفِ الشَّيْبَاتِ لَوْ وَهِيَ لَشَرٌّ مِّمَّا لَعَلَّ الشَّيْطَانُ يَكْتُمُ مِنَ الْفُتُورِ بَيْنَ التَّمَنِّي وَالْتَرَقُّبِ مَا الْكَافَةُ عَلَى جَمْعِهَا فَتَكْفُهَا مِنْ الْعَجَلِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى أَمَّا الْفُتُورُ فَالْوَاحِدَةُ وَالْمُتَعَدِّيَةُ مُتَخَلِّقٌ۔ اور لعل۔ اس کے لیے ہے۔ جیسے شایکہ بدشاہ میری تفہیم کرے۔ اور تمنی اور ترقی کے درمیان فرق یہ ہے کہ پہلا ممکنہ امور میں۔ جیسا کہ گزرا۔ بعد مفعولہ امور میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے کاش کہ جوئی لوٹ آئے۔ اور ترجیح ممکنہ امور کے ساتھ محفوس ہے۔ جیسا کہ شایکہ کہ جوئی لوٹ آئے نہ کہ جاؤ اور ان تمام پر ما کا فاعل ہو گیا ہے۔ پس انہیں مل کر کرنے سے روک دینا ہے جسے اللہ تعالیٰ کا زمان محض ہمارا خدا ایک خدا ہے۔ اور محض زیر ہی جانے والا ہے ترکیب واو حرف استعفاف۔ لعل اور بھی بشرا۔ لام حرف جار ترجیل جہد۔ جار ہے خبر فعل متعلق ہوا ثابت کے۔ ثابت کے اسم فاعل اپنے فاعل اور مسئلوں سے مل کر خبر ہوئی بشرا کی مثلاً اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔ ترکیب مثل سنان۔ لعل حرف مشبہ بفعول السنان اس کا اسم۔ پھر تم فعل اس میں مفعول خبر اس کا فاعل۔ یا خبر اس کا مفعول بہ۔ پھر تم فعل اپنے فاعل اور مفعول الہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر خبر۔ لعل اپنے اسم بعد خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔ ترکیب واو حرف عطف۔ الفرق مثلاً اپنے سنان التمنی سنان

واو حرف مطلق - الترجمی - معطوف - معطوف علیہ اپنے معطوف کے کل تر معنایں الہم ہوا۔ بین معنایں
 کا۔ معنایں اپنے معنایں الہم کے مل کر معنویں ہو
 (۱۲ : ۱۰) ترکیب - رائے حرف مستحبہ لفظ - الاقل اس کا اسم - یستعمل فعل - متاخر یہ معمول - فہم و علم
 المسکنات مجرد - جار مجرور مل کر متعلق ہوا یستعمل کا - یستعمل فعل اپنے فاعل اور متعلق
 مل کر جملہ فعلیہ خبر ہو کر خبر - ان حرف مستحبہ فعل اپنے اسم اور خبر کے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہو کر
 ترکیب - کما خبر جملہ معترضہ - کان حرف تنجیہ - ما معطوف - تر جملہ

ترکیب - شل معنایں - اب حرف ترجی - مستحبہ فعل - السحاب اس کا اسم - یجود فعل
 یا نا مل ہو کر اس کی خبر - یست اپنے اسم اور خبر کے مل کر جملہ فعلیہ خبر ہو کر متعلق الہم ہوا مل متعلق
 کا۔ معنایں اپنے معنایں الہم کے مل کر خبر ہو کر مبتدا محذوف متاخر - مبتدا محذوف الہم خبر کے
 مل کر جملہ اسمیہ خبر ہو کر ترکیب - واو حرف مطلق - الترجمی مبتدا - محضوں صیغہ اسم مفعول
 یا صرف جار - المسکنات مجرد - جار اپنے مجرور کے مل کر متعلق ہوا محضوں کے - محضوں اپنے متعلق
 کے مل کر خبر ہو کر الترجمی مبتدا کی مبتدا اپنے خبر کے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہو کر سوال ترکیب - فاعل
 فعل متاخر مجہول - فعل حرف مستحبہ فعل - السحاب اس کا اسم - یجود فعل یا فاعل مل کر
 جملہ فعلیہ ہو کر اس کی خبر - فعل لعل اپنے اسم اور خبر کے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہو کر خبر
 فاعل ہوا لا فاعل کا - فاعل اپنے نائب فاعل کے مل کر جملہ فعلیہ خبر ہو کر ترکیب - واو حرف مطلق
 تہ دخل فعل - ما معنایں - الکافۃ معنایں الہم - معنایں اپنے معنایں الہم کے مل کر فاعل ہوا
 تہ دخل فعل کا - علی حرف جار - جمیع معنایں - معاصرہ معنایں الہم - معنایں اپنے معنایں الہم کے
 مل کر متعلق ہوا تہ دخل فعل کے - تہ دخل فعل اپنے فاعل اور متعلق کے مل کر جملہ فعلیہ خبر ہو کر
 ترکیب - فاعل فاعل - تکلف فعل اس میں ہیں خبر اس کا اسم - معاصرہ اس کا معنویں الہم
 فہم و علم - العال جدید - جار اپنے مجرور کے مل کر متعلق ہوا تکلف فعل کے - فعل اپنے فاعل اور متعلق
 بہ اند متعلق کے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہو کر خبر - کان شل ہے - اس کی خبر گزرا
 آٹھا حرف صہر - اللہ مبتدا - الہ خبر - ان حرف صہر - زہم مبتدا - متعلق خبر -

مبتداً اپنے خبر سے مل کر جملہ اسم خبریہ ہوا۔

۲۳ - ۱۱ - ۲۰۱۰ - ۱۶ - ۱۲ - ۱۳۳۱ - منگل -

النوع الثالث

مَا وَلَا الْمُشْتَقَّانِ بَلِّغْ فِي النَّفْ وَالذَّ قَوْلَ عَلَى الْمُبْتَدَأِ وَالْخَبَرِ
تَرْفَعَانِ الْأَسْمَ وَتَقْضِيَانِ الْفَعْلَ وَتَدْخُلُ مَا عَلَى الْمَعْرُوفَةِ وَالنَّكَرَةِ مِثْلُ
مَا زَيْدٌ قَائِمًا وَلَا تَدْخُلُ إِلَّا عَلَى النَّكَرَةِ خَوْلاً رَجُلٌ ظَرْفًا -
شیریں قسم وہ ما اور کا میں۔ جو پس کے ساتھ نفع اور مبتدا و خبر پر دخول میں مشابہت
دیتے گئے ہیں۔ اس کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ - ما مصرفہ لہ نکرۃ لہ داخل
ہوتا ہے۔ - جب زید کھڑا نہیں ہوا ہے۔ - لا تَدْخُلُ نکرہ پر یہاں داخل ہوتا ہے جب کوئی
مرد قیام نہ نہیں ہے - ترکیب - النوع موصوف - الثالث صفہ - موصوف اپنے صفہ
سے مل کر مبتدا ہوا۔ - مَا وَلَا - مصلوٹ علیہ اور مصلوٹ - مصلوٹ علیہ اپنے مصلوٹ سے مل کر
موصوف - المشتقان - با حرف جار - لشی خبرہ - جار اپنے خبرہ سے مل کر مشق ہو اشتقاق
سے - فن جار الفعْل خبرہ - جار اپنے خبرہ سے مل کر مصلوٹ علیہ - والد دخول - مصلوٹ - مصلوٹ
علیہ اپنے مصلوٹ سے مل کر جوہر ہوا جار کا - علی جار المبتدأ مصلوٹ علیہ - واو حرف تعلیل الفعْل
مصلوٹ - مصلوٹ اپنے مصلوٹ سے مل کر جوہر ہوا جار کا - جار اپنے خبرہ سے مل کر مشق ہوا
الدخول کے المشتقان اپنے خبر تثنیہ لہ دونوں مصلوٹوں سے مل کر مشبہ علیہ اسم ہو کر خبر
مبتدا اپنے خبر سے مل کر صفت ہو گیا ما اور کا کی - موصوف اپنے صفہ سے مل کر خبر مبتدا
لہ خبر سے مل کر علیہ اسم خبریہ ہوا - ترکیب - ترفعان فعل جانا نال - الْأَسْمَ مفعول بہ -
فعل اپنے نال لہ مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو - واو حرف تعلیل فعل جانا نال
الضمر مفعول بہ - قال اپنے نال لہ مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ - واو حرف تعلیل تَدْخُلُ
فعل ما اس کا قائل - علی حرف جار المرفوعہ مصلوٹ علیہ - واو حرف تعلیل التکرر مصلوٹ

اور ۳ باقی حروف اسم کو لقب دیتے ہیں۔ جہ کہ کہ اسم کا حرف متناہی ہوا۔ ہے
 علیہ اس کے زید کا غلام۔ اور اس کے لقب القوم۔ اور اس کے قوم میں سب سے بہتر اور اس
 بعد اللہ۔ اور اسم کو رفع دیتے ہیں۔ اگر وہ اسم متناہی نہ ہو۔ چپ باز ٹیڑھ۔ یا زجل
 ترکیب۔ النوع۔ موصوف۔ الرابع۔ صفت۔ موصوف اپنے صفت سے مل کر مبتداء۔ حرف
 موصوف۔ ترقب۔ فعل۔ الاسم مفعول بہ۔ فعل فاعل مفعول بہ مل کر فعلہ خبر کا ہو کر صفت۔ موصوف
 و خبر صفت سے مل کر خبر۔ مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ اسم خبریہ ہوا۔ ترکیب۔ فقط۔ فافز
 حرف قبل اس میں فعل یعنی اٹھنے۔ پھر انت اس میں فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسم خبریہ
 ہو کر۔ جنس۔ اذ انبیت بھا الاسم (فانتہ)۔ اذ ا حرف شرط۔ لغت فعل با فاعل۔
 با حرف جار۔ ہا ضمیر مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق۔ جو انبیت فعل کے۔ الاسم
 اس کا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ شرط
 اپنے جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ترکیب۔ واو حرف استغناء۔ جنس مبتداء۔ شقۃ
 میتر آخرت قبیر۔ معینہ اپنے قبیر سے مل کر خبر۔ مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ اسم خبریہ ہوا
 ترکیب۔ انوار مبتداء۔ واو حرف ملحق۔ فعل مبتداء کا۔ با حرف جار۔ معینہ مجرور۔ متعلق
 مع متعلق الہ۔ متناہ اپنے متناہ الہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق
 ہوا ثابت کے۔ ثابت متعلق اسم فاعل اور فاعل سے متعلق سے مل کر جملہ خبریہ ہو کر مبتداء کی
 مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ اسم خبریہ ہوا۔ ترکیب۔ نحو متناہ۔ استوی۔ فعل۔ الہ اور اس کا
 فاعل۔ والکسبۃ مفعول معہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر متناہ
 الہیہ اور نحو متناہ کا۔ معناہ اپنے معناہ سے مل کر خبر ہو کر مبتداء محذوف متناہ کا ہے
 ترکیب۔ و الا و علی۔ مبتداء۔ لام حرف جار۔ استنسا د مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق
 ہو کر ثابت کے۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتداء اپنے خبر سے مل کر
 جملہ اسم خبریہ ہوا۔ ترکیب۔ نحو متناہ۔ جاء فعل۔ فون رقاب۔ القوم متناہ۔ الہ حرف
 استنساہ۔ رتہ مستثنیٰ۔ مستثنیٰ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل ہوا جار۔ فعل کا۔ جاء
 فعل اپنے فاعل۔ اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر متناہ الہیہ اور نحو متناہ کا ہے
 ترکیب۔ و اما حرف ملحق۔ یا اور بھی مبتداء۔ لام حرف جار۔ نداد۔ متناہ۔ القریب مفعول معہ

واو حرف ملحق - البعید - معلوف - معلوف علیہ اپنے معلوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ نداء مضاف الیہ
 مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جملہ مجرید ہوا طارک۔ جار اپنے مجرید سے مل کر مطلق ہوا ثابتہ کے۔
 ثابِت ثابِت ۱۰ اپنے مطلق سے مل کر ضم۔ مبتدا اپنے ضم سے مل کر جملہ اسم ضم ہوا۔ ترکیب - یاد دہا
 مبتدا۔ واو حرف ملحق۔ مضاف معلوف۔ معلوف علیہ اپنے معلوف سے مل کر مبتدا۔ لام حرف طار
 نداء مضاف۔ البعید مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مطلق ہوا ثابِت ثابِت ثابِت ثابِت
 اپنے مطلق سے مل کر ضم۔ مبتدا اپنے ضم سے مل کر جملہ اسم ضم ہوا۔ (۱۰۱۳)
 ترکیب - واو حرف ملحق۔ ای اے الہیۃ۔ موصوف۔ المقتوۃ صفت۔ موصوف اپنے صفت سے مل کر معلوف
 معلوف علیہ اپنے معلوف سے مل کر مبتدا۔ معلوف علیہ۔ واو حرف ملحق۔ مضاف معلوف معلوف
 علیہ اپنے معلوف سے مل سے مبتدا۔ لام حرف طار۔ نداء مضاف۔ البعید مضاف الیہ مضاف اپنے
 مضاف الیہ سے مل کر مجرید ہوا طارک۔ جار اپنے مجرید سے مل کر مطلق ہوا ثابِت ثابِت ثابِت ثابِت
 مطلق سے مل کر ضم۔ مضاف اپنے ضم سے مل کر جملہ اسم ضم ہوا۔ ترکیب - واو حرف ملحق
 ہذا اسم اشارہ۔ الحروف حقیقہ۔ الخمسہ لفظ۔ موصوف۔ الخمسہ صفت۔ موصوف صفت مل کر اشارہ
 الیہ۔ اسم اشارہ اپنے اشارہ الیہ سے مل کر مبتدا۔ تنصیب فعل اس میں ہی ضمیر اس کا
 فاعل۔ الاسم مفعول یہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعل ضم ہوا کہ ضمیر اپنے
 ضم سے مل کر جزائے مقدم۔ اذ حرف شرط۔ کان فعل ناقص اس میں ہو ضمیر کا اسم
 مضاف اسم مفعول کا مفعول۔ الخا صوف جار۔ اسم۔ موصوف۔ اخر صفت۔ موصوف اپنے صفت سے
 مل کر مجرید جار اپنے مجرید سے مل کر مطلق ہوا مضافا کے۔ مضافا اپنے مطلق سے مل کر ضم۔ واو حرف
 اسم لہ ضم سے مل کر جملہ فعل ضم ہوا کہ ضمیر اپنے ضم سے مل کر جملہ اسم ضم ہوا۔ ترکیب -
 جملہ ضم طبع جزائے مقدم۔ یا ضمیر۔ مضاف علیہ۔ واو حرف ملحق
 یا عند آریہ موصوف۔ ہر موصوف علیہ۔ واو حرف ملحق۔ مضاف معلوف علیہ۔ واو حرف
 ملحق۔ ای حرف تفسیر۔ ففعل القدس واو حرف ملحق۔ اُعدایہ۔ یہ باخون مبالغہ
 معلوفات مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ضم۔ واو حرف ملحق
 مثالیہ کہ مبتدا اپنے ضم سے مل کر جملہ اسم ضم ہوا۔ ترکیب - ابقیہ ترکیب یا
 حرف نداء۔ ادعو کے قائم مقام۔ علیہ مضاف۔ اسم جملہ ملحق مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے

مل کر مفعول ہوا۔ ادعو فعل کا۔ ادعو اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشاء ہے ہوا۔
 باتیں تمام اس طرح ہیں۔ ترکیب ۱۔ واؤ حرف ملحق۔ ترفع من۔ اس میں بھی ضمیر اس کا فاعل
 والا سم مفعول ہے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبر ہے ہو کر جملہ اسمیہ ہے۔
 ان حرف بشرط۔ اسم یکن فعل ناقص ذالک اسم اشارہ۔ لاسم مشابہ۔ اسم رباعی ہے۔
 صفت رباعی سے مل کر اسم ہوا لم یکن فعل ناقص کا۔ معاً فاعل اس کا خبر۔ کان من فاعل ناقص
 اپنے اسم اندر سے مل کر جملہ فعلیہ خبر ہے ہو کر شرط مؤخر۔ شرط مؤخر اپنے جزائے معنی سے
 مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔ ترکیب ۱۵۔ مثل صنف۔ یا زید یا رجل۔ معطوف ملحق ہے
 معطوف سے مل کر صنف الب۔ صنف اپنے صنف الب سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثلاً
 مبتدا اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہے ہوا۔

انوار ۱۴۳۱ - ۱۲ - ۲۱ - ۱۰ - ۲ - ۱۱ - ۲۸

(الفروع الخمسة)

مَعْرُوفٌ شَرَفُ الْفِعْلِ الْمُضَارِعِ وَهِيَ أَرْبَعَةٌ أَصْرُفُ أَنْ وَلَكِنْ وَلَكِي وَأَذِنُ فَإِنَّ لِلْمُسْتَعْلَمِ
 وَأَنْ دَقَلْتُ عَلَى الْمَاءِ هُنِي كَوَاسِلَتَانِ أَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَأَنْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ وَتَسْمِي
 هَذِهِ مُعْتَمَدَةٌ - پنج میں قسم و صورت ہیں۔ جو فعل مضارع کو کتب دیے
 ہیں۔ اور وہ چار صورت ہیں۔ اَنْ۔ لَنْ۔ اِنَّكَ۔ اَدْخُلْ۔ یہی ان مستقبل کے
 کے لیے ہیں۔ اگر ماضی میں داخل ہو جائے۔ چے میں اسم لا یا تا کے ہیں جن میں داخل ہو کر
 اور ا سے مصدر بن گیا جاتا ہے۔

ترکیب ۱۔ الفروع۔ صورت۔ الخاضع صنف۔ موصوف صنف مل کر مبتدا ہے۔ صورت موصوف تعلق
 فعل۔ اس میں بھی ضمیر اس کا فاعل۔ الخاضع موصوف۔ الخاضع صنف۔ موصوف اپنے صنف سے مل
 کر مفعول ہے ہوا۔ تعلق فعل کا۔ تعلق فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبر ہے
 ہو کر صنف ہوا صرف موصوف کے موصوف اپنے صنف سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنے خبر سے مل کر

جلد اسم خبر ہوا۔ ترکیب - واو حرف عطف - جہن مبتدا - ازلۃ یعنی احراف تسمیہ - ہمہ
 اپنی تسمیہ سے مل کر خبر - مبتدا اپنی خبر سے مل کر جلد اسم خبر ہوا۔ ترکیب - کیاں فاعلیہ
 ان مبتدا۔ لام حرف جار - استقبال مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا۔ ثابت کے جانب
 اپنی متعلق سے مل کر خبر - مبتدا اپنی خبر سے مل کر جلد اسم خبر ہوا۔ ترکیب - وہاں حرف
 عطف - ان حرف شرط - دخلت فعل اس میں علی خبر اس کا فاعل۔ علی حرف جار الماصی
 مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا دخلت کے۔ دخلت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر
 شرط مؤخر۔ شرط مؤخر اپنی جزائے مقدم سے مل کر جلد فعل ہوا۔ ترکیب - نحو صفا
 استلمت فعل بافعل۔ ان ناصب۔ ادخل فعل اس میں ان خبر اس کا فاعل۔ الخبتہ اس
 کا مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جلد فعل خبر ہو کر مفعول ہوا استلمت
 فعل کا۔ استلمت فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جلد فعل خبر ہوا۔

ترکیب - وان دخلت الخبتہ - معلوف علی۔ اپنے معلوف سے مل کر صفا الی
 ترکیب - واو حرف عطف - تسمیہ صفا فی قولہ۔ صفا اس کا مفعول عالم یہ اسم فاعلہ۔
 صدر یہ اس کا نائب فاعل مفعول ہوا۔ اپنے اور نائب فاعل سے مل کر جلد اسم خبر ہوا۔

نقشہ ۲۲ - ۱ - ۱۱ - ۲۰ - ۱۲ - ۱۸
 وکن لکلیہ نفس المستقیل مثل کن ترانی واصلھا لک ان عند الخلیل موزعاً
 الکھترۃ تخفیفاً وصراراً لان شتم حذفت الالف التقاد الساکین فلقد ان
 اور کن - متعلق کن نفس کا نائب فاعل ہے۔ جیسے تو ہرگز جیسے ہیہ دیکھ سکے۔ اور فعل کے نزدیک
 اس کے اصل لک ان ہے۔ پھر موزعہ کو تخفیف کے لیے حذف کر دیا گیا۔ تو لان ہرگز نہ ہرگز لکنا
 ساکنی کہ وجہ سے الف کو حذف کر دیا گیا تو لان باقی رہ گیا۔

ترکیب - واو حرف عطف - جہن مبتدا۔ لام حرف جار - تاکسید صفا۔ لغز صفا الی
 المستقبل صفا الی۔ تاکسید اپنے صفا الیوں سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اور مجرور مل کر متعلق
 ہوا ثابت کے جانب اپنے متعلق سے مل کر خبر - مبتدا اپنی خبر سے مل کر جلد اسم خبر ہوا۔
 ترکیب - مثل صفا۔ کن ترانی صفا الی۔ صفا اپنے صفا الی سے مل کر خبر ہوئی مبتدا ہون
 صفا کہ۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جلد اسم خبر ہوا۔ ترکیب - کن تاکسید برائے کنی تو داخل

فی دقاہ اس کا فاعل۔ اہل بی مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ خبریہ ہوا۔
 ترکیب۔ واو حرف عطف۔ اُصلئے متانف۔ ہا ضمیر متانف الیہ۔ متانف اپنے متانف الیہ سے مل کر
 مبتداء۔ لک ان خبر۔ مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ مبتداء مفعول بہ
 الخلیل۔ مبتداء محو ظر۔ مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب۔ نا
 قصیم۔ حُذِزْتُ فعل۔ المفعول اس کا نائب فاعل۔ تخفیفاً اس کا مفعول لک فاعل اپنے
 نائب فاعل۔ لہ مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب۔ فاعل رت۔ فعل فاعل
 اس میں ہا ضمیر اس کا اسم۔ لک ان اس کی خبر۔ فعل فاعل اپنے اسم اور خبر سے
 مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب۔ ثم حرف عطف۔ حُذِزْتُ فعل۔ اللام حرف یس کا
 نائب فاعل۔ اللہ جار۔ التقاء۔ متانف التانف متانف الیہ۔ متانف اپنے
 متانف الیہ سے مل کر مجرور جار کا۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا جمعیت کے۔ حُذِزْتُ فعل
 اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۲۰۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔
 وَلَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ لَأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ۔ اور کہی سببیت کا لے لے۔ یعنی اس کا فاعل
 جا بعد کے لئے سبب ہوتا ہے۔ جب میں اسلام لایا تا کہ جنت میں داخل ہو جاؤں۔
 کیونکہ اسلام دخول جنت کے لئے سبب ہے۔ ترکیب۔ واو حرف عطف۔ کہی مبتداء
 لام حرف جار۔ البیہتر۔ مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا تاجیث کے۔ نائب اپنے متعلق
 سے مل کر خبر مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترکیب۔ انا حرف
 تقسیم۔ کیونکہ فعل ناقص۔ ما موصولہ قبل۔ متانف۔ ہا ضمیر متانف الیہ۔ متانف اپنے
 متانف الیہ سے مل کر مفعول نہ ہوا سببیت فعل کا۔ سبب فعل اپنے فاعل اور مفعول نہ سے
 مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ملے ہوئے۔ ما موصولہ کا۔ ما موصولہ اپنے ملے سے مل کر
 اسم ہوا فعل ناقص کیونکہ کا۔ سبب فعل۔ لام حرف جار موصولہ۔ لہ متانف
 ہا ضمیر متانف الیہ۔ متانف اپنے متانف الیہ سے مل کر مفعول نہ ہوا سببیت فعل کا۔ سببیت
 اپنے فاعل اور مفعول نہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ملے ہوئے۔ ما موصولہ کا۔ ما موصولہ اپنے ملے سے مل کر

سے مل کر مجرد ہو جا رہا۔ جار اپنے مجرد سے مل کر متعلق ہوا ثابت کے۔ ثابت اپنے متعلق سے مل کر
 سبب فعل اپنے موصوف اپنے صفت سے مل کر اسم ہوا فعل ناقص کا مکون
 فعل ناقص اپنے اسم لہ خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہو گیا۔ ترکیب: مثل: صفت۔
 اسلمت کی ادخل الجنبہ صفت الہ۔ صفت اپنے صفت الہ سے مل کر خبر ہو گیا متہا صفت
 بنا لہ۔ متہا اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہو گیا۔ اسلمت فعل کہ فعل ناقص۔
 ادخل فعل بافاعل۔ الجنبہ اس کا مفعول ہ۔ ادخل فعل اپنے فاعل۔ اور مفعول فیہ
 مل کر جملہ فعلیہ خبر ہو گیا۔ اسلمت کا مفعول ہوا۔ اسلمت فعل اپنے فاعل لہ
 مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبر ہو گیا۔ ترکیب: فافصیہ۔ ان مسببہ بافعل۔ الہ
 اس کا اسم۔ سبب موصوف۔ لام حرف جار۔ دخل صفت۔ الہ صفت الہ
 صفت اپنے صفت الہ سے مل کر مجرد ہو جا رہا۔ جار مجرد سے مل کر متعلق ہوا ثابت کے۔
 ثابت اپنے متعلق سے مل کر صفت۔ موصوف اپنے صفت سے مل کر خبر ہو گیا ان حرف مسببہ
 کہ۔ ان حرف مسببہ فعل اپنے اسم لہ خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبر ہو گیا۔

تسلسل
 ۲۸ - ۲۷ - ۲۶ - ۲۵ - ۲۴ - ۲۳ - ۲۲ - ۲۱ - ۲۰ - ۱۹ - ۱۸ - ۱۷ - ۱۶ - ۱۵ - ۱۴ - ۱۳ - ۱۲ - ۱۱ - ۱۰ - ۹ - ۸ - ۷ - ۶ - ۵ - ۴ - ۳ - ۲ - ۱
 وَاِذْ لِلْحَبَا۟ئِیۡنَ الْاٰیَۃُ لَا یَحْقُقُوۡنَ اِلَّا فِی الزَّیۡنِ الْمُسْتَقۡلِ مَعۡیَ لَا تَدۡخُلُ
 اِلَّا عَلٰی الْفَعۡلِ الْمُسْتَقۡلِ مِثۡلُ اِذْ تَدۡخُلُ الْجَنۡبَۃُ فِیۡ جَوَابِ مَنْ قَالِ اَسۡلَمْتُ
 اور اذن جواب و جواب کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ اور یہ فقط زمانہ مستقبل میں ہی متحقق
 ہوتا ہے پس وہ حرف فعل مستقبل ہر میں داخل ہوتا ہے جیسے میر تو تم فت میں داخل ہو جا رہا
 گئے۔ اس شخص کے جواب میں جس نے کہا۔ میں نے اسلام قبول کر لیا۔

ترکیب۔ واو حرف عطف۔ اِذْ اَن مسببہ۔ لام حرف جار۔ الجواب مجرد۔ جار مجرد مل کر متعلق
 ہو گیا ثابت کے اور اپنے متعلق سے مل کر خبر۔ متہا اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہو گیا۔
 واو حرف عطف۔ واو حرف عطف۔ الجواب۔ مفعول۔ ترکیب: واو حرف عطف۔ مفعول
 مسببہ۔ لا یحقق فعل مضارع۔ الاحرف استثناء فی حرف جار۔ الزمان مفعول المستقل
 صفت۔ موصوفہ اپنے صفت سے مل کر مجرد ہو جا رہا۔ جار اپنے مجرد سے مل کر متعلق ہوا
 ہوا۔ استثنیٰ اپنے مستثنیٰ منہ سے مل کر متعلق ہوا فعل لا یحقق کے۔ لا یحقق فعل اس

حروف تجریم الفعل المضارع وحرف تحته ا ح ر ب لم ولما ولا اسم الامر ولا التثنية وان للشرط
والجزاء علم تحول المضارع ما ضیا متضیا مثل لم یفرب لم یضرب ما ضرب ولما مثل
لم لكنها تحت صفة بالاستيفاء مثل لما یفرب زید ای ما ضرب زید فی شیء من
الآن منہ المرضیة ۔ ۔ حرف نہیں جو مثل سنار کو جزم دیتے ہیں ۔ اور
وہ باجے حرف ہیں ۔ لم ۔ لمّا ۔ لام امر لا کے نہیں ۔ اور ان شرطیہ ۔ اور جزا کے
ہیں لم مثل سنار ہی کو ماضی منہ بنا دیا ۔ جیسے لم یفرب یعنی ما ضرب
اور لّمّا لم کی مثل ہے لیکن اسے استفاء کے ساتھ خاص کیا گیا ہے جیسے زید نے
مارا ، یعنی زید نے زمانہ ماضی میں کسی شے میں نہیں مارا ۔ ۔ تکریب التوجہ
محرک ۔ السدس ۔ صنف ۔ موصوف اپنے منہ سے مل کر مبتداء ۔ حرف موصوف ۔ متحرک

فعل۔ المتعارف موصوف۔ المنارح صنف۔ موصوف ابن صنف سے مل کر مفعول یہ ہوا تجزیم فعل کا
 تجزیم فعل اپنے فاعل۔ اور مفعول یہ سے مل کر جملہ فعلیہ طریقہ ہو کر صنف ہوا حرف موصوف کی
 حرف موصوف ابن صنف سے مل کر خبر۔ مبتدا ابن صنف سے مل کر جملہ اسمیہ طریقہ ہوا۔ ترکیب کا
 حرف صنف۔ یعنی مبتدا۔ خمسہ تہنہ۔ احرف تہنہ۔ ہنر اپنے تہنہ سے مل کر خبر۔ مبتدا ابن
 خبر سے مل کر جملہ اسمیہ طریقہ ہوا۔ ترکیب۔ واو حرف صنف۔ کما۔ کما مبتدا۔ معلوم ہے
 کما معلوم۔ ہنر معلوم ہے۔ ان معلوم۔ معلوم ہم اپنے معلوم سے مل کر
 مبتدا۔ لام حرف جار الشرط۔ مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر مفعول ہوا ثابت کے ثابت
 فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر معلوم ہے۔ واو حرف صنف۔ الجزاء۔ معلوم۔ معلوم ہم
 اپنے معلوم سے مل کر جملہ معلومہ ہوا۔ ترکیب۔ فاعلیہ۔ کما مبتدا۔ تجعل فعل۔ المنارح
 اس کا مفعول اول۔ معاضیہ موصوف۔ متعاضیہ صنف۔ موصوف صنف مل کر مفعول ثانی۔ جعل
 فعل۔ اپنے فاعل معوض۔ اور ان دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ طریقہ ہو کر خبر۔ مبتدا ابن
 خبر سے مل کر جملہ اسمیہ طریقہ ہوا۔ ترکیب۔ مثل صنف۔ کما یغرب۔ مثل با حرف جار
 معوض صنف۔ ما ضرب صنف البیہ۔ صنف اپنے صنف البیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار
 اپنے مجرور سے مل کر مفعول ہوا ام لہرب کے۔۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ
 ہو کر۔ خبر۔ مبتدا ابن خبر سے مل کر جملہ اسمیہ طریقہ ہوا۔ ترکیب۔ واو حرف صنف۔ کما
 مبتدا۔ مثل صنف۔ لم صنف البیہ۔ صنف صنف البیہ مل کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا ابن
 سے مل کر جملہ اسمیہ طریقہ ہو کر۔ ترکیب۔ لیکن حرف مشبہ بفعل۔ معاضیہ اس کا اسم مجتہد
 اسم مفعول۔ با حرف جار۔ الاستقرازی مجرور۔ جار مجرور مل کر مفعول ہوا متعاضیہ کے متعاضیہ
 اپنے مفعول سے مل کر خبر لیکن کی۔ لیکن اپنے اسم لہرب سے مل کر جملہ اسمیہ طریقہ ہوا۔
 ترکیب۔ مثل صنف۔ کما یغرب فعل زید اس کا فاعل۔ معوض فعل اپنے فاعل سے مل کر
 جملہ فعلیہ ہو کر مفسر۔ انا حرف نفی۔ ما ضرب فعل۔ زید اس کا فاعل۔ خاص حرف جار
 زید مجرور۔ جار مجرور مل کر مفعول ہوا ما ضرب کے من حرف جار۔ الا زید موصوف الباقیہ
 صنف۔ موصوف ابن صنف سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر مفعول ہوا
 ما ضرب کے۔ ما ضرب اب فعل اپنے فاعل اور اپنے ان دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ طریقہ

ہو کر مفسر۔ مفسر اپنے مفسر سے مل کر جملہ تعلیم ہو کر مفسر الہی ہو۔ مفسر مفسر کا مفسر
اپنے مفسر الہی سے مل کر خبر ہو مفسر اعز من ممالک کی۔ مفسر اپنے خبر سے مل کر جملہ اکسم
خبر ہو مفسر۔ (برگزد ہفتہ) ۱۳۳۲ - ۱ - ۲۵ - ۲۰۱۱ - ۱ - ۱

وَلَا تُنْفِرُ وَلَا يُنْفَرُ مِنْهُ إِلَّا مَنْ أَهْلُهُ

اور ہم اس اور وہ طلب فعل کے لیے بنا یا گیا ہے۔ (وہ طلب فعل) کیا تو فاعل غائب ہے۔
یونگ سے لیفرٹا۔ (جا چکے کہ وہ شخص مارا جائے گا) یا فاعل متکلم سے ہے لا یفرط۔
جا چکے کہ میں ماروں) یا مفعول غائب سے ہے جا چکے کہ وہ ایک شخص مارا جائے گا۔ یا مفعول
مخاطب سے ہے لیفرٹا۔ جا چکے کہ تم مار جاؤ۔ یا مفعول متکلم سے ہے لا یفرط۔
لیفرٹا۔ جا چکے کہ مجھے مارا جائے گا۔ لہذا جا چکے کہ یہیں مارا جائے گا۔

(تَرْكِيب) وَأَوْ حُرُوفٌ مَطْفُوعَةٌ - لَامٌ مُشَارَاتٌ - اَللَّامُ مُشَارَاتٌ اِلَيْهِ - مَضَافَاتٌ اِثْنَتَا عَشَرَ هِيَ مِنْ مَضَافَاتِ اَلْهَمْزِ
مِنْ كَرَمٍ مَبْتَدَأٌ اَوَّلٌ وَآءٌ حُرُوفٌ مَطْفُوعَةٌ - هِيْهِ مَبْتَدَأٌ اِثْنَتَا لَامٌ جَارٌ - طَلَبٌ مَجْرُوْرٌ - جَابِرٌ اِثْنَتَا
اَعْلًا مَضَافَاتٌ - اِمَّا حُرُوفٌ عَالِفَةٌ عَنْ جَارٍ - الْفَاعِلُ موصُوفٌ - الْغَائِبُ صِنْفٌ موصُوفٌ
اِسْمُهُ صِنْفٌ - مَنْ كَرَمٌ مَجْرُوْرٌ هُوَ جَابِرٌ اِثْنَتَا جَابِرٌ كَا - جَابِرٌ اِثْنَتَا مَجْرُوْرٌ - طَلَبٌ مَضَافَاتٌ
اِلَيْهِ كَمَا حَالَاتٌ - مَضَافَاتُ اَلْهَمْزِ اِثْنَتَا عَشَرَ هِيَ مِنْ مَضَافَاتِ اَلْهَمْزِ - مَعْطُوْفٌ عَلَيِّ
اَوْ حُرُوفٌ مَطْفُوعَةٌ عَنْ حُرُوفٍ جَارٍ - فَاعِلٌ موصُوفٌ - الْمَكْتُومُ صِنْفٌ - موصُوفٌ اِسْمُهُ
صِنْفٌ - مَنْ كَرَمٌ مَجْرُوْرٌ هُوَ جَابِرٌ كَا - جَابِرٌ اِثْنَتَا مَجْرُوْرٌ - طَلَبٌ مَعْطُوْفٌ - ۳ اَقْوَحُ حُرُوفٌ
مَطْفُوعَةٌ - عَنْ حُرُوفٍ جَارٍ - مَفْعُولٌ موصُوفٌ - الْغَائِبُ صِنْفٌ - موصُوفٌ اِسْمُهُ صِنْفٌ
- مَنْ كَرَمٌ مَجْرُوْرٌ هُوَ جَابِرٌ كَا - جَابِرٌ اِثْنَتَا مَجْرُوْرٌ - طَلَبٌ مَعْطُوْفٌ - ۴ اَقْوَحُ حُرُوفٌ
مَطْفُوعَةٌ - عَنْ حُرُوفٍ جَارٍ - الْمَفْعُولُ موصُوفٌ - الْمُخَاطَبُ صِنْفٌ - موصُوفٌ اِسْمُهُ صِنْفٌ - مَنْ كَرَمٌ
مَجْرُوْرٌ هُوَ جَابِرٌ كَا - جَابِرٌ اِثْنَتَا مَجْرُوْرٌ - طَلَبٌ مَعْطُوْفٌ - ۵ اَقْوَحُ حُرُوفٌ مَطْفُوعَةٌ - عَنْ
حُرُوفٍ جَارٍ - الْمَفْعُولُ موصُوفٌ - الْمَكْتُومُ صِنْفٌ - موصُوفٌ اِسْمُهُ صِنْفٌ - طَلَبٌ

جبرود ہوا جار کا۔ جار اپنے جبرود سے مل کر معلوف۔ معلوف ہلے اپنے معلوفات سے مل کر معلوف ہوا طلب کا۔ طلب مصدر معنایں اپنے معنایں الہیہ لہ معلوف سے مل کر جبرود پر لام جار کا۔ جار اپنے جبرود سے مل کر معلوف ہوا ثابت کے۔ ثابتہ صفت واحد برکت اسم فاعل۔ اس میں علی غیر اس کا فاعل۔ اسم فاعل اپنے فعل لہ معلوف سے مل کر جبہ اسم ہو کر خبر۔ مبتدا آئے اپنی خبر سے مل کر جبہ اسم خبر ہو کر خبر۔ مبتدا اولیٰ کی۔ مبتدا آئے اول اپنی خبر سے مل کر جبہ اسم خبر ہو کر خبر۔

مَثَلُ الْفَرَسِ - مثل معنایں - معنایں الہیہ - معنایں اپنے معنایں الہیہ سے مل کر معلوف ہوا مقالہ کا۔ مقالہ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جبہ اسم خبر ہو کر خبر۔ ترکیب مَثَلُ مَعْنَا - لَفْظِيَّة - صيغة واحد مذکر غائب مثل اسم نائب معرفت اس میں خبر خبر اس کا فاعل۔ مثل اپنے فاعل سے مل کر جبہ فعلیہ انشاء کی ہو کر معنایں الہیہ ہوا۔ مثل معنایں کا۔ معنایں اپنے معنایں الہیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا مقالہ کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جبہ اسم خبر ہو کر خبر۔

مَثَلُ الْفَرَسِ وَالْفَرَسِ - مثل معنایں - صيغة واحد متکلم مثل اسم متکلم معرفت اس میں خبر خبر اس کا فاعل۔ مثل اپنے فاعل سے مل کر جبہ فعلیہ انشاء کی ہو کر معلوف ہوا۔ صيغة جمع متکلم مثل اسم متکلم معرفت۔ اس میں سخن اس کا فاعل۔ مثل اپنے فاعل سے مل کر جبہ فعلیہ انشاء کی ہو کر معلوف ہوا۔ معلوف ہلے اپنے معلوف سے مل کر معنایں الہیہ ہوا مثل معنایں کا۔ معنایں اپنے معنایں الہیہ سے مل کر مقالہ کی خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جبہ اسم خبر ہو کر خبر۔

مَثَلُ الْفَرَسِ - مثل معنایں - صيغة واحد مذکر غائب مثل اسم نائب معرفت اس میں خبر خبر اس کا فاعل۔ مثل اپنے فاعل سے مل کر جبہ فعلیہ انشاء کی ہو کر خبر ہو کر خبر۔ معنایں کا۔ معنایں اپنے معنایں الہیہ سے مل کر خبر ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جبہ اسم خبر ہو کر خبر۔

مَثَلُ الْفَرَسِ - مثل معنایں - صيغة واحد حاضر فعل اسم حاضر خبر اس میں خبر خبر اس کا فاعل۔ مثل اپنے فاعل سے مل کر جبہ فعلیہ انشاء کی ہو کر معنایں الہیہ ہوا۔

مثل منافع کا۔ منافع اپنے منافع الہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا منافع کا۔ مبتدا اس
خبر سے مل کر جملہ اسم خبر یہ ہوا۔

مِثْلُ لَا تُضْرِبْ وَلَا تُضْرَبْ۔ مثل منافع۔ لا تُضْرِبْ۔ صیغہ واحد مکمل فعل امر
مقبول۔ اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشاء کہہ
ہو کر مفعول علیہ۔ واو حرف عطف۔ لَنْ تُضْرَبْ۔ صیغہ جمع مکمل فعل امر جملہ
اس میں تین ضمیر اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشاء کہہ ہو کر
مفعول۔ مفعول علیہ اپنے مفعول سے مل کر منافع الہ ہوا منافع کا۔
منافع اپنے منافع الہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا حذف منافع۔ مبتدا اپنی
خبر سے مل کر جملہ اسم خبر یہ ہوا۔

وَاللَّيْسُ وَهِيَ صِفَةُ اللَّيْسِ الْأَثَرُ أَيْ يُطْلَبُ تَرْكُ الْعَمَلِ امَّا عَنْ الْفَاعِلِ
الْمُخَاطَبِ أَوْ الْمُخَالَفِ أَوْ الْمُتَكَلِّمِ مِثْلُ لَا يُضْرِبْ وَلَا تُضْرَبْ وَلَا تُضْرَبْ
وَلَا تُضْرَبْ۔ اور لا ضاربہ وہ لام امر کی حذف ہے یعنی اے ترک فعل
طلب کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ اور ترک فعل یا فاعل ثابت ہے یا مفعول
یا متکلم سے ہو گا۔ جیسے۔ ایک ضمیر نہ مارے۔ تو ایک ضمیر نہ مارے۔ میں نہ ماروں
میں نہ ماریں۔ ترکیب ا۔ واو حرف عطف۔ لا منافع۔ لہی منافع الہ
منافع اپنے منافع الہ سے مل کر مبتدا کے اول۔ واو زائد۔ یہی مبتدا کا ثانی۔
حذف منافع۔ لام منافع الہ۔ یہ منافع۔ امر منافع الہ۔ لام منافع الہ
منافع الہ سے مل کر منافع الہ۔ حذف منافع اپنے منافع الہ سے مل کر خبر
ہوئی مبتدا کے ثانی۔ مبتدا کے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسم خبر یہ ہو کر خبر
مبتدا کا اول کہ۔ مبتدا کے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسم خبر یہ ہوا۔
ترکیب۔ ائیا حرف تفسیر لام حرف جار۔ طلب منافع ترک منافع الہ۔
مفعول فعل منافع الہ۔ ترک منافع اپنے منافع الہ سے مل کر منافع الہ۔
ائیا حرف تردد۔ عائ حرف جار۔ فاعل مفعول۔ حذف۔ موصوفہ اپنی
صفت سے مل کر مفعول علیہ۔ او حرف عطف۔ لَنْ تُضْرَبْ۔ لَنْ طبع۔ مفعول

اور حرف مطلق، المکمل معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر صنف
 بیہوشی الفاصل موصوف کا۔ موصوف اپنی صنف سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے
 مجرور سے مل کر مطلق جو طلب مصدر کے طلب مصدر اپنے معنائ الہیہ اور معنائ
 مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر مطلق ہوا لائبہ کے مل کر مجرور ہوا
 معنائ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا اھل کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسم خبر ہو گیا۔
 ترکیب - مثل معنائ، لا کفر ب معطوف علیہ۔ واو حرف مطلق۔ لا اقرب معطوف
 واو حرف مطلق۔ لا اقرب معطوف۔ واو حرف مطلق۔ لا اقرب معطوف۔
 معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر معنائ الہیہ ہوا۔ مثل معنائ کا۔ معنائ
 اپنے معنائ الہیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا الحمد معنائ کا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسم

خبر ہو گیا۔ بروز لفظ ۱۲۳۱ - ۳ - ۱۵ - ۱۱ - ۱۹
 وَإِنْ وَهِيَ تَدْخُلُ عَلَى الْجَلِيسِ وَالْحِلَّةُ الْأُولَى تَكُونُ فَعْلِيَّةً وَالثَّانِيَةُ قَدْ
 تَكُونُ فَعْلِيَّةً وَقَدْ تَكُونُ اِسْمِيَّةً وَتُسَمَّى الْأُولَى شَرْطًا وَالثَّانِيَةُ خَرَأً فَإِنْ
 كَانَ الشَّرْطُ وَالْخَرَأُ اَوَّالَ الشَّرْطِ وَذَكَ فَفَعْلًا مُقْبَارًا فَخَبَرٌ ثُمَّ إِنْ عَلَى سَبِيلِ
 الْوُجُوبِ - اور اِنْ اور وہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے اور پہلا جملہ فعلیہ ہوتا ہے
 اور کہی دوسرا فعلیہ ہوتا ہے اور کہی اسمیہ ہوتا ہے۔ اور پہلے جملہ کا نام شرط اور دوسرے
 کا خرا رکھا جاتا ہے۔ پس اگر شرط اور خرا دونوں یا صرف شرط فعلیہ ہوں
 ہوتو لہذا اِن سے وجوبی طور پر جزم دے گا۔

ترکیب - واو حرف استفادہ اِنْ معطوف علیہ و حرف مطلق - ہی معطوف - علم اپنے
 اپنے معطوف سے مل کر مبتدا۔ تَدْخُلُ فعلی مضارع اس میں ہی خبر اس کا فاعل علی حرف جار
 جَلِيسِ مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر مطلق ہوا تَدْخُلُ کے۔ تَدْخُلُ فعل اپنے فاعل اور متحرک
 سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسم خبر ہو گیا۔
 ترکیب - واو حرف مطلق - علم موصوف، الادا صفت - موصوف اپنی صنف سے مل کر مبتدا
 تاکون فعل ناقص ہی خبر اس کا مکمل - فعلیہ (اس کی خبر) فعل ناقص اپنے اسم اور اپنی خبر سے
 مل کر جملہ فعلیہ خبر ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسم خبر ہو گیا۔

ترکیب - واؤ حرف عطف - الثانیہ مبتدأ کی۔ قد صرف تحقیق برائے تعلیل۔ لیکن فعل ناقص
 صیغہ اس کا اسم - فعلیۃً اسم کا خبر۔ فعل ناقص اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ
 خبریہ ہو کر خبر ہو کر مبتدأ کی۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب - واؤ حرف عطف - قد صرف تحقیق برائے تعلیل کیونکہ فعل ناقص اس میں بھی ہے
 اس کا اسم اسمیۃً اسم کا خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا
 ترکیب - واؤ حرف عطف - تسبیح فعل منہار علی اللہ مفعول علیہ۔ واؤ حرف عطف

الثنائیہ مفعول۔ مفعول علیہ اپنے مفعول سے مل کر نائب فاعل ہوا فعل کا شرط
 واؤ حرف عطف - تسبیح فعل منہار علی اللہ اسم تفضیل اس میں بھی ہے خبر اس کا جملہ
 موصوف اس کا فاعل۔ اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر خبر جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف

اس صفت سے مل کر مفعول علیہ۔ واؤ حرف عطف - ثانیہ اسم فاعل اس میں
 خبر خبریہ موصوف الجملہ کی طرف اس کا فاعل اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر
 جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف اپنے صفت سے مل کر مفعول علیہ۔ مفعول علیہ اپنے

مفعول سے مل کر نائب فاعل ہوا اسم کا فاعل۔ واؤ حرف عطف - مفعول علیہ اپنے
 مفعول سے مل کر مفعول بر شمس فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا
 ترکیب - فاعلیہ ان حرف شرط کاں فعل ناقص شرط مفعول علیہ۔ واؤ حرف عطف

جزا مفعول مفعول علیہ اپنے مفعول سے مل کر مفعول علیہ اور حرف عطف۔ شرط
 ذوالحال - وعد منافع - ہ خبر منافع الیہ - منافع الیہ اپنے منافع الیہ سے مل کر
 حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول۔ مفعول علیہ اپنے مفعول سے مل

کان کا اسم - فعلاً موصوف - معیاراً اسم مفعول۔ اس میں ہو خبر موصوف کا
 اس کا نائب فاعل۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف
 اپنے صفت سے مل کر خبر کاں فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ
 ہو کر شرط۔ فا جزائیہ تجزئہ فعل منہار علی اللہ خبر فعل منہار علی اللہ کی طرف

اس کا مفعول۔ ان اس کا فاعل۔ علی حرف جار سبیل منافع وجوب
 منافع الیہ منافع اپنے منافع الیہ سے مل کر خبر جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف
 جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف اپنے صفت سے مل کر مفعول علیہ۔ جملہ اسمیہ ہو کر صفت موصوف

تحریر منل کا۔ منل اپنے فاعل مفعول اور مفعول سے مل کر جملہ مفصلہ خبر ہو کر جزا کہہ سکتا ہے
جزا سے مل کر جملہ شرطہ مفصلہ ہوتا۔

[illegible]

تَرْكِيب - مثل مَنَافِ ان حرف شرط - تَقَرُّب مثل مَنَارِ شَبْتِ حُرُوفِ اس میں انت ظہر اس کا
تَقَرُّب مثل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط - اضرب مثل مَنَارِ اس میں انا
اس کا فاعل - مثل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرط
ہوا - تَرْكِيب - وار حرف عطف - ان حرف شرط - تَقَرُّب مثل مَنَارِ اس میں انت
ضمیر اس کا فاعل مثل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط - ضربت - مثل ماضی اس
تے ضمیر اس کا فاعل - مثل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ سم ہو کر جزاء - شرط اپنی جزاء
ملا کر جملہ شرطیہ ہوا - تَرْكِيب - ان حرف شرط - تَقَرُّب مثل مَنَارِ اس میں انت
ضمیر اس کا فاعل مثل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط - فا جزاء - زَمَنَ جَمْعاً
صَلَاتِ اس کا اسم فاعل اس میں ہو ضمیر صلات کی طرف اس کا فاعل - اسم فاعل اپنے فاعل
سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر - مبتداء اپنے خبر سے مل کر جزاء - شرط اپنی جزاء سے مل کر
جملہ شرطیہ ہوا -

تقریباً - وارث صرف علف لکھ کر دے گا۔ کان میں ناقص جزاء ذوالحال و ذوالعاقبت
ہے، جزاء اس کا صنف البہ صنف اپنے صنف البہ سے مل کر مال ذوالحال اپنے مال سے مل کر کان کا
اسم خفہ ہو گا۔ صنف بگاڑا صنف - موصوف اپنے صنف سے مل کر کان کا جزاء
کان میں ناقص اپنے اسم البیض سے مل کر جملہ نفعیہ جزاء ہو کر بشرط
فنا جزاء البہ تجزیم نفعی ستارے - اس میں صنفی صنف اس کا مال ہے۔ صنف اس کا نفع ہے

علی حرف جار۔ سبیل مسافت الیہ۔ جواز مسافت الیہ۔ مسافت اپنے مسافت الیہ سے مل کر مرکب ہوا۔
 جار کا جار اپنے مرکب سے مل کر متعلق ہوا تجربہ نسل کا۔ نسل اپنے خاکی لہ مفعولہ اور
 متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنے جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔
 ترقیب نحو۔ مسافت ان حرف شرط۔ ضربت۔ نسل مانہ اس میں سے ضربت اس کا نالہ
 ضربت نسل اپنے نالہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ اسب۔ اولہ شکلم نسل مشارع۔
 اس میں انما خبر اس کا نالہ۔ نسل اپنے نالہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنے جزا
 سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر مسافت الیہ۔ مسافت الیہ اپنے مسافت الیہ سے مل کر خبر ہو گیا۔
 مسببہ المحذوفت شاملہ۔ خبر اپنے جزا سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بروز بدھ ۱۵۳۲ - ۳ - ۲ - ۱۱ - ۳ - ۹

مختار المسابح

أَسْمَاءُ تَجْزِمُ الْفِعْلَ الْمُضَارِعَ كَالْكَوْنِ فَتَقَعْلَةُ عَلَى مَعْنَى أَنْ وَتَدْخُلُ عَلَى
 الْفُعْلَيْنِ وَيَكُونُ الْفِعْلُ الْأَوَّلُ سَبَبًا لِلْفِعْلِ الثَّانِي وَتَسْمَى الْأَوَّلُ شَرْطًا وَالثَّانِي خَرَاءً
 فَإِنْ كَانَ الْفُعْلَانِ مُضَارِعَيْنِ أَوْ كَانَ الْأَوَّلُ مُضَارِعًا وَالثَّانِي فَعْلًا جَزَمَ وَاجِبًا
 فِي الْمَضَارِعِ وَهِيَ تَسْمَى أَسْمَاءَ مَنْ وَمَا وَآيَ وَمَنْ وَأَيْنَمَا وَآلِي وَمَحْضًا
 وَهَيْئًا وَإِذَا مَا - ساتویں قسم وہ اسماء ہیں جو ان کے معنی ہر مشتمل ہونے
 کی حالت میں فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ اور وہ در فعلوں پر داخل ہوتے ہیں۔ اور
 فعل اول۔ فعل ثانی کے لئے سبب ہوتا ہے۔ اور پہلے کا نام شرط اور دوسرے کا نام
 جزا رکھا جاتا ہے۔ اور اگر دونوں فعل مضارع ہوں یا اول مضارع ہو نہ کر ثانی
 تو مضارع میں جزم واجب ہے۔ اور وہ نیز اسماء ہیں۔ مَنْ - مَا - اِی - مَن
 اِیْنَمَا - هَیْئًا - إِذَا مَا -

ترتیب۔ ۱۔ المذموم۔ ۲۔ البایع صفت۔ ۳۔ موصوفہ اپنے صفت سے مل کر مبتداء اسماء
 موصوفہ۔ ۴۔ تجزیم فعل مضارع۔ ۵۔ نسل موصوفہ۔ ۶۔ مشارع صفت۔ ۷۔ موصوفہ اپنے صفت

مفعول بہ حال مضاف۔ کون مضاف الیہ۔ بہر مضاف۔ بھا ضمیر مضاف الیہ۔ مشتملہ اسم فاعل
 اس میں بھی ضمیر اس کا فاعل۔ علی حرف جار مفعول مضاف۔ ان مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف
 الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر مفعول ہوا مشتملہ کے۔ مشتملہ اسم
 فاعل اپنے فاعل اور اپنے مفعول سے مل کر کوئی مصدر کی طرح۔ کون مصدر مضاف اپنے مضاف
 اسم اور ضمیر سے مل کر حال مضاف کا مضاف الیہ۔ حال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ضمیر
 فعل کا مفعول ضمیر۔ مجرم فعل اپنے فاعل مفعول ضمیر سے مل کر جملہ فعلیہ ضمیر یہ ہو کر صفت
 اسماء موصوفہ اپنی صفت سے مل کر ضمیر۔ مبتدا اپنی ضمیر سے مل کر جملہ اسیم ضمیر ہوا
 ترکیب۔ واو حرف عطف۔ تدخل فعل متنازع اس میں بھی ضمیر اس کا فاعل علی حرف جار
 فعلین مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر مفعول ہوا۔ تدخل فعل کے۔ تدخل فعل اپنے فاعل
 اور اپنے مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ضمیر یہ معطوفہ ہوا۔

ترکیب۔ واو حرف عطف۔ یکون فعل ناقص۔ فعل موصوف۔ اول اسم تفضیل اس میں
 ضمیر اس کا فاعل اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسیم ہو کر صفت موصوف
 اپنی صفت سے مل کر یکون کا اسم شبہا موصوف۔ لام حرف جار۔ فعل موصوف
 تانی صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر صفت ہو کر
 شبہ موصوف کی۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر یکون کی طرح۔ یکون فعل ناقص اپنے اسم
 ضمیر سے مل کر جملہ فعلیہ ضمیر یہ معطوفہ ہوا۔

ترکیب۔ واو حرف عطف۔ یسے فعل متنازع شبہ موصوف۔ اول اسم تفضیل اس میں
 ضمیر اس کا فاعل اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسیم
 ہو کر صفت موصوف موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ۔ واو حرف جار
 تان اسم فاعل۔ شکر کا معطوف علیہ۔ واو حرف عطف۔ ضمیر اور معطوف
 معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ۔ یسے فعل اپنے فاعل تا یک فاعل اور مفعول بہ
 سے مل کر جملہ فعلیہ ضمیر یہ معطوفہ ہوا۔

ترکیب۔ فاعل تفضیل۔ ان حرف شرط۔ کان فعل ناقص۔ فعلین کان کا اسم
 متنازع اسم مفعول۔ اس ہا ضمیر اس کا نائب فاعل۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل

سے مل کر شبہ جملہ اسم پر کان کی خبر۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اندر خبر سے مل کر جملہ فعل پر ہو کر معطوف علیہ۔ او حرف عطف۔ کان فعل ناقص۔ اول اسم تفعیل اس میں ہو ضمیر اس کا موصوف محذوف۔ الفعل اس کا فاعل۔ اسم تفعیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسم پر خبر صفت موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر کان کا اسم۔ متعارف اسم فاعل۔ اس میں ہو ضمیر اس کا موصوف محذوف۔ فعلا اس کا فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسم پر خبر صفت موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر کان کی خبر۔ دون معنائیں۔ ثانی معنائیں الہ۔ متعارف اپنے معنائیں الہ سے مل کر کان کا مفعول مہ۔ کان فعل ناقص اپنے اسم خبر امر مفعول مہ سے مل کر جملہ فعل پر ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط۔ (ف) جزائے جزم مبتداء۔ واجب اسم فاعل۔ اس میں ہو ضمیر اس کا فاعل فی حرف جار۔ متعارف جار مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا واجب فاعل کا۔ واجب اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ اسم پر خبر مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسم پر خبر مجرور ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرط ہو کر ترکیب۔ واو حرف عطف۔ ہن مبتداء۔ تسعة مہن اسماء ضمیر مہن اپنی ضمیر سے مل کر مبدل مہ۔ صَن معطوف علیہ۔ واو حرف عطف۔ ما معطوف واو حرف عطف ای معطوف۔ واو حرف عطف۔ معطوف علیہ۔ اپنے مقام معطوفات سے مل کر مبدل۔ مبدل مہ اپنے بدل سے مل کر خبر۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسم پر خبر مجرور معطوف ہوا۔

بردد لغتہ ۱۷۳۲ - ۵ - ۱۱ - ۲ - ۴ - ۹
 قَمْنٌ وَصَوَّالٌ يَسْتَقِلُّ الْآفَقَ ذَوَايَ الْعُقُولِ نَحْوُ مَنْ يَتَّبِعُنِي الْكِرْمَةُ أَيْ اِنَّ
 يَتَّبِعُنِي زَيْدُ الْكِرْمَةِ وَاِنْ يَتَّبِعُنِي كَرْمُ الْكِرْمَةِ -- بَسْ مَنْ اَوْرَهُوْنِي اِسْتَعْلَا بِحَاجَاتِ
 كَا مَكْرُ ذَوَا الْعُقُولِ كَيْ لَيْحَ جِي جُو مَبْرِي تَعْلِيمُ كَرْمَ كَا مَكْرُ ذَوَا الْعُقُولِ كَيْ لَيْحَ اِنْ اِنْ زَيْدُ مَبْرِي
 تَعْلِيمُ كَرْمَ كَا تَوْسِ اِسْ كَيْ تَعْلِيمُ كَرْمَ كَا -- اَوْ اِنْ اِنْ اِنْ زَيْدُ مَبْرِي تَعْلِيمُ كَرْمَ كَا
 تَرْكِبُ - نَا تَعْلِيمُ مَقْنٌ مَبْتَدَا اَوَّلُ - واو حرف زائدہ - هُوَ مَبْتَدَا ثَانِي - لَاسْتَقِلُّ

صغیرہ واحد مذکر غائب مثل مضارع مضارع مفعول۔ اس میں مفعول مستتر اس کا نائب فاعل۔ والاعرف
استثناء۔ نون حرف جار۔ ذوی صفات۔ العنکول صفات الہ۔ صفات اپنے صفات
الہ سے مل کر مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا لا سئل مثل کا۔ لا سئل
مثل اپنے نائب فاعل۔ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مبتداء ہے۔ مبتداء کوئی
اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر مبتداء اولیٰ کی۔ مبتداء اولیٰ اپنے خبر سے مل کر
جملہ اسمیہ خبریہ مفعولہ ہوا۔

ترکیب ① نحو صفات۔ سن بنی اکر صفات الہ۔ صفات اپنے صفات الہ سے مل کر مثالہ
مبتداء کی خبر۔ مثالہ صفات و خبر صفات الہ۔ صفات اپنے صفات الہ سے مل کر مبتداء
مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب ② من اسیر شرط مبتداء۔ کیم۔ صغیرہ واحد مذکر غائب مثل مضارع مثبت موزون
اس میں مفعول مستتر اس کا نائب۔ نون وقایہ۔ ی خبر واحد شکم مضرب متعلق مفعولہ۔ کیم
مثل اپنے فاعل اور مفعولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ اکرم صغیرہ واحد شکم مثل صفات
مثبت معروف۔ اس میں ان خبر اس کا نائب۔ و خبر اس مفعولہ۔ اکرم مثل اپنے فاعل اور مفعول
یہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء۔ شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ خبریہ۔ مبتداء عالمی
خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب ③ ای حرف نفس۔ ان حرف شرط۔ کیم صغیرہ واحد مذکر غائب مثل مضارع مثبت
معروف۔ نون وقایہ۔ ی خبر واحد شکم مفعولہ۔ کیم مثل اپنے فاعل
اور مفعولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ اکرم مثل صغیرہ واحد شکم مثل صفات
معروف۔ اس میں ان خبر اس کا نائب۔ و خبر اس کا مفعولہ۔ اکرم مثل اپنے فاعل
اور مفعولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء۔ شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ خبریہ ہوا۔
ترکیب ④ واو حرف عطف۔ ان حرف شرط۔ کیم مثل واحد مذکر غائب مثل مضارع مثبت موزون
نون وقایہ۔ ی خبر واحد شکم مفعولہ۔ کیم فاعل۔ کیم مثل اپنے فاعل اور مفعول
یہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ اکرم صغیرہ واحد شکم مثل صفات مثبت معروف اس میں
ان خبر اس کا نائب۔ و خبر اس کا مفعولہ۔ اکرم مثل اپنے فاعل اور مفعولہ سے مل کر جملہ

فعلہ ہو کر جزاء بشرط این جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

۱۔ محذرات - ۲۔ ۱۳۳۲ - ۳۔ ۵ - ۴۔ ۱۲ - ۵۔ ۱۱ - ۶۔ ۱۰ - ۷۔ ۱۱

وَمَا وَطَّوْا لَاسْتَقْلَالٍ إِلَّا فِي غَيْرِ ذَوِي الْعُقُولِ غَالِبًا يُخَوِّمُ مَا قَشَرَتْ أَسْثَرُ أَيُّ
إِنْ قَشَرَتْ الْفَرْسُ أَسْثَرُ الْفَرْسِ وَإِنْ تَشَرَّتْ الثَّوْبُ أَسْثَرُ الثَّوْبِ - اور ما
اور وہ استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ مگر فقط غیر ذوی العقول کے لئے غالب طور پر۔ جسے جو تو
خبر دے گا۔ میں بھی وہی خبر دے گا۔ بھی اگر تو گھوڑا خبر دے گا۔ تو میں گھوڑا خبر دے گا
اور اگر تو گھوڑا خبر دے گا۔ تو میں بھی گھوڑا خبر دے گا۔

ترکیب - واؤ صرف مطلق - ما مبتداء اول - واؤ زائیدہ - نحو - ضمیر واحد مذکر فاعلی
مرفوع منفصل - لوٹ میں مبتداء اول کی طرف - مبداء کا تعلق - لاسْتَقْلَالٍ صیغہ واحد مذکر
خاص فاعل منارح مفعول محمول - اس میں موصیہ مستتر اس کا نائب فاعل - الا حرف استثناء
نی - حرف جار - ذوی مضاف - العقول مضاف الیہ - مضاف اپنے مضاف الیہ سے
مل کر مجرور - جار اپنے مجرور سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر مطلق - غالباً - صیغہ واحد
مذکر اس کا نائب فاعل - اس میں موصیہ مستتر جو لوٹ میں موصوفہ محذوف استعمال اس کا نائب
اس کا نائب فاعل اپنے نائب فاعل سے مل کر تثنیہ جملہ اسم ہو کر صیغہ - استعمال موصوفہ محذوف
اسی صیغہ سے مل کر لاسْتَقْلَالٍ مطلق کا مفعول مطلق - لاسْتَقْلَالٍ مطلق - اپنے نائب فاعل
اپنے مفعول المد مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر ہو کر خبر - مبداء کا نائب فاعل خبر
سے مل کر جملہ اسم خبر ہو کر خبر مبتداء اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسم خبر ہو کر مفعول ہوا
ترکیب - نحو - مضاف - مضاف - مضاف - مضاف - مضاف - مضاف - مضاف - مضاف
اس مقالہ میں مذکر خبر اس میں مکالم مضاف - ضمیر مضاف الیہ - مضاف اپنے مضاف
الیہ سے مل کر مبتداء - مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسم خبر ہو کر مفعول ہوا۔

ترکیب - ما اسم شرط مفعول ہ مقوم - تثنیہ - صیغہ واحد مذکر فاعل منارح
مثبت صرف - اس میں مبتداء خبر اس کا نائب فاعل - تثنیہ مطلق اپنے نائب فاعل المد مفعول ہ مدغم سے
مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر - تثنیہ - صیغہ واحد مذکر مطلق مضاف مضاف الیہ مثبت صرف - اس
میں مبتداء خبر اس کا نائب فاعل - مطلق اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ اسم خبر ہو کر جزاء بشرط اپنے جزاء

مل کر جملہ شرط ہو۔

ترکیب - آئی - حرف تفسیر ان حرف شرط - تشبہ - صنیہ واحد مذکر حاضر فعل متعارف مثبت موزن
اس میں انا ضمیر اس کا فاعل - الفرس - مفعول بہ - فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ
فعلیہ ہو کر شرط - اشتبہ - صنیہ واحد شکلم فعل متعارف مثبت معروف اس میں انا ضمیر
اس کا فاعل - الفرس - مفعول بہ - اشتبہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ
فعلیہ ہو کر جزاء شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرط مفسرہ ہو۔

ترکیب - واؤ حرف عطف - ان حرف شرط - تشبہ - واحد مذکر حاضر فعل متعارف مثبت معروف
اس میں انت ضمیر اس کا فاعل - الثوب - مفعول بہ - فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ
فعلیہ ہو کر شرط - اشتبہ - واحد شکلم فعل متعارف مثبت معروف اس میں انا ضمیر اس کا
فاعل - الثوب - مفعول بہ - فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء -
شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرط مفسرہ ہو۔

برند اپنی AM ۳:۰۸ - ۱۲:۳۲ - ۵ - ۱۹ - ۲۰:۱۱ - ۲۳:۰۰
وَآيٌ وَهَؤُلَاءِ يَسْتَعْلُونَ إِلَّا فِي ذُرَى الْعُقُولِ وَتَلْزَمُهُ الْإِصْفَاءُ شَيْءٌ أَتَقِيهِ لَفْظِي
أَضْرِبُهُ أَيُّ أَنْ يَفْرُشَ زَيْدٌ أَضْرِبُهُ وَأَنْ يَفْرُشَ عَمْرٌ وَأَضْرِبُهُ هُوَ اُورای اوجہیں
استعمال کیا جائے گا مگر ذری العقول کے لیے اور اسے اضافت لازم چھوٹی ہے۔ یہ ان
میں سے جو عصبہ مارے گا۔ میں بھی اسے ماروں گا۔ یعنی اگر تجھے زید مارے گا۔ تو میں بھی
اسے ماروں گا۔

ترکیب - واؤ حرف عطف - آئی - مبتدأ اول - واؤ زائدہ - وهو ضمیر واحد مذکر نائب مفعول متغیر
مبتدأ ثانی - لایستحصل - صنیہ واحد مذکر نائب - فعل متعارف متغیر مفعول - اس میں وهو ضمیر اس کا نائب
فاعل - الا حرف استفادہ - فاعل جار - ذلک متعارف - العقول - متعارف الی - متعارف اپنے متعارف
الہ سے مل کر مجرور ہوا فی حرف جار کا - فی حرف جار اپنے مجرور سے مل کر مستثنیٰ ہو کر متغیر کا
لاستحصل فعل مجرور کا - فعل مجرور اپنے نائب فاعل اور متغیر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء شرط
متانی اپنا جزاء سے مل کر جملہ اسیمہ جزاء ہو کر جزاء متغیرہ متغیرہ اول اپنی جزاء سے مل کر
جملہ اسیمہ جزاء ہو کر جزاء متغیرہ متغیرہ اول اپنی جزاء سے مل کر

فعل متعارف مثبت معروف . ء صمیر واحد مذکر نائب . اس کا مفعول . الامانة فاعل
تدرج فعل اپنے فاعل اور مفعول پر سے مل کر جملہ فعلیہ جزیرہ معطوفہ ہوا ترکیب کا مثل متعارف
ایمیں لغز بنی الغریبہ . متعارف الہ . متعارف اپنے متعارف الہ سے مل کر متعارف مقدار کا صمیر
متعارف اپنے متعارف الہ سے مل کر مبتدا . مبتدا اپنے جز سے مل کر جملہ اسمیہ جز ہوا
(نثر کیست) . اشی اسم شرط . متعارف . صمیر متعارف الہ . متعارف اپنے متعارف الہ سے
مل کر مبتدا . لغز صمیر واحد مذکر نائب . فعل متعارف مثبت معروف اس میں ہو صمیر
اس کا فاعل . ان وقایہ . صمیر مفعول . لغز فعل اپنے فاعل اور مفعول پر سے مل کر
جملہ فعلیہ جزیرہ شرط . آخری صمیر واحد متکلم فعل متعارف مثبت معروف اس میں
انا صمیر اس کا فاعل . صمیر مفعول . آخری فعل اپنے فاعل اور مفعول پر سے مل کر جملہ
فعلیہ جزیرہ شرط اپنے جز سے مل کر جملہ شرطیہ جزیرہ مبتدا اپنے جز سے مل کر جملہ
اسمیہ جزیرہ ہوا . ترکیب . اشی حرف تفسیر ان حرف شرط . لغز صمیر واحد مذکر
نائب . فعل متعارف مثبت معروف . ان وقایہ . صمیر واحد متکلم مفعول . زید فاعل .
لغز . فعل اپنے فاعل اور مفعول پر سے مل کر جملہ فعلیہ جزیرہ شرط . آخری صمیر واحد متکلم
فعل متعارف مثبت معروف اس میں انا صمیر اس کا فاعل . صمیر اس کا مفعول . آخری فعل
اپنے فاعل اور مفعول پر سے مل کر جملہ فعلیہ جزیرہ شرط اپنے جز سے مل کر جملہ شرطیہ جزیرہ ہوا
ترکیب . واو حرف عطف . ان حرف شرط . لغز صمیر واحد مذکر نائب . فعل متعارف
مثبت معروف . ان وقایہ . صمیر واحد متکلم مفعول . غمیر فاعل . لغز فعل اپنے
فاعل اور مفعول پر سے مل کر جملہ فعلیہ جزیرہ شرط . آخری صمیر واحد متکلم فعل متعارف
مثبت معروف . اس میں انا صمیر اس کا فاعل . صمیر مفعول . لغز فعل اپنے
فاعل اور مفعول پر سے مل کر جملہ فعلیہ جزیرہ شرط اپنے جز سے مل کر جملہ شرطیہ جزیرہ ہوا

بروز منگل ۱۱-۱۲ ۱۴ شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ (۵:۱۰ AM) ۵
وَمَنْ يَوْضُوهُ لِلرَّهْمَانِ يَتْلُ مَنِّي تَذْهَبُ اُمِّي اِنْ تَذْهَبَ الْيَوْمَ اِذَا هَبَ الْيَوْمَ
جَا اِنْ تَذْهَبَ غَدًا اِذَا هَبَ غَدًا = اور مئی اور وہاں استغراق زمان کے لئے آج
جب تو جاؤ گا تو میں بھی جاؤں گا۔ یعنی اگر تو آج کے روز جائے گا۔ تو میں بھی آج

کے دن جاؤں گا۔ اور اگر توکل جائے گا تو میں مل جاؤں گا۔

ترکیب واؤ عاطفہ استثنائیہ متی مبتدائی واؤ زائدہ صو مبتدائی لام حرف جار زمان مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر مطلق ہو ثابتہ کے۔ ثابتہ المثل اپنے فاعل اسہ اپنے مطلق سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ مبتدائی کی۔ مبتدائی ثانی اپنے خبر خبر ہوئی مبتدائی اول کی۔ مبتدائی اول اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہو گیا۔

ترکیب ۱۱ مثل مضاف متی تذهب اذهب مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مثالہ مقدم کی خبر۔ اس میں مثال مضاف ہ۔ مضاف مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائی۔ مبتدائی اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہو گیا۔

ترکیب ۱۲ متی اسم شرط مفعول میں مقدم۔ تذهب صغیر واحد مذکر حاضر فعل مضارع مثبت معروف اس میں انت ضمیر اس کا فاعل۔ تذهب فعل اپنے فاعل اور مفعول میں شرط سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ اذهب۔ صغیر واحد مذکر ماضی ماضی مثبت معروف اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ اذهب فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہو گیا۔

ترکیب ۱۳ ای حرف تفسیر ان حرف شرط۔ تذهب صغیر واحد مذکر حاضر فعل مضارع مثبت معروف اس میں انت ضمیر اس کا فاعل۔ الیوم مفعول فیہ تذهب فعل اپنے فاعل اور مفعول میں شرط سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ اذهب۔ صغیر واحد مذکر ماضی ماضی مثبت معروف اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ الیوم مفعول فیہ۔ اذهب فعل اپنے فاعل اور مفعول میں شرط سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر۔ شرط اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہو گیا۔

ترکیب ۱۴ واؤ حرف عاطفہ ان حرف شرط۔ تذهب صغیر واحد مذکر حاضر فعل مضارع مثبت معروف اس میں انت ضمیر اس کا فاعل۔ غدا مفعول فیہ تذهب فعل اپنے فاعل اور مفعول میں شرط سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ اذهب۔ صغیر واحد مذکر ماضی ماضی مثبت معروف اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ غدا مفعول فیہ۔ اذهب فعل اپنے فاعل اور مفعول میں شرط سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر۔ شرط اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر ہو گیا۔

وَائِنَّمَا دُخِلَ اللَّكُّانُ مِثْلُ اِئِنَّمَا تَمْشِي اَمْشِي اَيَّ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى الْمَسْجِدِ
اَمْشِي اِلَى الْمَسْجِدِ وَ اِنْ تَمْشِي اِلَى الشُّوْقِ اَمْشِي اِلَى الشُّوْقِ - اور اِئِنَّمَا اور
وہ اس متفرق مکان کے لیے آتا ہے۔ جیسے جس جگہ تو چلے گا۔ میں بھی چلوں گا۔ یعنی
اگر تو مسجد کی طرف چلے گا۔ تو میں بھی مسجد کی جانب چلوں گا۔ اور اگر تو بازار کی
جانب چلے گا۔ تو میں بھی بازار کی جانب چلوں گا۔

ترکیب - واو حرف عطف۔ اِئِنَّمَا سبب لائے اول۔ واو زائدہ۔ ہو سبب
ثانی۔ لام حرف جار۔ مکان مجرور۔ حرف جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابت
ثابت اسم فاعل۔ اس میں ہو ضمیر اس کا فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر
متعلق سے مل کر جملہ اسم ہو کر خبر۔ مبتدأ ثانی ثانی کی۔ مبتدأ ثانی اپنا جز
مل کر خبر ہوئی مبتدأ اول کی۔ مبتدأ اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسم ہو گیا ہوا۔
ترکیب - مثل مضاف۔ اِئِنَّمَا اسم شرط منقولہ مقدم۔ تَمْشِي صیغہ واحد مذکر
نیل مضاف مجہ مثبت معروض اس میں اِنت ضمیر اس کا فاعل۔ تَمْشِي فعل اپنے فاعل
اور معنول مقدم سے مل کر جملہ فعل ہو کر شرط۔ اَمْشِي صیغہ واحد مذکر
مثبت معروض اس میں انا ضمیر اس کا فاعل۔ اَمْشِي فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ
فعل ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرط ہو کر مضاف الیہ ہوا
مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جملہ مضاف ہو کر خبر۔ مبتدأ اپنی
خبر سے مل کر جملہ اسم ہو گیا۔

ترکیب - اِئِنَّمَا حرف تفسیر۔ تَمْشِي صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضاف بہ حرف
اس میں اِنت ضمیر اس کا فاعل۔ اِلَى حرف جار۔ المسجد مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق
ہوا تَمْشِي فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعل ہو کر شرط
اَمْشِي صیغہ واحد مذکر حاضر مثبت معروض۔ انا ضمیر اس کا فاعل۔ اِلَى حرف
جار المسجد مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا۔ اَمْشِي فعل اپنے فاعل
اور متعلق سے مل کر جملہ فعل ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرط ہو کر
ترکیب - واو حرف عطف۔ اِنْ حرف شرط۔ اِلَى حرف جار۔ المسجد صیغہ واحد مذکر

ضمیمہ اس کا فاصلہ، الی صرف جارِ اسوق مجرور۔ جار مجرورہ من رمتعلق ہوا کہ من نل کا۔ من
من اپنے فاعل اور متعلق سے من کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط - امشیں - فعل - انا ضمیر اس کا
فاعل۔ الی جار۔ اسوق مجرور۔ جار مجرورہ من رمتعلق ہوا اس من نل کا۔ اس من نل اپنے
فاعل اور متعلق سے من کر جملہ فعلیہ ہو کر ضرا - شرط اپنی ضرا = من کر جملہ شرطیہ ہو کر
ضمیمہ ۲۱ جولائی - ۱۱-۲۰ء ۱۸ شعبان المعظم ۱۳۳۲ (۲۱ ۲۱ ۲۵)

وَأَنْتَ وَهُوَ الْفِي الْمَكَانِ مِثْلُ أَنْ تَكُنْ أَنْتَ أَيْ إِنْ تَكُنْ فِي الْمَبْلَةِ أَنْتَ فِي
الْمَبْلَةِ وَأَنْ تَكُنْ فِي الْبَادِيَةِ أَنْتَ فِي الْبَادِيَةِ

اور انی اور خود بھی استغراق مکھن کے لئے آتا ہے جیسے جس جگہ تو سوگا۔ میں بھی سوگا۔
یعنی اگر تو شہر میں سوگا۔ تو میں بھی شہر میں سوگا۔ اگر تو گاؤں میں سوگا تو میں
بھی گاؤں میں سوگا۔

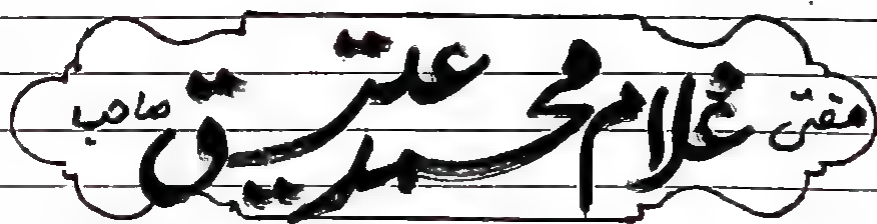
ترکیب - واو حرف عطف انی مبتدائے اول وایزائدہ ہو مبتدائے ثانی۔
لام حرف جار۔ مکان عبور جار عبور مل کر منتقل ہوا ثابت کہ P بت اسم فاعل اس
میں ہو ضمیر اس کا فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر سبب جملہ اسمیہ ہو کر
ضمیر مبتدائے ثانی کی۔ مبتدائے ثانی اپنی طرف سے مل کر جملہ اسمیہ ضمیر ہو کر ضمیر مبتدائے اول
کی۔ مبتدائے اول اپنی طرف سے مل کر جملہ اسمیہ ضمیر ہو کر مفعول ہو

ترکیب - مثل منافع انی تکن کن منافع الیہ منور اپنے منافع الیہ - مکر مثالی منور کن غیر - مثال منافع الیہ صنیہ منافع الیہ منافع اپنے منافع الیہ - مکر منور منور - مبتدا اپنے غیر - مکر حله اسمی غیر پہلے ترکیب الفی - انی صرف شرط مفعول مقدر منیہ تکن صنیہ واحد مذکر حاضر مثل منافع محبت معرف - انش صنیہ اس کا فاعل تکن مثل اپنے فاعل اور مفعول مقدم - مکر حله فعل پہلے شرط اکبر صنیہ واحد مذکر مکر مثل منافع معرف منور اننا صنیہ اس کا فاعل - کن مثل اپنے فاعل - مکر حله فعل پہلے شرط اپنے جنرا - مکر حله شرط پہلے ہوا -

ترکیب ای حرف تفسیر۔ ان حرف شرط۔ تکن۔ صیغہ واحد مذکر حاضر فعلی مشارع
 مشدّد معلوم انت غنیہ۔ کا فاعل غیر متعارف جار۔ الباقی مجرور۔ جار مجرور
 مل کر متعلق ہوا۔ تکن فعل کا۔ تکن فعل اپنے فاعل اپنے متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر
 شرط۔ اکن صیغہ واحد متکلم فعلی مشارع مبتدع معروف، انا ضمیر اس کا فاعل
 فی حرف جار۔ بلدۃ حمور۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا۔ اکن فعل کا
 اکن فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے
 مل کر جملہ شرطیہ معلومہ ہوا۔

ترکیب۔ واو حرف عطف، ان حرف شرط۔ تکن فعلی مشارع انت ضمیر اس کا
 فاعل۔ فی حرف جار۔ الباقی مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا تکن فعل کا
 تکن فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ اکن فعل
 انا فاعل۔ فی حرف جار۔ الباقی مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق ہوا اکن فعل کا
 اکن فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے
 مل کر جملہ شرطیہ معلومہ ہوا۔

جہات ۲۸ جولائی ۲۰۱۱ء ۲۵ شعبان العظم ۱۴۳۲ھ ۵۱۲۴:۴۳ AM



Abbas

۱-۱-۲۰۰۹

۹-۱-۱۳۳۰

نصفه

بامعنی لفظ کو کلمہ کہا جاتا ہے۔ اور کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔
 ۱۔ اسم ۲۔ فعل ۳۔ حرف۔

فعل کی زمانے کے اعتبار سے مرکز یا طور پر چار قسمیں ہیں۔
 ۱۔ ماضی ۲۔ مضارع ۳۔ اسم ۴۔ مہنی
 ۱۔ فعل ماضی وہ فعل ہے جو گزرا ہوئے زمانے میں کسی کام پر حالات کرے۔
 فعل ماضی کی اقسام۔
 مطلق۔ وثیب۔ بعید۔ استمراری۔ افعال۔ ثنائی۔

فعل ماضی مطلق کی اقسام

معروف۔ مجهول۔
 مثبت۔ منفی۔

۱۰۔ فعل ماضی مطلق مثبت معروف۔ وہ فعل ہے جو گزرا ہوئے زمانے میں کسی کام کے ثبوت پر دلالت کرے بغیر کسی متبہ کے اور اس کے فاعل کا پتہ ہو۔

بنائے کا ماضی بمعرفہ اس طرح بنائیں کہ فاعل ماضی ضرب طین کلمہ کو باب کے مناسب صورت دیں۔ اور لام کلمہ کو زیر دیں جیسے ضرب سے ضرب۔ عَلِمَ سے عَلِمَ۔ نَفَرَ سے نَفَرَ۔ دَخَلَ سے دَخَلَ۔ دُخِلَ سے دُخِلَ۔ اور دو علامت تہ جہ میں فوق کے آخر الف آتا ہے۔ جیسے آیا۔ گیا۔ رویا۔ کھایا اور پیا۔ ومنبرہ۔

۱۱۔ فعل ماضی مطلق منفی مجهول۔ وہ فعل ہے جو گزرا ہوئے زمانے میں کسی کام کی نفی پر دلالت کرے، بغیر کسی متبہ کے اور اس کے فاعل کا پتہ نہ ہو۔

ان منفرد ہیں۔ لیکن ماکہ ضرب کا سنہ زمانہ مارتا ہوا ہے۔ لیکن ماکہ ضرب کا سنہ زمانہ مارتا ہوا ہے۔

(۱۶) فعل ماضی ثنائی مثبت معروف

وہ فعل ہے جو اگر کسی زمانے میں کسی کام کے سنہ زمانہ پر دلالت کرے۔

بنانے کا طریقہ فعل ماضی ثنائی مثبت معروف کے سنہ زمانہ میں لفظ لیکن لگایا جائے گا۔
لیکن لگایا جائے گا۔ مارتا ہوا ہے۔ لیکن لگایا جائے گا۔ مارتا ہوا ہے۔

(۱۷) فعل مضارع ثنائی مثبت معروف

وہ فعل ہے جو موجودہ یا آنے والے زمانے میں کسی کام کا ثبوت پر دلالت کرے۔

بنانے کا طریقہ فعل ماضی سے اس طرح بنا کریں کہ علامت مضارع میں سے کوئی علامت اس کے شروع میں لگائیں۔ اور فا کلمہ کو سکن کر کے عین کلمہ کو باب کے مناسب حکمت دیں۔ اور لام کلمہ کو بیسیں کا دیں۔
نوٹ: فعل مضارع کے پانچ صنفوں کے آخر میں بیسیں آتا ہے۔ ست صنفوں کے آخر میں ٹون اعرابی آتا ہے۔ دو صنفوں کے آخر میں جمع مؤنث کے ٹون آتا ہے۔ علامت مضارع چار ہیں۔
بی۔ ت۔ الف۔ ٹون

(۱۸) فعل لفظی جدید بلیغ مستقبل معروف

وہ فعل ہے جو اگر کسی زمانے میں کسی کام کے انکار پر دلالت کرے۔ اور اس کے فاعل کا ضمیر ہو۔
(بنانے کا طریقہ) فعل مضارع سے اس طرح بنا کریں کہ شروع میں لفظ لم لگائیں۔ پھر کفر ب سے لم لگائیں۔
لم کا محل۔ لفظ لم فعل مضارع پر دو طرح عمل کرتا ہے۔ (۱) لفظی

لفظی عمل فعل مضارع میں لفظ لم کا لفظی عمل تو ہے۔ کہ پانچ صنفوں کو جزم دیتا ہے۔ اگر حرف علت کے آخر میں نہ ہو۔ اور اگر آخر میں حرف علت ہو تو اس کو گرا دیتا ہے۔ اور ست صنفوں میں ٹون اعرابی گرا دیتا ہے۔ جبکہ صحیح

مرآت کے دونوں صیغوں میں نقطہ طور پر کوئی عمل نہیں کرتا ۔
 ۲۔ معنوی محل لم فعل معنوی طور پر عمل کرتا ہے کہ اس
 کو ماضی معنی کے معنی میں کر دیتا ہے ۔

(۱۱) فعل نکر تاکید بالون مستعمل معروف
 وہ فعل ہے جو آنے والے زمانے میں تاکید کے ساتھ کسی کام کی نفی پر حالات کر
 امد اس کے فاعل کا ہوتے ہو ۔

بنانے کا طریقہ ۔ فعل معنوی معروف کے شروع میں لفظ کُن لگا دیں
 مثلاً کُفِّرْتُ = کُنْ تَفِیْرُ ہرگز نہیں مارت گا ۔ ایک مرد

(۱۲) فعل لازم تاکید بالون تاکید ثقیلہ مستعمل معروف
 وہ فعل ہے جو آنے والے زمانے میں شدت تاکید کے ساتھ کسی کام کے ثبوت
 پر دلالت کرے امد اس کے فاعل کا ہوتے ہو ۔

بنانے کا طریقہ ۔ فعل معنوی لازم کے اس طرح بنا دیں کہ شروع میں لام تاکید
 مفتوح امد آخر میں نون تاکید مشدتر لگا دیں ۔

مثلاً کُفِّرْتُ یَقِیْنُ ضرور بجزد مارت گا ۔ ایک مرد

(۱۳) وہ فعل لازم تاکید بالون غفیفہ مستعمل معروف
 وہ فعل ہے جو ڈبل تاکید کے ساتھ آنے والے زمانے میں کسی کام کے ثبوت پر
 دلالت کرے ۔ امد اس کے فاعل کا ہوتے ہو ۔

بنانے کا طریقہ ۔ فعل معنوی لازم کے اس طرح بنا دیں کہ شروع میں لام
 تاکید مفتوح امد آخر میں نون تاکید کُن لگا دیں ۔

کُفِّرْتُ = کُفِّرْ یَقِیْنُ ۔ ضرور مارت گا ۔ ایک مرد

(۱۶) فعل اسم حاضر معروف

وہ فعل ہے جو فاعل غنی قلب سے شُرک کام کے مطالبہ پر دلالت کرتا ہے۔

بنانے کا فعل ہے۔ فعل مضارع کا حاضر کے معنیوں سے اس طرح بنائیں کہ معلوم مضارع کی گرا دیں۔ اگر فاعل کلمہ کن ہو تو شُرک میں ہمزہ وصل لگا جائے۔

وگر مین کلمہ مضنوم ہو تو ہمزہ وصل مضنوم ہوگا۔
کثرت سے اُنشور۔ ہمزہ وصل مکتور لگائیں گے۔
کثرت سے اُنشور۔ کثرت سے اُنشور۔ آخر میں حرف علت ہو تو گرا دیں ورنہ کن دیں۔

(۱۷) اسم فاعل

وہ اسم ہے جو کام کرنے والے کی ذات پر دلالت کرتا ہے۔ (بنانے کا طریقہ)
فعل مضارع سے اس طرح بنائیں۔ علامت مضارع گرا دیں۔ فاعل کو
نہر دیں اس کے بعد الف اسم فاعل کا بڑھائیں۔ مین کلمے کو زیر
دیں۔ اور آخر کو ثنویں دیں۔ کثرت سے ضاربت۔ کثرت سے
فارتح۔

ضاربت	مارنے والا ایک مرد۔
ضاربتان	مارنے والے دو مرد۔
ضاربتون	مارنے والے سب مرد۔
ضاربتے	مارنے والی ایک عورت۔
ضاربتان	مارنے والی دو عورتیں۔
ضاربتان	مارنے والی سب عورتیں۔

۸۔ اسم مفعول۔ وہ اسم ہے جو اس ذات پر طالع کرے جس پر
 فاعل کا فعل واقع ہو۔ جیسے مَضْرُوبٌ (مضرب کو مارا گیا)
 بنانے کا طریقہ۔ فعل مضارع مجہول سے اس طرح بنائیں۔ علامت مضارع کو گرائیں
 اند اس کی جگہ م مفتوح لگائیں۔ یہ کلمہ کو پیش دیں۔ اور تین ابدال کلمہ
 کے درمیان واؤ اسم مفعول کا پڑھا کریں۔ اور آخر تو تینوں دے دیں۔ جیسے
 مَضْرُوبٌ سے مَضْرُوبٌ۔ مَضْرُوبٌ سے مَضْرُوبٌ
 گردان

مَضْرُوبٌ	مارا ہوا ایک مرد
مَضْرُوبَانِ	مارا ہوئے دو مرد
مَضْرُوبُونِ	مارا ہوئے سب مرد
مَضْرُوبَتٌ	مارا ہوئی ایک عورت
مَضْرُوبَتَانِ	مارا ہوئیں دو عورتیں
مَضْرُوبَاتٌ	مارا ہوئیں سب عورتیں

۹۔ اسم ظرف۔ وہ اسم ہے جو اس وقت یا جگہ پر دلالت
 کرے جس میں فاعل کا فعل واقع ہو۔ بنانے کا طریقہ (فعل مضارع سے
 اس طرح بنائیں۔ علامت مضارع کو گرائیں۔ اس کی جگہ ہم مفتوح
 لگائیں۔ تین کلمہ کے نیچے زیر ہو تو زیر پر رہیں دیں۔ ورنہ زیر آئے گی۔
 اور آخر تو تینوں دے دیں۔ جیسے مَضْرُوبٌ سے مَضْرُوبٌ
 گردان

۱۔ مَضْرُوبٌ	مارنے کی ایک جگہ یا ایک وقت
۲۔ مَضْرُوبَانِ	مارنے کی دو جگہیں یا دو وقت
۳۔ مَضْرُوبَاتٌ	مارنے کی سب جگہیں یا سب وقت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

علم صرف کی تعریف : صرف اس علم کو کہتے ہیں جس سے ایک کلمہ کو فعل کا کلمہ سے بنانے کا قاعدہ معلوم ہو۔ کلمہ کی گردان اور تبدیلی اور تعلیل معلوم ہو۔
 علم صرف کا موضوع : کلمہ گردان اور تبدیلی و تعلیل کی حقیقت سے
 اس کی غرض : گردان اور تبدیلی و ضمیرہ میں خطا سے بچنا + بامعنی
 لفظ کو کلمہ کہا جاتا ہے اور کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔
 (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف

اسم وہ کلمہ ہے جس کا مستقل معنی ہو اور اس میں کوئی زمانہ ماضی حال مستقبل
 نہ پایا جائے۔ جیسے زائد - عمر - انا - تابتہ و غیرہ۔
 (۲) فعل وہ کلمہ ہے جس کا مستقل معنی ہو۔ اور اس میں کوئی زمانہ نہیں جیسے ضرب
 اس نے مارا۔ اس صرف کا کلمہ ہے جس کا معنی مستقل معنی ہو اور نہ اس میں کوئی
 زمانہ ہو۔ جیسے سن سے الی طرف

زمانے کی اقسام : ماضی گزرا ہوا زمانہ اس حال موجود زمانہ اس مستقبل
 موجود فعل گزرا ہوا زمانے پر دلالت کرے اسے فعل ماضی کہا جاتا ہے جیسے ضرب
 اس نے مارا۔ اور جو فعل موجود یا آنے والے زمانے پر دلالت کرے۔ اسے فعل مضارع
 کہا جاتا ہے جیسے کھڑب۔ وہ مارتا ہے یا مارتا گا۔ و فعل ماضی یا مضارع کے
 شروع اگر صرف نفی یعنی نہ یا لا لگا دیا جائے تو انہیں ماضی منفی اور مضارع
 منفی کہا جاتا ہے جیسے نہ کھڑب اس نے نہیں مارا۔ اور نہ کھڑب وہ نہیں مارتا۔
 یہ یا نہیں مارتا گا۔ اور صرف نفی نہ لگا یا جائے تو ان کو ماضی مثبت اور مضارع مثبت
 کہا جاتا ہے جیسے ضرب۔ اور کھڑب۔ نیز جب ان کی نسبت فاعل کی
 کسی طرف ہو تو ان کو معرف کہا جاتا ہے۔ اور گردان کی نسبت مفعول کی طرف ہو تو
 انہیں مجہول کہا جاتا ہے جیسے کتبک وہ لکھا گیا۔ کتبک نہ لکھا جاتا ہے یا لکھا جائے گا
 فائدہ = صرف اصل اور زائد میں فرق کرنے اور کلمات کا وزن معلوم کرنے کے لیے لکھنے والے
 فاعل عین اور لام کا مقابلے میں آئیں وہ اصل اور جر ان کے مقابلے میں آئیں وہ زائد ہیں

مثلاً۔ فَرَبْتُ بروزنِ فَعْلَ ہے۔ اور أَفْعَلْتُ بروزنِ أَفْعَلْ ہے چونکہ فَرَبْتُ کے تمام حروف غا۔ عین۔ لام کے مقابلہ میں ہیں۔ لہذا أَفْعَلْتُ اصلی ہوئے۔ اور أَفْعَلْتُ میں پہرہ غا عین ام لام کے مقابلے میں نہیں لپکتا وہ زائر ہے۔ غائرہ حروف کے نزدیک حروف کو حرکات و سکنات کے ترتیب دینے سے جو شکل حاصل ہوتی ہے۔ اس شکل کو صیغہ کہتے ہیں۔

(۱) فعل ماضی کی اقسام

ماضی کی چھ قسمیں ہیں (۱) مطلق۔ (۲) قریب۔ (۳) بعید۔ (۴) استمراری۔ (۵) احتمالی۔ (۶) تمنائی۔

- (۱) ماضی مطلق۔ وہ ماضی ہے جس میں مطلقاً گزرا ہوا زمانہ پایا جائے۔ اس کے قریب یا بعید ہونے کی کوئی تشبیہ نہ ہو۔ جیسے فَرَبْتُ۔ اس نے مارا۔ فَعْلُ اس نے کیا۔
- (۲) ماضی قریب۔ وہ ماضی ہے جس میں قریب کا گزرا ہوا زمانہ پایا جائے۔ ماضی مطلق کے شروع میں لفظ قد زیادہ کر کے بناتے ہیں۔ جیسے قَدْ فَرَبْتُ۔
- (۳) ماضی بعید۔ وہ ماضی ہے جس میں دور کا گزرا ہوا زمانہ پایا جائے ماضی مطلق کے شروع میں کائن زیادہ کر کے بناتے ہیں۔ جیسے كَانَ فَرَبْتُ۔ اس نے مارا تھا۔
- (۴) ماضی احتمالی۔ وہ ماضی ہے جس میں کس کام کے اندر شک پایا جائے۔ اس سے ماضی مطلق کے شروع میں أَعْتَمًا زیادہ کر کے بناتے ہیں۔ جیسے أَعْتَمًا فَرَبْتُ۔ محسوس ہو گیا ہوگا۔
- (۵) ماضی تمنائی۔ وہ ماضی ہے جس میں گزرتے ہوئے زمانے میں کس کام کی تمنا پائی جائے۔ ماضی مطلق کے شروع میں لَئِنَّمَا زیادہ کر کے بناتے ہیں۔ جیسے لَئِنَّمَا فَرَبْتُ۔ کاش کہ وہ مارا۔
- (۶) ماضی استمراری۔ وہ ماضی ہے جس میں گزرتا ہوا زمانے میں کس کام کا جاری رہنا سمجھا جائے اس سے فعل مضارع کے شروع میں کائن زیادہ کر کے بناتے ہیں۔ جیسے كَانَ يَفْرُبُ۔

(۲) فعل مضارع کی اقسام

فعل مضارع وہ فعل ہے جس میں موجودہ یا آئندہ آنے والا زمانہ پایا جائے۔ علامات مضارع جاری ہیں۔ الف۔ تاء۔ یا۔ نون۔ ان کا مجموعہ اس میں ہے۔ اس کو ماضی مطلق سے برابر لگے۔ شہد میں علامت مضارع مفتوحہ لگتی ہیں۔ غا کا کھ کھ کن کرتے ہیں عین کا کھ کھ بابت سے کہتے ہیں۔ اور لام کھ کو ضمہ دیتے ہیں۔ جیسے فَرَبْتُ۔

سے کُفْرِ ب۔ سَمْع سے کُفْر مَح۔ کُفْر سے نَصْر۔ (علاعات کی تقسیم)

مضارع کی چار علامتوں کو اس طرح تقسیم کرتے ہیں کہ (ی) چار صیغوں کے شروع میں آتی ہے تین مذکر غائب اور ایک جمع مؤنث غائب کا ہے۔

کُفِّرُ ب۔ کُفِّرَ بَان۔ کُفِّرَ بُونَ۔ کُفِّرُ بِن۔ (ت) آٹھ صیغوں کے شروع میں آتی ہے جسے تَحْرِ ب۔ کُفِّرَ بَان۔ تَقْرِ ب۔ کُفِّرَ بَان۔ تَقْرِ بُونَ۔ تَقْرِ بِن۔ کُفِّرَ بَان۔ تَقْرِ بِن۔ (الف) واحد مذکر کے شروع میں آتا ہے جسے اَقْرِ ب۔ (ن) اجمع متکلم کے شروع میں آتا ہے جسے نَقْرِ ب۔ (ضمہ) مضارع کے پانچ صیغوں کے آخر میں آتا ہے جسے یَقْرِ ب۔ تَقْرِ ب۔ کُفِّرَ ب۔ کُفِّرَ بَان۔ کُفِّرَ بُونَ۔ (ذون المراء) فعل مضارع کے سات صیغوں کے آخر میں آتا ہے جسے یَقْرِ بَان۔ کُفِّرَ بُونَ۔ تَقْرِ بَان۔ تَقْرِ بُونَ۔ کُفِّرَ بَان۔ کُفِّرَ بُونَ۔ (نون مبنی) فعل مضارع کے دو صیغوں کے آخر میں نون مبنی آتا ہے تَقْرِ بِن۔ کُفِّرَ بِن۔

(ذون المراء) اور مبنی میں فرق) فعل مضارع پر اعراب اور جواز م داخل ہونے کی وجہ سے نون المراء گر جاتا ہے اور نون مبنی باقی رہتا ہے۔ (حروف نواسب)

اَنْ۔ کُن۔ کُن۔ اِذِنْ۔ حروف جواز م کُن۔ کُنَا۔ اَلَا۔ اَمْسِر۔ لائے ہیں۔ اِنْ۔ شرطیہ مضارع منفی۔ مضارع مثبت کے شروع میں لائے نافیہ لگانے سے مضارع منفی بن جاتا ہے وئے نافیہ لفظ تبدیل نہیں کرتا۔ بلکہ معنوی تبدیل کرتا ہے۔ کہ مثبت کو منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔ جیسے اَلَا کُفِّرَ ب۔ نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا۔ وہ ایک مرد۔

(س) فعل نفی جہد بلم جازمہ

نفی جہد بلم و فعل مضارع سے بنائیں گے۔ شروع میں حرف لم جازمہ لگائیں گے۔ پانچ صیغوں کے آخر سے ضمہ المراء کو ختم کرتا ہے ان کو کان کرے گا۔ سات صیغوں کے آخر سے نون المراء کو گرا دے گا۔ اور دو صیغوں میں لفظ طور پر کوئی تبدیلی نہیں کرے گا۔ تو منفی بلم جازمہ بن جائے گا۔ جیسے کُفِّرَ ب۔ کُنْ کُفِّرَ ب۔ لفظ لم کا معنوی علی۔ اس کے معنوی علی یہ ہے کہ فعل مضارع کو نافیہ معنی میں کر دے گا۔

(۳) فعل نعتی تاکید بابت نا صہ

اس کو فعل مضارع سے بنائیں گے۔ فعل مضارع کے شروع میں لفظ بن نا صہ لگائیں گے اور آخر سے صنف المراء کو اگر نصب دیں گے۔ جیسے کُفِّرَ بِکُنْ کُفِّرَ بِکُنْ نا صہ کا لفظ عمل فعل مضارع کے وہ صیغے جن کے آخر میں صنف المراء آیا ہے۔ ان پانچ صیغوں کا آخر میں لفظ کُنْ نصب دے گا۔ سات صیغوں کے آخر سے کُن کو گرا دے گا۔ اور دو صیغوں کے آخر میں لفظ کُن کو گرا دے گا۔ لیکن نا صہ کا معنوی عمل فعل مضارع کو مستقل منفی کا معنی میں کر دے گا۔ اور اس میں تاکید کا معنی پیدا کر دیتا ہے۔

(۵) فعل مضارع لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ

اس کو فعل مضارع سے اس طرح بنائیں گے لام تاکید ثقیلہ مفتوح شروع میں لگائیں گے۔ اور آخر میں نون تاکید لگائیں گے۔ (نامبر ۱) نون تاکید کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ بانون تاکید ثقیلہ ۲۔ نون تاکید خفیفہ۔ نون تاکید ثقیلہ مشتق ہوتا ہے۔ اور نون تاکید خفیفہ ممکن ہوتا ہے۔ نون تاکید ثقیلہ چودہ صیغوں کے آخر میں آتا ہے۔ اور نون تاکید خفیفہ آٹھ صیغوں کے آخر میں آتا ہے۔ پانچ صیغوں میں نون تاکید ثقیلہ کا حامل مفتوح ہوگا۔

(۷) فعل امر کا بیان (یعنی حکم دینا)

فعل امر وہ فعل ہے جس کے ذریعے فاعل مخاطب کو کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے۔ فعل امر کو فعل مضارع سے بنائے ہیں معروف کو معروف سے جہول کو جہول سے غائب کو غائب سے حاضر کو حاضر سے۔ متکلم کو متکلم سے۔

علامت مضارع کو حذف کر دیتے ہیں۔ بعد اس کے بعد دلائل حروف کو دیکھیں اس امر متحرک ہے یا ساکن۔ اگر متحرک ہو تو آخر کو ساکن کر دیتے ہیں۔ اگر آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے کُفِّرَ سے کُفِّرْ۔ اُفْعِلْ سے اُفْعِلْ۔ اگر آخر میں حرف علت ہو تو اسے گرا دیتے ہیں جیسے تَقَرَّرْ سے قَرَرْ۔ اگر علامت مضارع کے بعد والے حرف صرف ساکن ہو تو توین کلمہ کو دیکھیں۔ اگر توین کلمہ مکسور یا مفتوح ہو تو نیزہ وصل مکسور شروع میں لگائے ہیں۔ اگر کو ساکن کر دیتے ہیں۔ اگر آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے کُفِّرَ سے اُفْعِلْ۔ اُفْعِلْ سے اُفْعِلْ۔ اگر توین کلمہ معلوم ہو تو نیزہ وصل معلوم لگاتے ہیں۔ اگر آخر میں

حرف علت نہ ہو۔ ہے کُفِّرُ = اُنْكَرُ۔ اگر آخر میں حرف علت ہو تو اس کو گرا دیتے ہیں۔ ہے تَنْذَرُ = اُدْعُ

اس صاخر عیول بنانے کا طریقہ

اس کو فعل مضارع سے بناتے ہیں۔ فعل مضارع کے شروع میں لام ام لگا دیتے ہیں اور آخر کو ساکن کر دیتے ہیں۔ اگر آخر میں حرف علت نہ ہو۔ ہے کُفِّرُ = اُنْكَرُ۔ اگر حرف علت ہو تو اس کو گرا دیتے ہیں۔ (ام فائز بقلم مورف بنانے کا طریقہ) اس کو فعل مضارع سے بناتے ہیں۔ فعل مضارع کے رسم دے میں لام ام لگا دیتے ہیں۔ اور آخر کو ساکن کر دیتے ہیں۔ اگر آخر میں حرف علت نہ ہو۔ ہے کُفِّرُ = اُنْكَرُ۔ ہے کُفِّرُ = اُنْكَرُ

(نُون ثَقِيلَة اور خَفِيفَة) جس طرح نُون ثَقِيلَة فعل مضارع میں آتا ہے۔ اس طرح فعل ام میں بھی آتا ہے۔ ہے اِفْرِغْ = اِفْرِغْ۔ اگر لام ام سے پہلے واو (وا) یا یاء (یا) آئے تو لام ام کو ساکن کر دیتے ہیں۔ مَلَوْا فَرِحْنَا كَلِمَتُكَ تَمَّ لِقَاطُكَ

(لام تاکبہ اور لام ام میں فرق) لام تاکبہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ ہے اِفْرِغْ = اِفْرِغْ۔ لام ام ہمیشہ مکسور ہوتا ہے۔ ہے اِفْرِغْ = اِفْرِغْ۔ لام ام حرف جواز میں سے ہے۔ بیکہ لام تاکبہ حرف جواز میں سے نہیں۔

کتاب السنن

۵۰۰ کریماسعدی

(۱) مناجات بدرگاہِ مجید الدعوات

دعا بارگاہ میں قبول کرنے والا دعائیں

کر عیا بہ بخشائے بر حال ما کہ ستم اسیر کنند ہوا
 اس بخشے والے بخشش فرما پر حال ہمارے کیونکہ ہوں میں تیری پیمانی حرص
 فدا ریم غیر از تو فریاد رس توں عاصیان را خطا بخشش و اس
 نہیں کرتے ہیں ہم سو سے تیرے فریاد دہینے والا تو ہی تو ہے نگہار دلا و غلطی بخشے والا کافی
 نگہ دار ہمارا راہ خطا خطا در گذار و صوامع نما
 نگاہ رکھو ہمیں راستہ غلطی غلطی میں درگزر فرما اور تیری جہ دکھا

(۲) در ثنائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

میں تہنیت محبوب علیہ السلام

زبان تمام بود در دہاں جائے گھر ثنائے محمدؐ بود دلپذیر
 زبان چلن تک ہوتا میں معنی جگہ پکڑنے والے تہنیت محبوبؐ ہوتی ہے دلپسند
 حبیب خدا ارشاد شرف انبیاء کہ عرض مجیدش بود متکا
 اللہ تعالیٰ کے حبیب تمام نبیوں کے سر تاج جو عرض عزت والا کا ہوا ہے تکمیل کا
 سوار چہا نیکر نیکراں بُراقی کہ نگذشت از قصر نیلی اُرواق
 سوار ہونے پران پر چہاں کو پکڑنے والے جو گذر گئے سے محل نیلے آسمان

(۳) خطاب بہ نفس : نفس کے ساتھ کلام ۔

پہل سال عمر عزیزت گذشت
جائے سال عمر بیدار تیری گزر گئی
مہم با ہواؤ ہوس ساخت
تمام خواہش نفعان لالچ کے ساتھ گزار دی تو نے
مزاج تو از حال طفل نگشت
طبیعت تیری سے حال بچپن نہ پیری
دست با مصالح نہ پرداخت
ہیک سانس نیکیوں کے ساتھ نہ مشغول پراتو
مباش ایں از بازی لوزگار
نہ پراطمینان سے زمانے کے کھیل سے

(۴) در مدح کرم بخشش کی تعریف میں

دلا ہر کہ بنیاد خوان کرم
اے دل ہر جس نے رکھا بخشش کا دست خوان
کرم نامدار جانت کند
بخشش کے جان محمد شہور ساگ
اور بخشش کے سوا جان میں کام نہیں ہے
بخشش سے ہر رونق کوئی بازار نہیں ہے
بخشش سرمایہ خوشی کا ہوتا ہے
بخشش نیتیم زندگی کا ہوتا ہے
جان والوں کا دل بخشش سے تازہ رکھ
جان کو بخشش سے بھر پور رکھ
تمام دولت بھی بخشش میں ثابت قدم ہو
کہ ہے پیدا کرنے والا جان کا بخشنے والا

(۵) سخاوت کی تعریف میں

سخاوت کرتا ہے نیک بخت قبول
سچو نیک مرد ہوتا ہے سخاوت سے بخت کا ساتھی
مہربانی اور سخاوت سے جان کو بچنے والا ہو
مہربانی اور سخاوت کے ملک میں بادشاہ ہو
سخاوت ہوتا ہے کام دل والوں کا
سخاوت ہوتا ہے کام دل والوں کا
سخاوت تاجے کے عیب کے لیٹے کہیا ہے
سخاوت تمام تکلیفوں کیلئے علاج ہے
نہ پرا جان نیک ہو سکے سخاوت سے در
سچو نیک بھلائی کا گیند و سخاوت سے تولیے جائے گا

(۶) کنبجوس کی برائی میں

اگر آسمان پہلے کنبجوس کے مقدر کے ساتھ اگرچہ بخت ہو کنبجوس کا غلام
اگرچہ اس کے ہاتھ میں قارون کا خزانہ ہو اگرچہ اس کی طاقت کرے ساری دنیا
نہیں لائق کنبجوس رہ جو نام اس کا لے تو اگرچہ زمانہ اس کی کرے نو کری
نہ کر توجہ کنبجوس کے حال کی طرف نہ لے کنبجوس کے حال واسباب کا نام
کنبجوس اگرچہ ہو عبادت گزار فحش اور تری کا جنتی نہ ہو گا حدیث کے حکم کے مطابق
کنبجوس اگرچہ ہو امیر مال کے ساتھ دولت کے ساتھ غریب کی طرح باتا ہے سزا
سختی مالوں سے پہلے کھاتے ہیں کنبجوس نہم سونے اور چاندی کا کھاتے ہیں۔

(۷) عاجزی کی تعریف میں

اے دل اگر عاجزی پسند کرے تو ہو گی دنیا تجھ دوست رکھنے والی
عاجزی زیادہ کرے شگرم ہے کو کیونکہ روشن ہوئی سورج سے چاند کیلئے
عاجزی سرعام ہوتی ہے دوستی کا کیونکہ بلند ہوتا ہے ستون دوستی کا
عاجزی کرتی ہے آدمی کو بہت بلند عاجزی ہوتی ہے بادشاہوں کے لئے تاج
عاجزی کرتا ہے پر جو انسان ہے نہیں لائق انسان سے انسانیت کے بغیر
عاجزی کرتا ہے عقلمند قبول رکھتی ہے شاخ ہل سے بھری ہوئی سرزمین پر
عاجزی ہوتی ہے عزت بڑھانے والی تیری کرے گی جنت میں بلند مقام تیرا
عاجزی جنت کے دروازے کی چابی ہے سر بلندی اور مرتبے کے لئے خود غول بھرنے ہے
کس کی جو گردن کھچی ہوئی سر میں ہے عاجزی اس سے ہانا خوش تر ہے
کسی شخص کی جو عبادت عاجزی ہوتی ہے اس کا مرتبہ اور عزت سے نفع ہوتا ہے
عاجزی تبعیہ یا عزت کرے گی جہان میں ہو گا تو با عزت لوگوں کے دل کے سامنے جان کی طرح
عاجزی نہ رکھ غلوں سے روک کر کیونکہ اس سے گردن بلند کرے گا تو تلوار کی طرح
عاجزی سر بلند سے اچھی ہے فقیر اگر عاجزی کرے تو عادت اس کی ہے۔

(۸) تکبر کی بُرائی میں -

تکبر نہ کر ہرگز اے بیٹے کیونکہ ایک دن اس سے پاتھ سے آئے گا تو سر کے بل
تکبر عقلمند سے ناپسند ہوتا ہے ۔ عجب آئی ہے یہ تحقیق عقلمند سے
تکبر ہوتی ہے عادت جاہلوں کی ۔ تکبر نہیں آتا دل والوں سے
تکبر کے شیطان کو ذلیل کیا ۔ لعنت کے قہر خانہ میں گرفتار کیا ۔
سب سے شخص کی جو عادت تکبر ہوتی ہے ۔ سر اس کا دھوکے کے خیال سے بھرا ہوتا ہے ۔
تکبر ہوتا ہے سرمایہ بد بختی کا ۔ تکبر ہوتی ہے جڑ بُرائی کی ۔
جب جانتا ہے تو تکبر کس لئے کرتا ہے تو غلط کرتا ہے تو امد غلط کرتا ہے تو ۔
27 ، 31 ، 33 ، (13: 9) تک

(9) علم کی فضیلت میں

آدم علیہ السلام کی اولاد علم سے پاتی ہے کمال نہ دہلے آدم سے اہل مال و اسباب سے
شیعہ کی طرح علم کے پیچھے بگڑنا چاہئے کیونکہ علم اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچان سکتا ۔
عقلمند ہوتا ہے علم کو طلب کرنے والا ۔ کیونکہ ہر دین ہے علم کا بازار ۔
کسی شخص کا جو ہوا بخت ازل میں ساتویں علم طلب کرنا اس نے اختیار کیا ۔
علم طلب کرنا ہوا ہے خود پر فرض اہل واجب ہے اس کے پیچھے سفر کرنا ۔
جاہل کا دامن مضبوط پکڑ کیونکہ علم تو بھجائے گا حقیقت میں
نہ کچھ علم کے بغیر اگر تو عقلمند ہے ۔ کیونکہ بے علم ہونا ہوتا ہے غفلت
تجہ علم دیں اہل دنیا میں کافی ہے ۔ کیونکہ کام مٹا علم سے پکڑتا ہے مضبوطی

(۱۵) جاہلوں کی صحبت سے پرہیز کے بیان میں

اے دل اگر عقلمند ہو شہار ہے تو نہ جاہلوں کی صحبت پسند نہ ملا ہوا شکر اور دودھ کی طرح ہو ۔
جاہل سے بھاگنے والا شکر کی طرح ہو اس سے بتر ہے جو جاہل علم کا نہ والا ہے ۔
جہاں تک ہو اگر سائنس ہو اگر دوست سے جو جاہل ہو ۔
اگر شہر جان کا دشمن عقلمند ہو کیونکہ بے سمجھ کو جاہلیت سے کام نہیں ہے ۔
جاہل کی طرح کوئی جان میں ذلیل نہیں ہے ۔

جاہل سے نہیں آتے بُرے کاموں کے سوا اور اس سے نہیں سنا کوئی بُری باتوں کے سوا
 جاہل کی افیر جھٹھ ہوتی ہے کہ جاہل اچھی آخرت والا کم ہوتا ہے
 جاہلوں کا اسل پر ہوتا ہے کیونکہ جاہل خلیفہ کے ساتھ مٹ دی ہوتا ہے
 جاہل سے پرہیز کرنا بہت بہتر ہوتا ہے کیونکہ اس سے دنیا و آخرت میں خلیفہ ہوتا ہے

(۱۱) انصاف کی تعریف کے بیان میں

جب اللہ تعالیٰ نے قلمِ حکم نام مقدر دیئے ہیں۔ کس نے پورا نہیں کرنا آخر کار انصاف
 جب انصاف ہے بادشاہوں کا زیور۔ کس نے انصاف سے دل کو نہیں رکھا تو مصیبت
 تیرے لیے بادشاہوں کو مصیبت کرے گا۔ اگر انصاف پوری حد پر لے گا۔
 جب نو شہر دار نے انصاف کیا پسند۔ اب تک اس سے نام زندہ ہے۔
 انصاف کی تاثیر سے ملک کا آرام ہے۔ کیونکہ انصاف سے حامل ہوتا ہے ملک کا مقدر
 جان کو انصاف سے آباد رکھو۔ انصاف والوں کا دل خوش رکھو۔
 جان کیلئے انصاف سے بہتر کوئی نشان والا نہیں ہے۔ کیونکہ انصاف سے بلند تر کوئی کام نہیں ہے۔
 تیرے اس سے بہتر آخر کار حاصل ہوگا۔ کہ نام سزا انصاف کرنے والا بادشاہ ہوگا۔
 اگر چاہتا ہے تو نیک بخشی کی نشانی۔ ظلم کا دروازہ بند کر دے تو جان والوں پر۔
 رعایا سے رعایت رکھ کر نہ رکھو۔ انصاف جانے والوں کے دل کی مراد پوری کر۔

(۱۲) ظلم کی برائی کے بیان میں

تیرا ہی ظلم سے دیکھتا ہے جان۔ جیسے تازہ باغ خزان کے ہوا سے
 نہ دے اجازت۔ ظلم کی کس حال میں۔ کیونکہ تیرے ملک کا سونے نہیں جائے گا زوال
 کوئی شخص لگاتا ہے ظلم کی آگ جان میں۔ باہر لگاتا ہے جان والوں کے پیٹھ و بکھر
 مظلوم اگر ایک آہ دل سے باہر لگاتا ہے۔ مارے اس سے شہید ہائی اور مٹی میں
 نہ کر گزرتے جاہل پر ظلم۔ آخر قبر کا شغل دیکھو گا اس سے۔
 مظلوم کو سزا دینے کی طرف مائل نہ ہو۔ مخلوق کے دل کے دھوکے سے فائدہ نہ ہو۔

نہ کر لوگوں کو سننا اے بد مزاج
کیونکہ اچانک پہنچے گا تجھ پر اللہ تعالیٰ کا عذاب
نہ کر در سکینوں پر ظلم نہ کر
کیونکہ ظالم دوزخ میں جائے گا عذاب
(۱۴:۲۳)

(۱۳) قناعت کے بیان میں

۱۔ دل اگر تو قناعت یا تعین لائے تو
اگر تنگ دست ہے تو سختی سے نہ رو
کیونکہ عقل کے سامنے گھٹیا ہے مال
کیونکہ نہ آرام کا بلبے تھا فقر سے نخر کرنا
نہیں رکھتا عقل نے فقر کی کو بابت طعنہ
مالدار کیلئے سونا اے چاندی خوبصورت ہے
لیکن فقیر آرام سے اندر رہتا ہے
اگر مالدار نہیں ہے تو تو پریشان نہ ہو
کیونکہ بادشاہ بنجر زیتون سے نہیں لٹائیں گے
قناعت کرنا ہے پردہ کش جو غریب کے ستارے لائے
اگر چاہتا ہے تو نیکی غنیمت کا نشان
قناعت پر حال میں بہت بہتر ہے
قناعت سے جان کو روشن کر۔

(۱۴) قبوٹ کی برائی کے بیان میں

۱۔ ہاشم جو بیٹا ہوا ہے حرص کے حال میں
نہ کر عمر برباد مال حاصل کرنے میں
ہر شخص جو حرص کی قید میں پڑا
ماتا کہ اگر قانون کے سارے مال تیرے پاس ہیں
جے چاہے کہ طرح در دناک تکلیف میں
کس نے کھینچا ہے تو سونے کے خیال سے
کس نے کھینچا ہے تو محنت مال کیلئے
کس نے دیا ہے تو غے در میوں کے نقصان پر
کس طرح سونے پر عاشق ہوا ہے تو
کس طرح ہوا ہے شکاری شکار کیلئے
خدا نے کرے اس کیجئے کا دل خوش

۱۔ حسد سے حرص کے جام سے
کیونکہ ہم قیمت ہوتے موتی کنکریوں کے ساتھ
کرتا ہے زندگی کا گلیاں برباد
سے آخر ہو گا تو حرص کا شہرہ
کس نے کھینچا ہے تو بوجھ گدھ کی طرح
جو چاہے گا مہونا اچانک برباد
ہو گا تو اس کے ذوق سے لذت کا لہو
ہر بچان بدل اے حیران ہے تو
تجھے نہیں آتا قیامت کا دن یاد
جو کرتا ہے دنیا کیلئے دین برباد

(۱۵) عبادت و اطاعت کی تعریف میں

(۱۵) عبادت و اطاعت کی تعریف میں
 کسی شخص کا جو ہوتا ہے بخت غلام
 نہیں چاہیے بندگی سے سر پہرنا
 نیک بخت عبادت سے دیر ہوئی ہے
 اگر تو فرمانبرداری کیلئے نکر باندھے
 فرمانبرداری سے نہیں پھرنا غلام سر
 عبادت کا پانی سے وضو تازہ رکھ
 سبائی کے سر سے نماز قائم رکھ
 فرمانبرداری سے روشن ہوتی ہے جان کیلئے
 پوچھنے والا پیرا کرنے والے کا ہو
 اگر اللہ تعالیٰ کی اطاعت اختیار کرے تو
 سر پر نیز کار کا گریباں سے باہر لا
 تقویٰ سے روکے کیلئے چراغ روشن کر
 کسی شخص کیلئے شریف ہوتی ہے علامت

(۱۶) شیطان کی سرائی سے

۱۔ دل پر وہ شخص جو شیطان کا فرمانبردار ہوتا ہے رات اور دن گناہوں کی تپید میں ہوتا ہے کسی شخص کا جو مرنے سے شیطان راہ نما ہے وہ اس سے گناہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ۱۔ دل گناہوں کا ارادہ ہرگز نہ کرے تاکہ راحت کے لیے اللہ تعالیٰ عقل مند گناہوں سے اجتناب کرتا ہے کیونکہ باطن کے لئے ہوتا ہے شکر کا یقین کرتا ہے نیک نیت گناہ سے پرہیز کیونکہ پوشیدہ ہو جاتا ہے سورج طرزِ بادل سے تر سریشی کا حکم دینے والے نفس کی بی پروائی کیونکہ اجاک تو دوزخ میں گرفتار ہو جائے گا اگر نہ نصرتِ تیرا دل گناہوں سے ہوگی جہنم کے نخل جگہ تیری منزل ۱۔ نہ کر دے کہ کا خانہ خراب ہوگا اور تاجکڑ کا حوں سے سید باب میں اگر دور ہو جائے تو فسق اور فحش سے نہیں ہوگا تو غنت کے باغ سے دور

(۱۷) عشق و محبت کی شراب کے بیان میں

اے ساقی دے دے آگ کے لباس والا پانی جو مست کر دیتا ہے اہل دل کی آڑ کو
 سرخ شراب سنہری پیالے میں ہوتی ہے روح پرور معشوق کے ہونٹوں کی طرح
 کیا ہیں اچھے ہے عشق والوں کے شوق کی آگ کیا ہیں اچھے ہے عشق والوں کے درد کی لذت
 لا وہ شراب جو آب حیات جیسی کیونکہ اس کی خوشبو سے دل باتا ہے غم سے بخت
 کیا ہیں اچھے وہ دل جو دوست کی تمنا رقیب ہے کیا ہیں اچھے وہ نفس جو دوست کے خیال میں قید ہے
 کیا ہیں اچھے وہ دل جو اپنے دست کے چہرے پر شید ہے کیا ہیں اچھے وہ دل کہ جس کی منزل دست کی لگی ہے
 شراب جیسے بخشے ایسا یہ معشوق کے ہونٹوں کی طرح صاف شراب جیسے معشوق کا چہرہ
 کیا ہیں اچھے ہے شراب نوشی دل والوں سے کیا ہیں اچھے ہے مستی کا ذوق دل والوں سے

(۱۸) وفا داری کے تعریف میں

اے دل و فایں ثابت قدم کیونکہ ہر کے نہیں جلد والا ہوگا درہم
 اگر نہ پہرے تو فاسد راستے سے گام ہوگا دوست تو دشمنوں سے دلوں میں
 نہ موڑ وفا کی گلی سے دل کا چہرہ کیونکہ معشوق کے سامنے نہ ہو تو شرم مندرہ
 نہ رکھ پاؤں وفا کی گلی سے باہر کیونکہ دوستوں سے ظلم لائق نہیں ہے
 دوستوں سے جدا کرنا خطا ہے دوستوں سے کاٹنا وفا کے خلاف ہے
 بے وفا ہوتا ہے عمارت عورتوں کی نہ سیکھ بُرا کلام عورتوں سے

(۱۹) شکر کی تعریف میں

کسی شخص کا جو ہوتا ہے دل حق کو پہچاننے والا نہیں جانیے کہ شکر کی زبان بند کرے
 سے اللہ تعالیٰ کے شکر کا سوا باہر نہ لا کیونکہ واجب ہوتا ہے ہالے والے کا شکر
 تیرا مال و دولت بڑھ گئے شکر سے جمع نفع حاصل ہوگی شکر سے
 اگر اللہ تعالیٰ کے شکر ادا کرے قیامت تک نہیں ہوگا تو نیر اداں سے ہیں
 ممکن شکر کیا بہت بہتر ہے کیونکہ اس سے کہیے کہ شکر کا شکر زیور ہے
 اگر اللہ تعالیٰ کے شکر سے نہ بزرگ تو زبان پامد میں لائے گا تو ہمیشہ رہنے والی دولت

(۲۰) صبر کے بیان میں

تو ہا تو میں لائے گا تو دولت معنوی رہنے والی
 صبر نہ تو ہے پیغمبروں کا کام
 نہیں پیغمبر تھے اس سے منہ دین دار لوگ
 صبر نہ تو ہے دنیا میں جان کے مقدر کا دروازہ
 صبر نہ تو ہے دنیا میں دل کی مراد
 کیونکہ صبر نہ تو ہے اس کی جاں ہی نہیں ہے
 صبر نہ تو ہے دنیا میں بہتر ہوتا ہے
 کیونکہ اس کے صفت میں کئی حقیقتیں ہوتی ہیں
 صبر نہ تو ہے دنیا میں دے گا
 رنج اور مصیبت سے جھٹکا دے گا
 صبر نہ تو ہے دنیا میں حاصل ہے
 کیونکہ جلدی کرنا شیطانیوں کا کام ہے

(۲۱) سچائی کے بیان میں

اے دل اگر سچ اختیار کرے تو
 تو ہوگی دولت بھری سدا حق اور جنت مدد کا
 نہیں پیغمبر تھے سچائی سے سر
 کیونکہ سچائی سے نام بلند ہوتا ہے
 اگر سچ سچائی سے رخصت تو صبح شام
 تو جانتے کہ تاریکی سے نڈرا بیکر جلا گا تو
 پرگز سچائی کے سوا سفسف نہ لے
 کیونکہ سچائی سے فسادات دایاں بائیں پر
 سچائی سے بہتر جان میں کام نہیں ہے
 کیونکہ سچائی کے باغیچے میں کھانا نہیں ہے

(۲۲) جمعوت کی برائی میں

کسی شخص کا جو ہوتا ہے کام
 کتب ہوگا حقیقت کے دن جھٹکا رہا نہ والا
 کسی شخص کی جو زبان ہوتی ہے جھوٹ
 اس کے دل کے چرائی کے لئے نہیں ہوتی اور شہنا
 جمعوت آدمی کو شہر سار سوتا ہے
 جمعوت آدمی کو یہ عزت کرتا ہے
 جمعوت سے فساد بکھرتا ہے خلعت
 کیونکہ اس کو نیسی لانا کوئی شخص شہر میں
 جمعوت نہ بولا ہے بھائی کہی ہیں
 کہ جمعوت ہوتا ہے ذلیل اور ہے اعتبار
 جمعوت کے پاس ہے کوئی کام
 کہ اس سے منافع ہو جاتا ہے نام نیکی اے بچے

۲۳ اللہ تعالیٰ کی بیکری کے بیان میں

دیکھو سہری گند کو
 کہ اس کی قیمت ہے بغیر ستون کے

آسمان کا قدار گھومتا ہوا دیکھو
 اس میں روشن شعلیں دیکھو
 ایک چوکدار ہے اور ایک بادشاہ ہے
 ایک انصاف چاہنے والا اور ایک ٹیکس لینے والا
 ایک خوش ہے اور ایک تکلیف میں ہے
 ایک خراج لینے والا ہے اور ایک تاج والے والا ہے
 ایک چٹائی پر اور ایک تخت پر
 ایک غریب ہے اور ایک مالدار ہے
 ایک خوش حالی میں اور ایک مشقت میں
 ایک تندرست ہے اور ایک کمزور ہے
 ایک نیکی میں ہے اور ایک گناہ میں ہے
 ایک نیک کردار اور احمق اعتقاد والا ہے
 ایک اچھے اخلاق والا اور ایک بد مزاج
 ایک نعمتوں میں اور ایک عذاب میں
 ایک بزرگ کے چہان میں بادشاہ
 ایک آدم کے ہاتھ میں بادشاہ
 ایک کا ہے صواب حال ہے
 ایک بھول کے طرح ہنسے والا ہے
 ایک فرما بزدلی میں مگر باندھے ہوئے ہے
 ایک کے ہاتھ میں صبح و شام قرآن ہے
 ایک شہر لغت کے دو اوزار ہے ہر روز ہر روز
 ایک مقبول عالم اور ہوشیار ہے
 ایک غاری ہے اور ایک پتھر ہے
 ایک کہنے والا ہے دیا نش ڈر ظہیر والا
 ایک باطن کا چور اور اس کا نام ہے عشق

$11 - y^2$ (cm)

الشامة
عقود

الحمد لله
على انشاء
هذا الموضع

جاء
عبره
جاء

ما جئت
مفتلق
مفتلق ثانی

صنید

والعلوة والسم على خير خلقه محمد وآله اجمعين

واللغة مبهمة. رأى حرف مفت واسم حكي مبتهما على حرف جار ضم مفت
مفت. خلقه صاف. هبطه مناف. خلقه مناف. انه هبطه مناف. كل كسر حمز
يو على حرف جار. جار في خبر. كل كسر مفت. هو. ثلثي مثل. كل كسر
اس هو مثل اس. ثلثي فاعل. انه مثل. كل كسر حله مثل. كل كسر
ظاقل. مبهمة واسم كسر.

عمر صبیہ صفت۔ جس میں جو جتنی عمر اس نائیک فاضل۔ صبیہ صفت۔ اپنے نائیک
فاضل سے ملا کر جلد اس پر بہت بڑھ کر معلوم ہوا۔ واو! حیرت و عجب! آل صفات
و صبیہ صفت الیہ۔ صفات الیہ صفت کے مل کر موصوف۔ احسن صفت
احسن صبیہ اس میں جو جتنی عمر اس نائیک فاضل۔ صبیہ صفت۔ اپنے نائیک فاضل
کے مل کر جلد اس پر بہت بڑھ کر صفت۔ موصوف اس صفت کے مل کر موصوف
موصوف علمائے معلوم کے مل کر حیرت نائی۔ جو صبیہ صفت اس صفت کے
حیرت کے مل کر جلد اس پر بہت بڑھ کر صفت۔ موصوف اس صفت کے مل کر موصوف
موصوف اس صفت کے مل کر علمائے معلوم کے مل کر حیرت نائی۔

الحلوة

على

ميد

لانيار
مخالفات

ميد

جاء

جور

مطلوبة على -

جيدا

دنازلد

جيدا

ل

المطبخ

ميد

ميد

بدل الكور

ميد

ميد

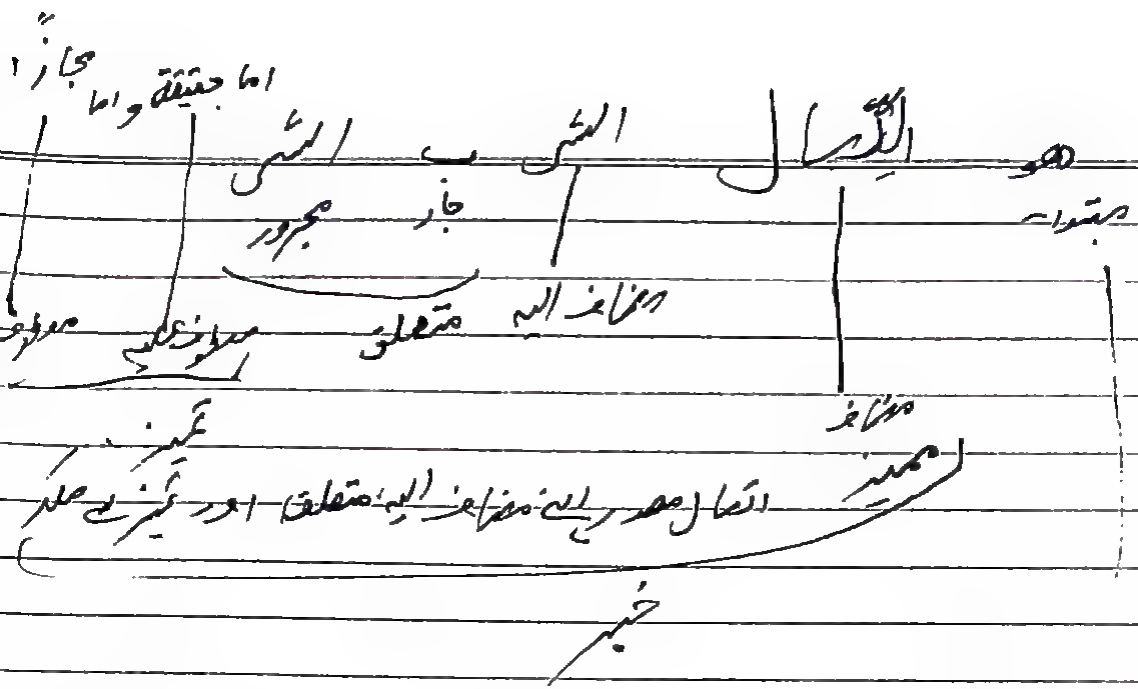
ميد

ميد

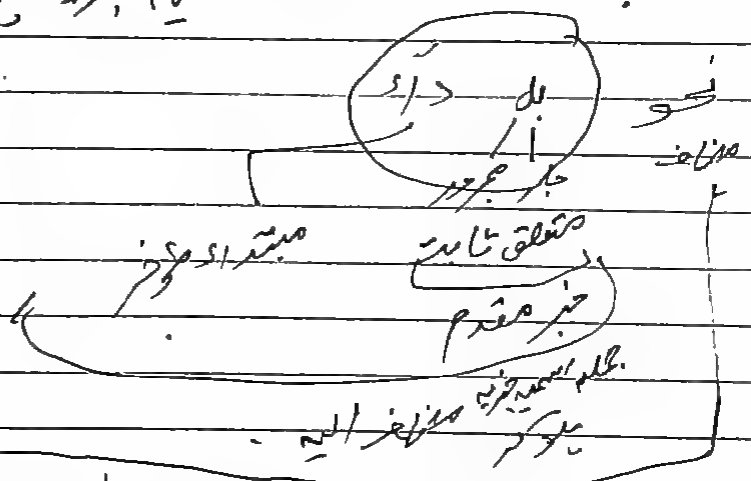
ميد

جور

مطبخ



مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ملے گا

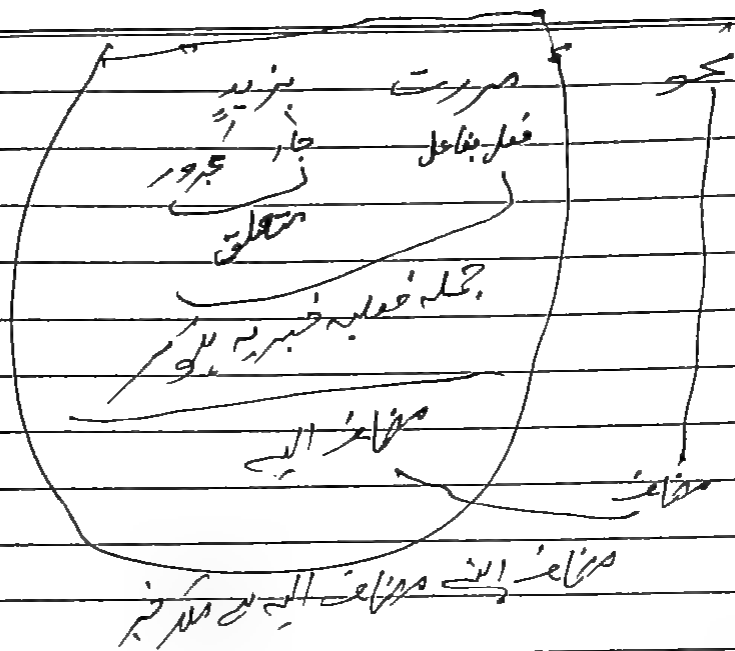


مضاف الیه مضاف الیه سے ملے گا

خبر بن جملہ احمدیہ مضاف الیه سے ملے گا

مثال

مبتدا



مثال

صبراً - آئی التصیق

مضاف مضاف الیه

فعل

مربوب

فاعل

مربوب

فاعل

اَتَى التَّصَوُّقَ مَرُورِي مَكَانَ تَقَرُّبٍ مِنْهُ زَيْدٌ
 حرف تنبيه فعل مضارع متعارف جار مجرور فاعل

موصوف
 موصوف
 فاعل موصوف
 فعل اپنے فاعل سے مل کر متعلق ہوا
 صفت

موصوف اپنے صفت
 جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا التصوق من
 فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعل خبر ہے مکرر متنبہ

و لِلْإِسْتِعَانَةِ -

حرف عطف لام حرف جار مجرور جار اپنے مجرور کے ساتھ مل کر متعلق ہوا ثابتہ
 فعل کر ثابتہ اسم فاعل اس میں ہو ضمیر فاعل - فاعل اپنے متعلق اندازے سے
 مکرر شبہ جملہ اسم مکرر

الفرد

تقریباً -

لَقَرْبُونِ

کتابخانه

تفسير بيان

لَفْزَيْنِ

تفكر

الفرائض :-

الفقر

تفہیم

تفحصان

تفہیم

المغرب

نقد

لا اله الا الله محمد رسول الله -

محمد صبیح صفت اسم میں ہوگا تاکہ قلعلی . رسول صفت - اسے اسم صلاحت صفت
 الہیہ جو صفت الہیہ - صفت اپنے صفت الہیہ سے مل کر ثابت قابل ہوا صبیح صفت کے
 صبیح صفت اپنے ثابت قابل سے مل کر جملہ اسم طبرہ ہوا -

لا علعلی لا کے نفی - الہ صفت - ہر صفت الہیہ صفت اپنے صفت الہیہ سے مل کر
 لا کے نفی صفت کا اسم ہوا - الا حرف استناد - اسے اسم صلاحت - خبر ہوگی
 لا کے نفی صفت کے - لا کے نفی صفت اپنے اسم کے طبرہ سے مل کر جملہ اسم طبرہ ہوا -

ابد کی انتہا ہوگی ہر اک خلقت فنا ہوگی ۔ تباہی کو پہنچے گا وہ تجلی خدا ہوگی
 ازل سے تیل بھی یارب تیری ہی ذات تہمتنا ابد کے بعد میں یارب فقط تجھ کو تھا ہوگی
 تو ہی مقصود ہے مقصود ہے موجود ہے مولا عبادت ماسوا تیرے بعد کس کا ادا ہوگی ۔
 تیری ہی ذات ہے ہر حال میں یسین نظر یارب سہارا ہر عمل کی اصل تیری ہی رضا ہوگی
 سویدا ہیں تیرے جلوے عبادت ستاروں سے تجلی تیری یارب جا بجا جلوہ نما ہوگی
 سر مقتل یارب سر میرا خم ہو تیرا آگے نماز مستحق زیرِ ضرب اس طرح ادا ہوگی
 زمانہ کر یا ہوگا بستی کشوہرہ جہنوں کے اب عابد ہم جاری صرف تیری ہی ثنا ہوگی
 حاشا الفتح جلد ۲ جزء الحرام صفحہ الف ۱۳۲ شمارہ ۱ مطالعہ ۲۰۱۰ ص ۳
 دفتر دارالعلم راجہ بازار جی ٹی سٹریٹ لاہور گجرات
 ہر روز شغل ۱۰۰۱۰۱۳۳۱۰۱۰۱۰۲۵ - ۲۰۱۰ - ۱۰ - ۴

ذرا سوچئے اور جواب دیں۔

- (۱) کیا آج آپ نے صبح کی نماز یا جماعت ادا کی۔
- (۲) کیا آج آپ نے تلاوت قرآن میں کچھ وقت گزارا۔
- (۳) کیا آج آپ نے نماز کے بعد کچھ وقت ذکر و اذکار میں گزارا۔
- (۴) کیا آج آپ نے کسی وقت موت اور قبر کو یاد کیا۔
- (۵) کیا آج آپ نے فضول منسی اور طغی و سداق سے پرہیز کیا۔
- (۶) کیا آج آپ نے غصہ کی حالت میں زیادہ دل کرنے والے کو معاف کیا۔
- (۷) کیا آج آپ نے ریا کاری اور تکبر سے بچنے کی کوشش کی۔
- (۸) کیا آج آپ نے مباحثہ کی سختی اور ہولناکی کو یاد کیا۔
- (۹) کیا آج آپ نے کسی شتم لہد سکین کو کھانا کھلایا۔
- (۱۰) کیا آج آپ نے گناہ کبیرہ و صغیرہ سے ٹوہ کرنے کا ارادہ کیا۔

۵۵ : ۶ PM بروز جمعہ ۱۵۳۱ھ - ۷ - ۵ - ۱۰ - ۲ - ۶ - ۱۸

اللہ تعالیٰ انسان سے فرماتا ہے۔

میرے کا طرف آ کر تو دیکھ	متوجہ نہ ہوں تو کہنا
میرے راہ میں چل کر تو دیکھ	راہیں نہ گولہ دروں تو کہنا
مجھ سے سوال کر کے تو دیکھ	بخشش کی حد نہ کر دوں تو کہنا
میرے لپٹ لٹ کر تو دیکھ	رحمت کا خزانہ نہ لٹا تو کہنا
میرے کو ہرے میں بک کر تو دیکھ	گھول نہ کر دوں تو کہنا
مجھ انبار بھان کر تو دیکھ	سب سے پر نیاز نہ کر دوں تو کہنا
میرے غریب سے آنسو بہا کر تو دیکھ	مغفرت کے دریا نہ بنا دوں تو کہنا
وفا کی لاج نہا کر تو دیکھ	عطا کی حد نہ کر دوں تو کہنا
میرے نام کی تعظیم کر کے تو دیکھ	تکریم کی انتہا نہ کر دوں تو کہنا
بالآخر میرا پوکر تو دیکھ	پرکھ کر شیرانہ بنا دوں تو کہنا

~~12-4-2020 - 21-4-1341 9:25 AM~~

محبت کے ثمرات

- (۱) محبت اگر خدا سے ہو تو بندہ گنہگار بن جاتی ہے۔
 (۲) محبت اگر اپنے بنی سے ہو تو تکلیف ایمان بن جاتی ہے۔
 (۳) محبت اگر والدین سے ہو تو اطاعت بن جاتی ہے۔
 (۴) محبت اگر وطن سے ہو تو ایمان کا جز بن جاتی ہے۔
 (۵) محبت اگر استاد سے ہو تو دانش بن جاتی ہے۔
 (۶) محبت اگر کتاب سے ہو تو علم بن جاتی ہے۔
 (۷) محبت اگر دنیا سے ہو تو آخرت کی رسوائی بن جاتی ہے۔
 (۸) محبت اگر اولاد سے ہو تو تربیت بن جاتی ہے۔
 (۹) محبت اگر دولت سے ہو تو مرض بن جاتی ہے۔
 (۱۰) محبت اگر اپنے آپ سے ہو تو صفت بن جاتی ہے۔
 (۱۱) محبت اگر گناہ سے ہو تو معصیت بن جاتی ہے۔

بروز ۹۱۳۲ AMM: ۱۳۳۱ - ۴ - ۲۸ = ۲۰۱۰ - ۴ - ۱۲

اللہ جانتا ہے۔

جو بھی برا عمل ہے
 بندہ سا کدہ میں کیا ہے
 یہ فرشتہ درخش کیا ہے
 جاکر جان سے کوئی واس
 وہ کون سی حکمت ہے
 نیکی بدی کو اپنی کتنا
 اللہ کو پتہ ہے
 یہ دعویٰ جہانوں دیکھو
 سبکیوں میں ہو رہا ہے
 نعمت کا نام کو تو سب
 نعمت میں کیا کیا ہے
 جو بھی برا عمل ہے
 اللہ جانتا ہے
 بندہ سا کدہ میں کیا ہے
 اللہ جانتا ہے

بروز نمبر ۹۰۳ - ۱۳۳۱ - ۴ - ۲۸ - ۲۰۱۰ - ۱۲

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي الْيُؤُوبِ ثنا إبراهيم بن سفيان عن محمد
 بن إسحاق عن محمد بن أبي بكر بن الربيع عن عروة بن الزبير عن
 امرأة من بني النجار قالت كان بيتي من أطول بيت كان حول المسجد
 فكان بلال يؤذن عليه الفجر فيأتي بسكر فيبلس على البيت ينظر إلى
 الفجر فإذا رآه يمشي ثم قال اللهم إني أحمدك وأستغفرك
 على قرئش أن يقيموا دينك قالت ثم يؤذن قالت والله
 ما علمت أن تركها ليذة واحدة ههذه الطمات
 باب ١٨٢ الاذان فوق المنارة

حدیث نمبر ۶۹۹
 محمد بن جعفر بن زبیر عن عبد بن زبیر عن واثق کہ ہے کہ میں بخاری کی ایک
 صحابیہ نے فرمایا کہ جب نبوی کا گھر چلتے تو میرا گھر ان میں سے بلند تھا
 حضرت بلال حجر کی اذان اسی پر کہتے تھے وہ پچھلے رات اگر مکان کی طرف سے بچھڑ
 جائے گا فجر طلوع ہونے کا انتظار کرتے رہتے جب اسے دیکھتے تو انتر اٹھ
 بیٹے ادا کرتے۔ اسے اس میں میری جد و جہا بیان کرتا ہوں۔ اور عربی میں یہ مقابلے
 میں میری مدد جاسیاد ہوتی کہ وہ میرا دین کو قائم کر دیں۔ وہ فرمائی ہیں کہ میری
 اذان میرے ان کلمہ بیان ہے۔ تم خدا کی قسم میرے علم میں ایسی ایک بات بھی نہیں

جگر الیوں نے الفاظ نہ کہے ہوں

المصرف العزیز
ادارہ خیمہ لاپور پاکستان
محمد حسن ملک لاپور
جامع محمد بہ کک لاپور
لاپور

210265280
Teen

تعلیمت فاضلہ -

0305-5392672

خیالہ خان 2150-

Handwritten signature